سرتاج فارسی گرامر

ایس ایل۔ گومر

کپور برادرس
لال چوک سری نگر (کشمیر)

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

سرتاج

فارسی گرامر

مطابق سلیبس

منظور شدہ

محکمہ تعلیم گورنمنٹ جموں و کشمیر برائے مڈل کلاسز

مصنفہ

پروفیسر ایس، ایل، گومی ایم، اے (یونیورسٹی گولڈ میڈلسٹ)

پبلشرز

کپور برادرس سیلرز اینڈ پبلشرز لال چوک سرینگر

کشمیر

فون نمبر 3503 قیمت:- سات روپے پچاس پیسے

چند مفید کتابیں

۱۔ چلڈرن انگلش گرائمر مصنفہ جے این مصری
آر کے گجو مفتی غلام الدین حصہ اول — چھٹی جماعت کے لیئے
" " " دوم — ساتویں جماعت کے لیئے
" " " سوم — آٹھویں جماعت کے لیئے

۲۔ چلڈرن انگلش ٹرانسلیشن
مصنفہ شام لعل لابرو۔ ڈی این رینہ
وتلسی ناتھ حصہ اول — چھٹی جماعت کے لیئے
" " " دوم — ساتویں جماعت کے لیئے
" " " سوم — آٹھویں جماعت کے لیئے

۳۔ سرتاج اردو گرائمر و کمپوزیشن۔ مصنفہ ایس ایل گومر
۴۔ سرتاج فارسی گرائمر " " "
۵۔ سرتاج ڈویسٹک سائنس " بیگم جلال الدین
۶۔ سبودھ ہندی گرائمر و کمپوزیشن۔ مصنفہ پروفیسر گنگادت شاستری ایم اے
۷۔ پربھود سنسکرت گرائمر۔ مصنفہ پروفیسر گنگادت شاستری ایم اے
۸۔ مفید اردو کمپوزیشن مصنفہ ایس ایل گومر ایم اے
۹۔ نیو پاکٹ ڈائمنڈ کمپوزیشن لیٹر و سٹوری مصنفہ ایس ایل گومر
۱۰۔ ڈائمنڈ جنرل نالج سٹیٹ پیپرز اے و بی۔
۱۱۔ ٹائیگر حساب سٹیٹ پیپرز اے و بی۔
۱۲۔ ٹائیگر انگلش ٹیسٹ پیپرز اے و بی۔

امتحان میں شاندار کامیابی حاصل کرنے کیلیئے آج ہی خریدیں

فہرست مضامین

سرتاج فارسی گرامر

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
ضروری اصطلاحات	۵	تذکیر و تانیث کے قاعدے	۴۴
صرف کا بیان	۹	جمع بنانے کے قاعدے	۴۷
لفظ کی قسمیں۔ کلمہ کی قسمیں	۹-۱۰	جمع الجمع۔ اسم جمع	۵۴-۵۵
اسم کا بیان۔ اسم کی قسمیں	۱۲	اسم صفت کا بیان اور قسمیں	۵۷
مصدر کی قسمیں	۱۳	صفت ذاتی کے درجے	۵۸
مصادر فارسی	۱۵	صفت نسبتی بنانے کے درجے	۶۰
اسمائے مشتق۔ اسم فاعل	۲۳	فعل کا بیان۔ زمانہ اور فعل	۶۳
اسم مفعول	۲۵	فعل کے صیغوں کی علامات	۶۵
حاصل مصدر	۲۶	فعل کے اقسام	۶۶
عام حاصل مصدر	۲۸	فعل ماضی کی قسمیں۔ ماضی مطلق	۶۷
اسم آلہ۔ اسم حالیہ۔ اسم ظرف	۳۱-۳۰	ماضی قریب	۶۹
ظرف مکاں بنانے کے قاعدے	۳۱	ماضی بعید	۷۰
معنی کی رو سے اسم کی قسمیں۔ معرفہ	۳۴	ماضی شکیہ یا احتمالی	۷۱
اسم علم کی قسمیں	۳۶	ماضی استمراری	۷۲
اسم ضمیر کی قسمیں	۳۷	ماضی شرطی یا تمنائی	۷۳
اسم نکرہ کی قسمیں	۴۱	فعل حال	۷۴

مضمون	صفحہ نمبر
فعل مستقبل	۷۵
فعل مضارع	۷۶
فعل امر	۷۸
فعل نہی	۷۹
فعل کے اقسام لازم و متعدی	۸۱
فعل معروف و فعل مجہول	۸۲
فعل معاون یا تائیدی	۸۷
فعل تاکیدی فعل تام و ناقص	۸۸ - ۸۷
فعل معطوف	۸۹
حروف کا بیان۔ جار۔ عطف	۹۲ - ۹۱
حروف استثنار	۹۲
حروف ندا	۹۳
حروف علت	۹۳
حروف شرط	۹۴
حروف بیان و قسم	۹۵
حروف انبساط	۹۶
حروف تاسف وندبہ	۹۷ - ۹۶
حروف تمنا و تعجب	۹۷
حروف تحسین و ایجاب	۹۸
حروف یقین و شک	۹۹
حروف استدراک و استفہام	۱۰۰ - ۹۹
حروف تشبیہ و تردید	۱۰۱

مضمون	صفحہ نمبر
علم نحو کا بیان	۱۰۳
مرکب اضافی	۱۰۴
مرکب توصیفی	۱۰۹
مرکبات عددی و امتزاجی	۱۱۰ - ۱۰۹
مرکبات عطفی و جاری	۱۱۱ - ۱۱۰
مرکبات اشاری و موصولی	۱۱۲ - ۱۱۱
مرکب تاکیدی	۱۱۲
مرکب تمیزی	۱۱۳
مرکب استثنائی	۱۱۴
مرکب حالی	۱۱۴
مرکبات بدلی و تفسیری	۱۱۵
مرکب بیانی	۱۱۶
مرکب تام یا جملہ۔ جملیہ اسمیہ	۱۱۹
جملہ فعلیہ	۱۲۰
جملہ خبریہ	۱۲۰
جملہ انشائیہ	۱۲۰
ترکیب نحوی	۱۲۱
جملہ اسمیہ کی ترکیب نحوی	۱۲۳
جملہ فعلیہ کی ترکیب نحوی	۱۲۵
فارسی ضرب الامثال	۱۲۹
فارسی محاورات	۱۳۶
لغات عامہ	۱۴۰

ضروری اصطلاحات، حرکات وسکنات

صرف ونحو :۔ وہ علم ہے جس میں کسی زبان کے حروف تہجی الفاظ کے تغیر وتبدل اوران کے باہمی تعلق اور جملوں کی ترکیب وغیرہ کے متعلق بحث کی گئی ہو اور جس کے جاننے سے ہم اس زبان کو صحیح طور سے بول اور لکھ سکیں۔

جو کچھ ہم بولتے ہیں یا لکھتے ہیں اُسے کلام کہتے ہیں۔ کلام کا ہر ایک جزو لفظ ہوتا ہے۔ لفظ مختلف حرفوں سے مرکّب ہوتا ہے اور ہر حرف ایک جداگانہ آواز کو ظاہر کرتا ہے۔ یہی حروف تہجی یا حروف ہجا کہلاتے ہیں۔

حروف تہجّی :۔ وہ حروف ہیں جن سے کسی زبان کے لفظ بنتے ہیں، یہ حرف مختلف حرکات وسکنات کے ذریعے ترکیب پاکر لفظ بناتے ہیں۔ فارسی میں مندرجہ ذیل ۳۲ حروفِ تہجی ہیں۔

ا ب پ ت ث ج چ ح خ د ذ ر ز ژ س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک گ ل م ن و ہ ی۔

حروف فارسی خاص :۔ وہ حرف ہیں جو عربی زبان میں نہیں آتے اور نہ اہل عرب ان کی آوازوں کو بول سکتے ہیں۔ یہ چار ہیں۔ پ۔ چ ژ۔ گ۔

حروف تازی خاص :۔ وہ حروف ہیں جو عربی زبان ہی میں موجود ہیں

یہ آٹھ ہیں :۔ ث۔ ح۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ ع۔ ق۔ اگر کسی لفظ میں ان میں سے کوئی حرف ہو تو اس لفظ کی اصل عربی ہوگی۔ یعنی وہ عربی زبان کا لفظ ہوگا۔

حرف متحرک :۔ وہ حرف ہے جس پر کوئی حرکت ہو یعنی فتح یا کسر یا ضم ہو۔

فتح یا فتحہ :۔ زبر کو کہتے ہیں۔ جس پر زبر ہو اس حرف کو مفتوح کہتے ہیں جیسے "نظر" کا "ن" "عمل" کا "ع"۔

کسر یا کسرہ :۔ زیر کو کہتے ہیں۔ جس حرف کے نیچے زیر ہو اُسے مکسور کہتے ہیں۔ جیسے :۔ "دل" میں "د" "عبرت" میں "ع"

ضم یا ضمہ :۔ پیش کو کہتے ہیں۔ جس حرف پر پیش ہو اُسے مضموم کہتے ہیں۔ جیسے "گل" میں "گ" "مرغ" میں "م"

ساکن :۔ وہ حرف ہے جس پر کوئی حرکت نہ ہو۔ "گلشن" میں "لام" ساکن ہے۔ "عبرت" میں "ب" ساکن ہے۔ اس علامت کو "ْ" لکھتے ہیں اور اس علامت کو سکون کہتے ہیں اور جزم بھی کہتے ہیں۔

تشدید :۔ ایک جنس کے دو حرفوں کو ملا کر پڑھنا تشدید کہلاتا ہے اس کی علامت س کے دندانے (ّ) کی مانند ہوتی ہے۔ اس علامت کو شد کہتے ہیں اور جس حرف پر یہ علامت ہو اُسے مشدّد کہتے ہیں ایسے حرف کو دو دفعہ پڑھا جاتا ہے۔ جیسے "فرّخ" کی "ر" "ہمّت" کی "م"

موقوف :۔ ایک ساکن کے بعد دوسرا ساکن آجائے تو دوسرا ساکن موقوف کہلاتا ہے۔ جیسے "مُرْغ" کا "غ"۔ "زَرْدْ" کی "دال"۔ "گرْمْ" کا "م"۔ ان تین لفظوں میں "ر۔ ر۔ ر" ساکن ہیں۔ اور "غ۔ د۔ م" موقوف ہیں۔ اس کو وقف کہتے ہیں۔

ساکن اور موقوف میں فرق :۔ ساکن سے پہلے آنے والا حرف متحرک ہوتا ہے۔ موقوف سے پہلے آنے والا حرف ساکن ہوتا ہے۔

الف ممدودہ :۔ اسے الف مدّہ بھی کہتے ہیں۔ یہ وہ الف ہے جو دوسرے الف کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے۔ جیسے :۔ "آمد" کا "الف"۔ گویا الف ممدودہ دو الف کا مجموعہ ہے۔ اس الف پر جو علامت (ـ) ڈالی جاتی ہے اُسے "مدّ" کہتے ہیں۔

الف مقصورہ :۔ وہ الف ہے جو دوسرے الف کے ساتھ نہ ملے۔ جیسے "اگر" کا "الف"۔ "امر" کا "الف"۔

ہائے مختفی :۔ وہ ہے جو صرف حرکت ظاہر کرنے کے لیئے لفظ کے آخر میں لکھی جاتی ہے جیسے :۔ پروانہ۔ دیوانہ۔ خامہ۔ ضند و قچہ وغیرہ۔ یہ ہائے صاف نہیں پڑھی جاتی اور اس سے پہلے آنے والے حرف میں مل کر صرف ایک حرکت کا کام دیتی ہے۔

ہائے ملفوظی :۔ وہ ہے جو صاف پڑھی جائے اور پوری آواز دے جیسے :۔ گروہ۔ راہ۔ ماہ۔ شاہ۔ زرہ وغیرہ میں۔

نوٹ :۔ مصدر میں کام کے کرنے یا ہونے کے معنی تو پائے جاتے ہیں مگر زمانے کا تعلق نہیں ہوتا یعنی ان سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کام کب ہوا (ماضی میں۔ حال میں یا مستقبل میں)۔

حروف علت :۔ الف۔ واؤ اور یائے (ا۔ و۔ ی) تین حرفِ علت ہیں۔ حروف تہجی کے باقی حروف کو "حروف صحیح" کہتے ہیں۔

نون غنہ :۔ وہ نون (ں) ہے جو ناک سے بولی جاتی ہے۔ جیسے :۔ گریاں چناں۔ آسماں وغیرہ۔ جب یہ لفظ کے آخر میں آتی ہے تو اس میں نقطہ نہیں ڈالتے۔ صرف (ں) لکھتے ہیں۔ جب یہ درمیان میں آجائے تو اس پر اُلٹے ساکن یا جزم "ْ" کی علامت ڈالتے ہیں جیسے :۔ گنج۔ رنج۔ رنگ وغیرہ میں۔

واؤ معدولہ :۔ وہ واؤ ہے جو لکھنے میں تو آتی ہے لیکن پڑھنے میں نہیں آتی۔ جیسے خود۔ خوش۔ خواب (ان کا تلفظ خُد۔ خُش۔ اور خاب ہے)

واؤ معروف :۔ وہ واؤ ہے جس کے پہلے حرف پر پیش (ضمہ) اپنی پوری آواز دیتا ہو۔ جیسے :۔ نُور۔ حُور۔ طُور۔ وغیرہ میں یہ واؤ ہمیشہ ساکن ہوتی ہے۔

واؤ مجہول :۔ وہ واؤ ہے جس کے پہلے حرف پر نہ پیش ہو نہ زبر۔ جیسے :۔ کور۔ شور۔ گور وغیرہ میں یہ واؤ بھی ہمیشہ ساکن ہوتی ہے۔

یائے معروف :۔ وہ "ی" ہے جس کے پہلے حرف کے نیچے کسرہ یعنی

زیر اپنی پوری آواز دے۔ جیسے :۔ تیر۔ پیر وغیرہ میں۔

یائے مجہول :۔ وہ "ی" ہے جس کے پہلے حرف کے نیچے کسرہ یا فتحہ نہ ہو۔ جیسے :۔ شیر۔ دیر وغیرہ میں۔

مترادف :۔ جن دو لفظوں کے معنی ایک ہوں وہ مترادف کہلاتے ہیں جیسے :۔ انسان اور بشر۔ آرام و آسائش وغیرہ

مشترک :۔ جن الفاظ کے دو دو معنی ہوں ان کو مشترک کہتے ہیں جیسے :۔ بیت (گھر۔ شعر) دوش (کندھا۔ کل رات)

متضاد یا ضد :۔ جو الفاظ ایک دوسرے کے مخالف ہوں یعنی ان کے معنی ایک دوسرے کے خلاف ہوں ان میں سے ہر ایک کو دوسرے کی ضد کہیں گے۔ جیسے :۔ اقرار۔ انکار کوتاہ۔ بلند۔

صرف کا بیان

صرف وہ علم ہے جس میں بامعنی لفظوں کی قسموں۔ ترکیب باہمی تعلق۔ تغیر و تبدل اور حرکات و سکنات کے بارے میں بحث ہو

لفظ اور اس کی قسمیں

جو کچھ ہم منہ سے بولتے ہیں وہ آوازیں لفظ ہوتی ہیں۔ جیسے :۔ اک واک۔ سنگ ونگ وغیرہ۔

بامعنی لفظ کو کلمہ کہتے ہیں اور بے معنی لفظ کو مہمل کہتے ہیں۔ نان سنگ۔ دونوں کلمات ہیں۔ وان۔ ونگ دونوں مہمل ہیں۔

علم صرف میں صرف بامعنی الفاظ یعنی کلمات کے متعلق ہی بحث ہوتی ہے۔

کلمہ کی قسمیں

۱۔ اسم ۲۔ فعل ۳۔ حرف

اسم :۔ وہ کلمہ ہے جو کسی چیز۔ جگہ یا شخص کا نام ظاہر کرے۔ جیسے:۔ احمد۔ کتاب۔ آگرہ۔ ہمالہ۔ قلم۔ انسان وغیرہ۔

فعل :۔ وہ کلمہ ہے جس سے کسی کام کا کرنا۔ ہونا یا سہنا ظاہر ہو اور اس میں زمانے کا تعلق ہو۔

مثلاً مے گوید۔ رفتہ بود۔ آمدہ است۔ خواہد خواند وغیرہ۔

حرف :۔ وہ کلمہ ہے جو نہ کسی چیز یا شخص کے نام کو ظاہر کرتا ہو اور نہ کسی کام کو بلکہ اسموں اور فعلوں کو ملاتا ہو۔

جیسے:۔ از۔ بر۔ تا۔ را۔ در وغیرہ۔

سوالات

۱۔ کلمہ سے کیا مراد ہے؟ کلمہ اور مہمل میں کیا فرق ہے؟ یا کلمہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

مثالیں دو۔

۲۔ فعل کی تعریف کرو اور مثالیں دو۔

۳۔ حرف کیا ہوتا ہے؟ تین مثالیں لکھو۔

۴۔ علم صرف کیا ہے اور اس سے کیا فائدہ ہے؟۔

۵۔ لفظ اور کلمہ میں کیا فرق ہے؟۔

۶۔ ساکن اور موقوف میں کیا فرق ہے؟

۷۔ الف ممدودہ، الف مقصورہ۔ یائے معروف۔ یائے مجہول۔ ہائے مختفی۔ ہائے ملفوظی کی دو دو مثالیں لکھو۔

۸۔ مندرجہ ذیل الفاظ میں واؤ معروف اور واؤ مجہول کہاں کہاں ہیں؟۔
منصُور۔ گور۔ معلُوم۔ مقبُول۔ ہوش۔ نجوم۔

۹۔ مترادف اور مشترک میں کیا فرق ہے۔

۱۔ متضاد سے کیا مراد ہے؟ مندرجہ ذیل الفاظ کے متضاد لکھو:۔
نیک۔ تر۔ زندگی۔ مسرّت۔ سفید۔ شرق۔ خندہ۔ شیر دل۔

۱۱۔ اسم کی تعریف لکھو اور تین مثالیں دو۔

۱۲۔ واؤ معدولہ سے کیا مُراد ہے؟ مثالوں سے واضح کرو۔

۱۳۔ ضمّہ۔ کسرہ اور فتحہ سے تم کیا سمجھتے ہو؟۔ مثالیں دو۔

۱۴۔ فارسی کے کون کون سے خاص حروف ہیں اور عربی کے خاص خاص حروف کون کون سے؟

اسم کا بیان

بناوٹ یا ساخت کے لحاظ سے اسم کی تین قسمیں ہیں۔ اسم جامد اسم مصدر۔ اسم مشتق۔

اسم جامد:۔ وہ اسم ہے جو کسی دوسرے لفظ سے نہ بنے اور نہ اس سے کوئی دوسرا لفظ بنا ہو۔

جیسے:۔

ایران۔ سنگ۔ میز۔ صندلی۔ کلاہ وغیرہ

اسم مصدر:۔ وہ اسم ہے جو خود کسی لفظ سے نہ بنے مگر اس سے دوسرے کلمات بنیں۔

جیسے:۔

رفتن۔ خوردن۔ کوشیدن۔ گشتن۔ رسیدن وغیرہ۔

اسم مشتق:۔ وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلا ہو۔

جیسے:۔

روش (رفتن سے) خورندہ (خوردن سے) کوشش (کوشیدن سے) گردش (گشتن سے) رسائی (رسیدن سے)

مصدر کی قسمیں

۱۔ مصدر اصلی :۔ وہ مصدر ہے جو شروع سے ہی مصدری معنوں کے لیے بنایا گیا ہو۔ جیسے :۔

گفتن ۔ خواندن ۔ رفتن ۔ پُرسیدن ۔ گریختن وغیرہ ۔ اس مصدر کو مفرد یا غیر وضعی بھی کہتے ہیں۔

۲۔ مصدر جعلی :۔ وہ مصدر ہے جو عربی یا فارسی اسموں کے آخر میں علامت "دن" یا "تن" لگانے سے بنایا گیا ہو۔ جیسے :۔

رقصیدن ۔ خوابیدن ۔ طلبیدن وغیرہ۔

چشم داشتن ۔ کار کردن وغیرہ اس مصدر کو مصدر مرکب یا وضعی بھی کہتے ہیں۔

نوٹ :۔ مصدر میں کام کرنے یا ہونے کے معنی تو پائے جاتے ہیں مگر زمانہ کا تعلق نہیں ہوتا یعنی ان سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کام کب ہوا (ماضی میں، حال میں یا مستقبل میں)

مصدر کی علامت

فارسی مصدر کی علامت یہ ہے کہ اس کے آخر میں "دن" یا "تن" ہوتا ہے۔ جیسے :۔ آمدن خوردن ۔ گفتن ۔ خفتن وغیرہ۔

کچھ الفاظ ایسے ہوتے ہیں جن کے آخر میں "دن" یا "تن" ہوتا ہے مگر وہ مصدر نہیں ہوتے۔ جیسے :۔ گردن۔ تہمتن۔ خویشتن۔ آبستن کرگدن۔ یہ لفظ اس لیے مصدر نہیں ہیں کہ ان لفظوں میں کام کا کرنا یا ہونا نہیں پایا جاتا۔ مصدر میں کام کا ہونا یا کرنا کے معنی ضرور ہوتے ہیں ۔"

مصدر لازم و مصدر متعدی

مصدر لازم :۔ وہ مصدر ہے جس سے بنا ہوا فعل اپنے فاعل سے مل کر پورے معنی دیتا ہے۔ جیسے :۔ آمدن۔ رفتن۔ پریدن۔ افتادن وغیرہ" ایسے فعل کو مفعول کی ضرورت نہیں ہوتی مثلاً :۔

"حمید آمدہ است" مکمل جملہ ہے۔

مصدر متعدی :۔ وہ مصدر ہے جس سے بنا ہوا فعل فاعل کے علاوہ مفعول کو بھی چاہے۔

حمید نان خوردہ است۔ خوردن مصدر متعدی ہے کیونکہ خوردہ است کو حمید کے علاوہ نان کی بھی ضرورت ہے۔ "نان" کے بغیر جملہ مکمل نہیں ہوتا۔ اسی طرح نوشتن۔ نوشیدن۔ پرسیدن۔ ربودن۔ برداشتن وغیرہ مصادر متعدی ہیں۔

مصادر فارسی

(مع معانی و مضارع)

مصدر	معنی	مضارع
الف		
آمدن	آنا	آید
آموختن	سیکھنا	آموزد
آمیختن	ملنا۔ملانا	آمیزد
آوردن	لانا	آورد
افتادن	گرنا	افتد
آویختن	لٹکنا۔لٹکانا	آویزد
افروختن	روشن کرنا	افروزد
افزودن	بڑھانا	افزاید
افشردن	نچوڑنا	افشرد
آسودن	آرام پانا	آساید
افشاندن	جھاڑنا	افشاند
انداختن	ڈالنا	اندازد
اندیشیدن	سوچنا	اندیشد
اندوختن	جمع کرنا	اندوزد
افراختن	بلند کرنا	افرازد
استادن	کھڑا ہونا	ایستد
آفریدن	پیدا کرنا	آفریند
آزمودن	آزمانا	آزماید
آراستن	سجانا	آراید
افسردن	ٹھٹھرنا	افسرد
ارزیدن	قیمت پانا	ارزد
ب		
باختن	کھیلنا	بازد
باریدن	برسنا	بارد

بردن	لے جانا	برد
بریدن	کاٹنا	برّد
بافتن	بننا	بافد
برخاستن	اٹھنا	برخیزد
برداشتن	اٹھانا	بردارد
بوسیدن	چومنا	بوسد
بخشیدن	بخشنا	بخشد
بستن	باندھنا	بندو
بیختن	چھاننا	بیزد
برگشتن	واپس آنا	برگردد
بالیدن	بڑھنا	بالد
بوئیدن	سونگھنا	بوید
برشتن	بھوننا	برید
بودن	ہونا	بود
بائستن	مناسب ہونا	باید

پ

پختن	پکانا	پزد
پرسیدن	پوچھنا	پرسد
پروردن	پالنا	پرورد
پوشیدن	پہننا	پوشد
	چھپانا	
پاشیدن	چھڑکنا	پاشد
پذیرفتن	قبول کرنا	پذیرد
پریدن	اڑنا	پرد
پیمودن	ناپنا	پیماید
پنداشتن	خیال کرنا	پندارد
پسندیدن	پسند کرنا	پسندد
پرداختن	خالی کرنا	پردازد
	مشغول ہونا	
پیچیدن	لپیٹنا	پیچد
	پلٹنا	
پیراستن	سنوارنا	پیراید
پوئیدن	دوڑنا	پوید
پائیدن	ٹھہرنا	پاید
پرستیدن	پوجا کرنا	پرستد

ت

تافتن	ٹپنا۔ پھیرنا	تابد
تاختن	دوڑنا۔ حملہ کرنا	تازد
تپیدن	تڑپنا	تپد
تراشیدن	چھیلنا	تراشد
تابیدن	چمکنا	تابد
تازیدن	حملہ کرنا	تازد
ترسیدن	ڈرنا	ترسد
ترکیدن	پھٹنا	ترکد
ترادیدن	ٹپکنا	ترادد
توانستن	سکنا	تواند
تنیدن	تننا	تند
تکاندن	جھٹکنا	تکاند

ج

جستن	ڈھونڈنا	جوید
جستن	کودنا	جهد
جنبیدن	ہلنا	جنبد
جوشیدن	ابلنا	جوشد
جنگیدن	لڑنا	جنگد
جنبانیدن	ہلانا	جنباند

چ

چیدن	چننا	چنید
چریدن	چرنا	چرد
چشیدن	چکھنا	چشد
چکیدن	ٹپکنا	چکد
چمیدن	ٹہلنا	چمد
چسپیدن	چمٹنا	چسپد

خ

خوردن	کھانا	خورد

خریدن	خریدنا	خرد
خفتن	سونا	خسپد
خمیدن	جھکنا	خمد
خلیدن	چبھنا	خلد
خرامیدن	ٹہلنا	خرامد
خراشیدن	چھیلنا	خراشد
خروشیدن	شور کرنا	خروشد
خزیدن	گھُنا رینگنا	خزد
خندیدن	ہنسنا	خندد
خواندن	پڑھنا	خواند
خستن	زخمی ہونا	خستد
خواستن	چاہنا	خواہد
خاستن	اٹھنا	خیزد
خائیدن	چبانا	خاید
خاریدن	کھجلانا	خارد
خوشیدن	سوکھنا	خوشد

د

دیدن	دیکھنا	بیند
داشتن	رکھنا	دارد
دویدن	دوڑنا	دود
دادن	دینا	دہد
دوختن	سینا	دوزد
دریدن	پھاڑنا	درد
دزدیدن	چوری کرنا	دزدد
دانستن	جاننا	داند
دمیدن	پھوٹنا۔ اگنا	دمد
	پھونکنا	
دوشیدن	دوہنا	دوشد
درخشیدن	چمکنا	درخشد
درودن	کاٹنا۔ (فصل)	درود

ر

رفتن	جانا	رود
رُفتن	جھاڑو دینا	روبد
رُستن	اگنا	روید

رَستن	رہائی پانا	رہد
رسیدن	پہنچنا	رسد
ربودن	لے جانا	رباید
رہانیدن	چھڑانا	رہاند
رقصیدن	ناچنا	رقصد
رنجیدن	خفا ہونا	رنجد
رمیدن	ڈر کر بھاگنا	رمد
راندن	ہانکنا۔ چلانا	راند
رنجانیدن	رنجیدہ کرنا	رنجاند
رزیدن	رنگنا	رزد
رخشیدن	چمکنا	رخشد
رسانیدن	پہنچانا	رساند
روئیدن	اگنا	روید

ز

زدن	مارنا	زند
زاریدن	رونا	زارد
زیستن	زندہ رہنا۔ جینا	زید
زیبیدن	زیب دینا	زیبد
زائیدن	جننا	زائد
زدودن	زنگ اُتارنا	زداید

س

ساختن	بنانا	سازد
سوختن	جلنا۔ جلانا	سوزد
سودن / سائیدن	گھسنا	ساید
ستیزیدن	لڑنا	ستیزد
سزیدن	لائق ہونا	سزد
سپردن	طے کرنا	سپرد
ستاندن	لینا	ستاند
سفتن	پرونا	سفتد
سرودن / سرائیدن	گانا	سراید

سنجیدن	تولنا	سنجد
سرشتن	گوندھنا	سرشتد
سنبیدن	سوراخ کرنا	سنبد
ستردن	مونڈنا	سترد

ش

شدن	ہونا	شود
شنیدن / شنودن	سننا	شنود
شکستن	توڑنا	شکند
شمردن	گننا	شمرد
شوریدن	شور کرنا	شورد
شائستن	لائق ہونا	شائد
شگافتن	چیرنا	شگافد
شتافتن / شتابیدن	دوڑنا / جلدی چلنا	شتابد
شستن	دھونا	شوید
شگفتن	کھلنا	شگفد
شناختن	پہچاننا	شناسد
شمیدن	سونگھنا	شمد

ط۔ غ۔ ف۔

طلبیدن	طلب کرنا / مانگنا	طلبد
طپیدن	تڑپنا / بیقرار ہونا	طپد
طرازیدن	نقش و نگار طراز کرنا	طرازد
غنودن	اونگھنا	غنود
غریدن	شور کرنا / غرانا	غرّد
غلطیدن	لڑھکنا	غلطد
فرمودن	فرمانا	فرماید
فرستادن	بھیجنا	فرستد

فرسودن	گھسنا	فرساید
فزودن	زیادہ کرنا	فزاید
فہمیدن	سمجھنا	فہمد
فروختن	بیچنا	فروشد
فسردن	ٹھٹھرنا	فسرد
فریفتن	فریفتہ ہونا	فریبد

ک

کردن	کرنا	کند
کشتن	مار ڈالنا	کشد
کوشیدن	کوشش کرنا	کوشد
کندن	کھودنا	کندد
کشادن / کشودن	کھولنا	کشاید
کاشتن	بونا	کارد
کوفتن	کوٹنا	کوبد
کاویدن	کریدنا	کاود
کاستن	گھٹنا / گھٹانا	کاہد
کشیدن	کھینچنا	کشد

گ

گریستن	رونا	گرید
گرفتن	پکڑنا	گیرد
گفتن	کہنا	گوید
گریختن	بھاگنا	گریزد
گداختن	پگھلنا / پگھلانا	گدازد
گسستن / گسیختن	توڑنا	گسلد
گذشتن	گذرنا	گذرد
گستردن	پھیلانا / بچھانا	گسترد
گذاشتن	چھوڑنا	گذارد

گزیدن کاٹنا گزد
(کسی جانور کا)
گزیدن چُننا گزیند
گنجیدن سمانا گنجد
گشتن
گردیدن } پھرنا گردد

ل م

لغزیدن پھسلنا لغزد
نمودن دکھانا نماید
لرزیدن کانپنا لرزد
لافیدن گپ ہانکنا لافد
لیسیدن چاٹنا لیسد
ماندن رہنا ماند
مالیدن ملنا مالد
مکیدن چوسنا مکد
مانستن مانند ہونا ماند

ن

نوشتن لکھنا نوید
نشستن بیٹھنا نشیند
نہادن رکھنا نہد
نوشیدن پینا نوشد
نازیدن ناز کرنا نازد
نواختن بجانا نوازد
عزت کرنا
نامیدن نام رکھنا نامد
نالیدن رونا نالد
فریاد کرنا
نگریستن دیکھنا نگرد
نکوہیدن بُرا کہنا نکوہد
نوردیدن طے کرنا نوردد
نہفتن چھپانا نہفتد
نگاشتن نقش و نگار کرنا نگارد
لکھنا

و ۔ ہ ۔ ی

وزیدن	ہوا کا چلنا	وزد	
ورزیدن	اختیار کرنا	ورزد	
ہراسیدن	ڈرنا	ہراسد	
یارستن	طاقت رکھنا	یارد	
یافتن	پانا	یابد	
یازیدن	قصد کرنا آگے بڑھنا	یازد	
ہشتن	چھوڑنا	ہلد	

اسمائے مشتق

مصدر سے کئی قسم کے اسم بنتے ہیں۔ مثلاً :۔ اسم فاعل۔ اسم مفعول۔ حاصل مصدر۔ اسم حالیہ۔ اسم ظرف اسم آلہ۔

اسم فاعل :۔ وہ اسم ہے جو مصدر سے بنا ہوا اور کام کرنے والے کے معنی دیتا ہو۔ جیسے :۔

ساختن سے سازندہ۔ رفتن سے روندہ۔ یافتن سے یابندہ وغیرہ۔

اسم فاعل قیاسی بھی ہوتا ہے اور سماعی بھی۔

اسم فاعل قیاسی :۔ بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ فعل امر کے آخری حرف کو مکسور بنا کر علامت "ندہ" لگاؤ۔

جیسے بخش سے بخشندہ ۔ نواز سے نوازندہ ۔ جو سے جوینده ۔ نویس سے نویسندہ ۔

جمع کے لیئے ہ کو گاف سے بدل کر 'ن' بڑھاؤ ۔

جیسے پرندہ سے پرندگان ۔ زندہ سے زندگان ۔ روندہ سے روندگان وغیرہ

اسم فاعل سماعی :۔ بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ اسم کے بعد گر ۔ گار ۔ مند ناک ۔ بان ۔ چی ۔ ور ۔ دار وغیرہ لگاتے ہیں ۔ مثالیں ۔

گار لگاکر : خدمت گار ۔ پرہیز گار ۔ گنہ گار ۔ ستم گار ۔

مند لگاکر : دردمند ۔ حاجت مند ۔ دانش مند ۔ خردمند

ناک لگاکر : غم ناک ۔ دردناک ۔ خوف ناک ۔ آتش ناک

چی لگاکر : توپچی ۔ خزانچی ۔ مشعلچی ۔

بان لگاکر : مہربان ۔ دربان ۔ فیلبان ۔ پاسبان ۔ شتربان

ور لگاکر : تاجور ۔ ہنرور ۔ مزدور ۔ ثمرور ۔

دار : تاجدار ۔ سپہ دار ۔ قلعہ دار ۔ خبردار

گر لگاکر : زرگر ۔ ستم گر ۔ صیقل گر ۔ آہنگر ۔ بازی گر ۔

اسم اور امر مل کر جیسے میوہ فروش ۔ رازدان ۔ سخن گو ۔ جہاں سوز ۔ حکمران ۔ نامہ نگار ۔ خود پسند ۔

عربی اسم فاعل بھی مستعمل ہیں :

جیسے فاعل کے وزن پر : حاکم ۔ عالم ۔ قاتل ۔ فاتح ۔ شاعر ۔ عابد ۔

مُفعِل کے وزن پر:۔ مرشد۔ منصف۔ مخلص۔ مخبر۔ موجد۔

مُفاعِل کے وزن پر:۔ ملازم۔ محاسب۔ مسافر۔ مجاہد وغیرہ

۲۔ اسم مفعول:۔ وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلا ہو اور جس پر کوئی فعل سرزد ہوا ہو۔ جیسے:۔

فروختہ۔ افروختہ۔ اندوختہ۔ شنیدہ۔ دیدہ۔ فرستادہ وغیرہ۔ اسم مفعول قیاسی یا مفرد بھی ہوتا ہے جو مصدر سے بنتا ہے اور اسم مفعول سماعی یا ترکیبی بھی ہوتا ہے جو دو لفظوں سے ترکیب پاتا ہے۔

اسم مفعول قیاسی:۔ بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے بعد ہائے مختفی لگاتے ہیں۔ جیسے:۔

گفت سے گفتہ۔ گذشت سے گذشتہ۔ اندوخت سے اندوختہ۔ کرد سے کردہ۔ شنید سے شنیدہ وغیرہ۔

جمع کے لیے ہ کو گاف سے بدل کر ان لگاؤ جیسے:۔ کشتہ سے کشتگان مردہ سے مُردگان۔ گذشتہ سے گذشتگان وغیرہ۔

اسم مفعول سماعی یا ترکیبی بنانے کا قاعدہ

۱۔ اسم اور ماضی مطلق ملا کر: جیسے۔ چشم آلود۔ زہر آلود۔ زر اندود۔ خدا داد۔ دست پخت۔ نامزد۔

۲۔ اسم اور امر ملا کر: جیسے۔ دل پسند۔ پامال۔ خدا ساز۔ خانہ ساز مصلحت آمیز۔ دل پذیر۔

۳۔ ماضی مطلق کے بعد ار لگا کر: گرفتار۔ کشتار (کشتہ، مردار (مردہ)

۴۔ اسم مفعول کے شروع میں اسم بڑھا کر: ستم دیدہ۔ ناز پروردہ جہاں دیدہ۔ زخم خوردہ۔

عربی اسم مفعول بھی مستعمل ہے۔

مَفعُول کے وزن پر جیسے:۔ مقتول۔ مکتوب۔ مفتوح۔ مغموم۔ محروم۔ ممدوح معلوم۔ مجروح۔ مظلوم۔

مُفَعَّل کے وزن پر۔ مہذّب۔ مکرّم۔ مرکّب۔ مقدّس۔ مقدّم۔ مفصّل مروّج۔ مجلّد۔

۳۔ حاصل مصدر:۔ وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلا ہو اور مصدر کے معنی پائے جائیں۔ اس کا دوسرا نام اسم کیفیت ہے۔

حاصل مصدر بنانے کے قاعدے

فعل امر کے آخری حرف کو مکسور کر کے ش لگاؤ جیسے:۔

مصدر:۔ آمیختن۔ رفتن۔ پوشیدن۔ کوشیدن۔ پروردن۔ دانستن

فعل امر:۔ آمیز۔ رو۔ پوش۔ کوش۔ پرور۔ دان۔

حاصل مصدر:۔ آمیزش۔ روش۔ کوشش۔ پوشش۔ پرورش۔ دانش۔

اگر فعل امر کے آخر میں الف ہو تو ی بڑھا کر شین لگاؤ۔

آرایش۔ افزایش۔ آسایش۔ فہمایش۔

۲۔ امر واحد حاضر کے آخر ہائی مختفی لگاؤ:۔

مصدر:۔ خندیدن۔ گریستن۔ اندیشیدن۔ لرزیدن۔ بوسیدن۔

فعل امر:۔ خند۔ گری۔ اندیش۔ لرز۔ بوس۔

حاصل مصدر:۔ خندہ۔ گریہ۔ اندیشہ۔ لرزہ۔ بوسہ۔

۳۔ دو فعل امر کے درمیان واؤ عطف لگاؤ۔ جیسے:۔

سوز و گداز۔ پیچ و تاب۔ تگ و دو۔ سوز و ساز۔

۴۔ فعل امر واحد حاضر کے بعد الف لگا کر ئی بڑھاؤ۔ جیسے:۔

توانائی۔ گویائی۔ شناسائی۔ رسائی۔ بینائی۔ دانائی

۵۔ فعل امر واحد حاضر کے بعد اک لگاؤ جیسے:۔

خوراک۔ پوشاک۔

۶۔ ایک ہی مصدر کی ماضی مطلق کا صیغہ واحد غائب اور فعل امر کو ملا کر جیسے:۔

گفتگو۔ شست شو۔ جستجو۔

۷۔ ایک ہی مصدر کے فعل امر اور نہی کو ملا کر جیسے:۔

کش مکش۔ دار و مدار۔

۸۔ ایک ہی مصدر کے فعل امر کو دو دفعہ لا کر ان کے درمیان الف لانے سے۔ جیسے:۔

کشاکش۔ دوا دو۔ روا رو۔

۹۔ دو فعل امر کے درمیان الف اتصال لانے سے جیسے :۔ تنگاپو

۱۰۔ ماضی مطلق صیغہ واحد غائب کے بعد "ار" لگانے سے جیسے :۔ گفتار۔ کردار۔ رفتار۔ دیدار۔

۱۱۔ اسم اور امر ملانے سے جیسے :۔ دست رس۔ گوش مال۔ لکد کوب۔

۱۲۔ دو مصدروں کے ماضی مطلق ملانے سے جیسے :

خرید و فروخت۔ آمد و رفت۔ نشست و برخاست۔

۱۳۔ اسم صفت کے آخر میں ہ ہو تو اسے گاف سے بدل کر "ی" بڑھاؤ جیسے :۔ زندگی۔ شگفتگی۔ تازگی۔ بندگی۔ دیوانگی۔

۱۴۔ اسم صفت کے بعد "ی" لگانے سے جیسے :۔ نیکی۔ بدی۔ بزرگی۔ گرمی۔ سردی۔

عام حاصل مصدر

مصدر	حاصل مصدر	مصدر	حاصل مصدر
آراستن	آرائش	آسودن	آسائش
آزمودن	آزمائش	آفریدن	آفرینش
آزردن	آزردگی	آمیختن	آمیزش
اُفتادن	افتادگی	آلودن	آلائش
افسردن	افسردگی	افزودن	افزائش

مصدر	حاصل مصدر	مصدر	حاصل مصدر
باریدن	بارش	رسیدن	رسائی
بخشیدن	بخشش	رفتن	رفتار
پروردن	پرورش	رنجیدن	رنجش
پریدن	پرواز	ساختن	ساخت
پیمودن	پیمائش	سوختن	سوزش
پیچیدن	پیچش	شکستن	شکست
تراشیدن	تراش	شمردن	شمار
جستن	جستجو	شناختن	شناخت
جنبیدن	جنبش	فرمودن	فرمائش
خاریدن	خارش	فروختن	فروخت
خرامیدن	خرام	کاشتن	کاشت
خراشیدن	خراش	کشیدن	کشش
خوابیدن	خواب	کوشیدن	کوشش
خندیدن	خنده	گریستن	گریه
خواستن	خواهش	گردیدن	گردش
دانستن	دانش	گفتن	گفتگو۔ گفتار
دیدن	دیدار	لرزیدن	لرزه

مصدر	حاصل مصدر	مصدر	حاصل مصدر
لغزیدن	لغزش	مودن	نمائش
ماندن	ماندگی	نوشیدن	نوش
نالیدن	نالش	یافتن	یافت
نشستن	نشست	یارستن	یارا
نوشتن	نوشت	گذاشتن	گذارش
نگاشتن	نگارش	پرستیدن	پرستش
نواختن	نوازش	بریدن	برش
نمودن	نمائش	کاستن	کاهش

۴۔ اسم آلہ :۔ یہ وہ اسم ہے جو اوزار کے معنی دیتا ہے۔ یہ مصدر سے بھی بنتا ہے (قیاسی) اور دو لفظوں سے ترکیب پا کر بھی (سماعی)

۱۔ مصدر سے بنے ہوئے اسم آلہ۔

مصدر :۔ سنبیدن۔ دوشیدن۔ تابیدن۔ پیمودن۔ کوبیدن۔

اسم آلہ :۔ سنبہ۔ دوشہ۔ تابہ۔ پیمانہ۔ کوبہ۔

۲۔ اسم اور امر ملا کر۔ جیسے :۔ یادکش۔ قلمتراش۔ کمربند۔ جاروب آتش گیر۔ دودکش۔ کف گیر۔ ازاربند۔ خط کش۔ دستمال۔

۳۔ عربی اسم آلہ بھی فارسی میں مستعمل ہوتے ہیں :۔

مفعَل کے وزن پر :۔ مسطر۔ مجمر۔ معبر۔ مرآت

مفعَال کے وزن پر :۔ مقراض۔ مفتاح۔ مصباح۔ مضراب۔ میزان

۵۔ اسم حالیہ :۔ وہ اسم ہے جو فاعل یا مفعول کی حالت یا کیفیت کو ظاہر کرے

جیسے :۔ گریان (روتا ہوا) خنداں (ہنستا ہوا) افتاں (گرتا ہوا)

قاعدہ :۔ فعل امر کے بعد "ان" زیادہ کیا جاتا ہے۔

۶۔ اسم ظرف :۔ وہ اسم ہے جس میں جگہ یا وقت کے معنی پائے جائیں۔

قاعدہ :۔ اسم اور امر ملا کر اسم ظرف بناتے ہیں۔ جیسے :۔

آب گیر۔ زرخیز۔ شہ نشیں۔ رہ گذر۔ بدررو

۲۔ کبھی ماضی مطلق اسم ظرف کے معنی دیتا ہے۔ جیسے :۔ گذشت (دریا کا گھاٹ) جو اسم ظرف مشتق نہیں ہوتے ان کی دو قسمیں ہیں۔

ظرف زماں : وہ اسم ظرف ہے جو وقت کے معنی دے جیسے :۔ صبح۔ شام۔ شب روز۔ سال۔ ماہ۔ فردا۔ دی۔ ساعت۔ لمحہ۔ بامداداں۔ نیم روز۔ پاس۔

ظرف مکاں : وہ اسم ظرف ہے جس میں جگہ کے معنی پائے جائیں۔ جیسے : مدرسہ۔ خواب گاہ۔ گلزار۔ ساغر۔ میکدہ۔

ظرف مکاں بنانے کے قاعدے

۱۔ اسم کے بعد گاہ لگانے سے جیسے۔ عیدگاہ۔ خوابگاہ۔ شکارگاہ۔ تکیہ گاہ۔

۲۔ اسم کے بعد خانہ لگانے سے جیسے :۔ بُت خانہ۔ شراب خانہ۔ شفاخانہ

مے خانہ۔

۳۔ اسم کے بعد دان لگا کر جیسے :۔ قلمدان۔ نمک دان۔ آتشدان۔ روشندان

۴۔ اسم کے بعد کدہ لگا کر جیسے عشرت کدہ۔ ماتم کدہ۔ غمکدہ۔ بُت کدہ۔

۵۔ اسم کے بعد سرائے لگا کر جیسے : ماتم سرائے۔ حرم سرائے۔ عشرت سرائے

۶۔ اسم کے بعد زار لگا کر جیسے : گلزار۔ خارزار۔ لالہ زار۔ مرغزار

۷۔ اسم کے بعد بار لگا کر جیسے : رودبار۔ جوئبار۔ دریابار۔ زنگ بار۔

۸۔ اسم کے بعد ستان لگانے سے جیسے : گلستان۔ ریگستان۔ افغانستان دبستان۔ ہندوستان سنگستان۔ کوہستان

۹۔ اسم کے بعد لاخ لگانے سے جیسے : سنگلاخ۔ دیولاخ۔

۱۰۔ اسم کے بعد آباد لگانے سے جیسے عدم آباد۔ حسن آباد

۱۱۔ اسم کے بعد سار لگانے سے جیسے : چشمہ سار۔ کوہ سار۔ نمکسار۔

عربی اسم ظرف بھی فارسی میں آتے ہیں۔

مَفْعَل کے وزن پر : مکتب۔ منبع۔ مرقد۔ مدفن۔ مجمع۔ مقتل۔

مَفْعِل کے وزن پر : مجلس۔ محفل۔ مشرق۔ مغرب۔ منزل۔ مسجد۔

مَفْعِلَہ کے وزن پر : مدرسہ۔ منطقہ۔ صومعہ۔ مقبرہ۔

سوالات

۱۔ بناوٹ کے لحاظ سے اسم کی قسمیں بیان کرو۔

۲۔ مصدر کتنی قسم کا ہوتا ہے؟ مثالوں سے واضح کرو۔
۳۔ اسمائے مشتق کون کون سے ہیں؟ ان کی تعریف کرو اور مثالیں دو۔
۴۔ اسم فاعل سماعی کے بنانے کے قاعدے لکھو۔
۵۔ حاصل مصدر کس طرح بناتے ہیں؟ مثالوں کے ساتھ وضاحت کرو۔
۶۔ اسم آلہ بنانے کے طریقے بیان کرو۔
۷۔ اسم ظرف کیسے بنایا جاتا ہے۔
۸۔ ظرف مکاں بنانے کے قواعد لکھو۔
۹۔ مندرجہ ذیل گرامر کی رُو سے کیا ہیں؟

سازندہ۔ ستم گر۔ خردمند۔ توپچی۔ تاجور۔ جہاں سوز۔ اندوختہ۔ دیدہ۔ خداداد۔ زہرآلود۔ خداساز۔ ستم دیدہ۔ قاتل۔ حاکم۔ مقبول۔ منظور۔ مرشد محروم۔ مقدس۔ روش۔ پرورش۔ آرایش۔ لرزہ۔ خندہ۔ تنگ ودو۔ سوزو ساز۔ رسائی۔ دانائی۔ خوراک۔ جستجو۔ دوادو۔ کشاکش۔ تکاپو۔ آمدورفت۔ بزرگی۔ بندگی۔ سنبہ۔ تابہ۔ دودکش۔ کف گیر۔ مسطر۔ مقراض۔ مضراب۔ خنداں۔ افتاں۔ رہ گذر۔ بدررو۔ شام۔ فردا۔ سال۔ گلزار۔ عیدگاہ۔ کوہسار۔ مے کدہ۔ قلمدان۔ سنگ لاخ۔ رودبار۔

معنی کے لحاظ سے اسم کی قسمیں

۱۔ اسم معرفہ :۔ وہ اسم ہے جو خاص چیز یا شخص کا نام ہو۔ جیسے :۔
دہلی۔ ہمالیہ۔ گنگا۔ رشید احمد۔ خورشید۔

۲۔ اسم نکرہ :۔ وہ اسم ہے جو کسی عام چیز یا شخص کو ظاہر کرے۔ یعنی
جس کا اطلاق اس قسم یا جماعت کی ہر چیز پر ہو۔ جیسے :۔
میز۔ صندلی۔ طوطی۔ درخت۔ دریا۔ بشر۔ استاد۔

اسم معرفہ کی قسمیں

۱۔ علم :۔ وہ اسم ہے جو کسی خاص چیز۔ جگہ یا شخص کا نام ہو جیسے :۔ دہلی، عبداللہ
گنگا۔ ہمالیہ

۲۔ ضمیر :۔ وہ اسم ہے جو کسی چیز یا شخص کی جگہ استعمال ہو جیسے :۔ موہن
بمدرسہ رفت۔ او درس خواند و باز آمد۔

اس میں "او" ضمیر ہے جو موہن کی جگہ استعمال ہوئی ہے۔ موہن مرجع ہے۔
طفلاں مے خندیدند۔ ایشاں شور و غوغا مے نمودند
"ایشاں" ضمیر ہے جو طفلان کی جگہ استعمال ہوئی ہے۔ چنانچہ

او۔ ایشاں۔ تو۔ شما۔ من۔ ما وغیرہ ضمیریں ہیں۔

۳۔ اشارہ: وہ اسم ہے جس سے کسی چیز یا شخص کی طرف اشارہ کیا جائے۔ جیسے:۔

آں فیل خیلے بزرگ است۔ ایں سگ گوشت مے خورد

ان جملوں میں آں اور ایں اسمائے اشارہ ہیں "آں" فیل کی طرف اشارہ کرتا ہے اور "ایں" سگ کی طرف۔ دونوں اسم اشارہ ہیں۔ "آں" اسم اشارہ بعید ہے اور "ایں" اسم اشارہ قریب ہے

۴۔ موصول: اسم موصول وہ اسم ہے کہ جب تک اس کے ساتھ دوسرا جملہ نہ ملایا جائے اس کے معنی ادھورے رہتے ہیں جیسے:۔

طفلے کہ امروز اینجا بیامد برادر من بود

کسے کہ راست گوید محبوب ہمہ باشد

ان جملوں میں "کہ" بمعنی جو اسم موصول ہے۔

اسم موصول کے بعد جو جملہ آتا ہے اسے صلہ کہتے ہیں جیسے اوپر کی مثالوں میں: برادر من بود۔ محبوب ہمہ باشد۔ دونوں جملے صلہ ہیں۔

اسم موصول کے چند صیغے: آنکہ۔ ہر کہ۔ ہر آنکہ۔ آنانکہ۔ ایں کہ۔ اینان کہ ایشاں کہ۔ کسے کہ۔ ہر کس کہ۔ کسانیکہ۔ آنچہ۔ ہر چہ۔ ہر آنچہ۔

اسم علم کی قسمیں

۱۔ خطاب :۔ وہ اسم ہے جو سرکار۔ دربار یا یونیورسٹی کی طرف سے بطور عزت ملے۔ جیسے :۔

خاں صاحب۔ شمس العلماء۔ ملک الشعراء۔ رستم ہند۔ ڈاکٹر آف فلاسفی

۲۔ تخلّص :۔ وہ اسم ہے جو شاعر مختصر سا نام اپنے اصلی نام کی جگہ اپنے شعروں میں لاتے ہیں۔ جیسے :۔

غالب۔ ذوق۔ اکبر۔ ظفر۔ جوش وغیرہ

۳۔ لقب :۔ وہ وصفی نام ہے جو کسی خاص صفت کی وجہ سے مشہور ہو جاتا ہے۔ جیسے :۔ کلیم اللہ (حضرت موسیٰؑ) خلیل اللہ (حضرت ابراہیم) قائد اعظم (حضرت محمد علی جناح)

۴۔ کنیت :۔ وہ اسم ہے جو ماں باپ یا بچے کے تعلّق سے مشہور ہو جاتا ہے جیسے ابن مریم۔ ابوالحسن۔ ابوالحکم۔

۵۔ عرف :۔ وہ اسم ہے جو اصلی نام سے بگڑ کر لوگوں میں پیار۔ اختصار یا حقارت کی وجہ سے مشہور ہو جائے۔ جیسے :۔

ام کلو۔ مام کلو۔ سیدو وغیرہ۔

اسم ضمیر کی قسمیں

۱۔ ضمیر شخصی :۔ وہ ضمیر ہے جو کسی شخص یا ذات کے لیے آئے جیسے :۔
حاکم فرمود کہ دستش ببرند زیرا کہ او با آں دست دزدی کردہ است۔
غلامِ او گریختہ است زیرا کہ او از ظلم و ستم تنگ آمدہ بود۔
ان جملوں میں ش ضمیر ہے جو چور کی جگہ استعمال ہوئی ہے اور آخری او ضمیر غلام کی جگہ آئی ہے یعنی یہ ضمیریں شخصوں کی جگہ استعمال ہوئی ہیں۔

۲۔ ضمیر موصولہ :۔ وہ ضمیر ہے کہ جس کے بعد جب تک ایک اور جملہ نہ بڑھایا جائے۔ پورا فائدہ نہ دے۔ جیسے :۔
ہر کہ محنت کرد کامیاب شد۔ کسے کہ دروغ گوید ذلیل باشد۔
ان جملوں میں ہر کہ (جو کوئی) اور کہ (جو) ضمائر موصولی ہیں۔

۳۔ ضمیر تاکیدی :۔ وہ ضمیر ہے جس سے تاکید ظاہر ہو جیسے :۔
خودت گفتہ بودی۔ خودش در بازار ہے رفت۔ خودم ایں کار کردہ ام۔
ان جملوں میں خودت۔ خودش۔ خودم۔ ضمائر تاکیدی ہیں

۴۔ ضمیر استفہامی :۔ وہ ضمیر ہے جو کچھ پوچھنے کے لیے استعمال ہو جیسے :۔
در اطاق کیست کہ در بستر من خفتہ است؟ تو ایں جا چہ می کنی؟

ان جملوں میں کہ (کہ است۔ کیست) اور چہ ضمائر استفہامی ہیں۔

۵۔ ضمیر اشاری:۔ وہ ضمیر ہے جو کسی شخص یا چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال ہو۔ جیسے:۔

این از کجا خریدی؟ آں بمن بدہ۔ این نمے دانستم کہ او برادرِ شما است۔

ان جملوں میں این (اشارہ قریب) اور آں (اشارہ بعید) ضمائر اشاری ہیں۔

ضمیر کے صیغے

ضمیر کے تین صیغے ہیں: غائب۔ حاضر۔ متکلم۔

صیغہ غائب:۔ جب ضمیر کسی شخص یا چیز کے لیے آئے جو موجود نہ ہو تو یہ ضمیر غائب ہوتی ہے۔ ش۔ او۔ ایشاں۔ آناں۔ آں۔ شاں وغیرہ ضمائر غائب کے لیے آتی ہیں۔

صیغہ حاضر:۔ جب ضمیر ایسے شخص یا چیز کے لیے آئے جو حاضر ہو یعنی جس سے خطاب کیا جائے تو اسے ضمیر مخاطب یا حاضر کہتے ہیں۔

ت۔ تو۔ شما۔ تاں وغیرہ ضمایر مخاطب ہیں۔

صیغہ متکلم:۔ جب ضمیر کلام کرنے یا بولنے والے کے لیے استعمال ہو تو اسے ضمیر متکلم کہتے ہیں۔

م۔ من۔ ماں۔ ما وغیرہ ضمائر متکلم ہیں۔

ضمیر کی حالتیں

ضمیر کی تین حالتیں ہوتی ہیں: فاعلی۔ مفعولی۔ اضافی۔

۱۔ ضمیر بحالت فاعلی:۔ من درس خود یاد گرفتہ ام۔ ایشاں بہ دہلی رفتہ اند۔ ان جملوں میں "من" اور "ایشاں" کام کرنے والے ہیں۔ یعنی فاعل ہیں اس لیے یہ ضمائر بحالت فاعلی ہیں۔

۲۔ ضمیر بحالت مفعولی:۔ سگ او را گزید۔ استاد مرا سزا داد۔ ان جملوں میں "او" (اس کو) اور مرا (مجھ کو) مفعول کے طور پر آئے ہیں۔ یعنی ان پر فعل سرزد ہوا ہے۔ اس لیے یہ ضمائر بحالت مفعولی ہیں۔

۳۔ ضمیر بحالت اضافی:۔ من کتابش دریدم۔ احمد دین اسپ من پسندیدہ است۔ ان جملوں میں ش (اس کی) اور من (میرا) ضمائر بحالت اضافی ہیں۔ یعنی مضاف الیہ کے طور پر آئی ہیں۔

سوالات

۱۔ معنی کے لحاظ سے اسم کی کون کون سی قسمیں ہیں؟ مثالیں لکھو۔

۲۔ اسم علم کی قسمیں معہ امثلہ بیان کرو

۳۔ اسم معرفہ اور نکرہ میں کیا فرق ہے؟ واضح کرو۔

۴۔ خطاب اور تخلص میں کیا فرق ہے؟ مثالوں سے وضاحت کرو۔

۵۔ لقب کی تعریف کرو۔ مثالیں بھی دو۔

۶۔ عرف اور کنیت میں تمیز بیان کرو۔ مثالیں بھی لکھو۔

۷۔ ضمیر کی کون کون سی قسمیں ہیں؟ مثالیں دے کر صراحت کرو۔

۸۔ ضمیر شخصی سے کیا مراد ہے؟ ضمیر استفہامی سے تم کیا سمجھتے ہو؟

۹۔ ضمیر کے کتنے صیغے ہیں۔ ان کی وضاحت کرو۔

۱۰۔ ضمیر کی حالت فاعلی۔ حالت مفعولی اور حالت اضافی سے کیا سمجھتے ہو۔ مثالیں لکھ کر واضح کرو۔

۱۱۔ اسم اشارہ کی تعریف کرو اور مثالیں دو۔ اشارہ قریب اور اشارہ بعید میں کیا فرق ہے۔

۱۲۔ اسم موصول سے کیا مراد ہے؟ مثالوں سے واضح کرو۔

اسم نکرہ کی قسمیں

۱۔ اسم تصغیر:۔ وہ اسم ہے جس میں چھٹائی کے معنی پائے جائیں۔ مثلاً:۔ طفلک۔ مشکیزہ۔ باغیچہ (یعنی چھوٹا سا لڑکا۔ چھوٹی سی مشک۔ چھوٹا سا باغ)

اسم تصغیر بنانے کے قاعدے

(ا) کبھی اسم کے آخر میں زہ یا یزہ لگاتے ہیں۔ جیسے:۔
مشک سے مشکیزہ۔ نے سے نیزہ۔

(ب) کبھی اسم کے آخر میں چہ یا یچہ لگاتے ہیں۔ جیسے:۔
صندوق سے صندوقچہ۔ دیگ سے دیگچہ۔ آلو سے آلوچہ۔ خوان سے خوانچہ۔ دریا سے دریاچہ۔ کمان سے کمانچہ۔ کتاب سے کتابچہ۔ بازی سے بازیچہ۔ در سے دریچہ۔ باغ سے باغیچہ۔ غالی سے غالیچہ۔ طاق سے طاقچہ وغیرہ۔

(ج) کبھی اسم کے آخر میں کاف لگاتے ہیں جیسے:۔ دختر سے دخترک۔ مرد سے مردک۔ دہل سے دہلک۔ موش سے موشک۔ باب سے بابک۔ مام سے مامک۔ کنیز سے کنیزک۔ طفل سے طفلک۔ کرم سے کرمک وغیرہ

(د) کبھی اسم کے آخر میں و لگاتے ہیں جیسے پسر سے پسرو۔

(ر) نفرت ظاہر کرنے کے لیے "کہ" لگاتے ہیں۔ جیسے:۔
زنکہ۔ مردکہ وغیرہ۔

۲۔ اسم مکبّر:۔ وہ اسم ہے جس میں بڑائی کے معنی پائے جائیں۔ جیسے:۔
خرمگس۔ شاہکار۔ دیوگندم۔

اسم مکبر بنانے کے قاعدے

۱۔ کبھی اسم سے پہلے شاہ یا شہ لگاتے ہیں مثلاً:۔ باز سے شاہباز (بڑا باز)۔ کار سے شاہکار۔ بلوط سے شاہ بلوط۔ راہ سے شاہراہ۔ بیت سے شاہ بیت۔ تیر سے شہتیر۔ پر سے شہ پر۔ توت سے شہتوت۔ سوار سے شہسوار۔

۲۔ کبھی اسم سے پہلے خر لگاتے ہیں: جیسے:۔ مگس سے خرمگس۔ آس سے خراس۔ من سے خرمن۔ گاہ سے خرگاہ۔ چنگ سے خرچنگ۔ پزہ سے خرپزہ۔ سنگ سے خرسنگ وغیرہ۔

۳۔ کبھی اسم سے پہلے دیو لگاتے ہیں۔ جیسے:۔ سنگ سے دیوسنگ۔ کلاخ سے دیو کلوخ۔ مردم سے دیومردم۔ گندم سے دیوگندم وغیرہ۔

۳۔ اسم ظرف:۔ پچھلے صفحات میں ملاحظہ فرمائیں (اسمائے مشتق)

۴۔ اسم صوت:۔ وہ اسم ہے جو آواز کو ظاہر کرے جیسے:۔
غریدن (شیر کا غرّانا) رعد (بجلی کی کڑک) کاغ کارغ (کوّے کی کائیں کائیں) طنین (مچھر کی بھنبھناہٹ) صہیل (گھوڑے کا ہنہنانا)۔

نہیق (گدھے کی آواز)، عطسہ (انسان کی چھینک)، فواق (انسان کی ہچکی)، عوعو (کتے کا بھونکنا)، چاوچاو (چڑیا کی چوں چوں)، مومو (بلی کی میاؤں میاؤں)، قاہ قاہ (انسان کا قہقہہ لگانا)۔

جنس کے لحاظ سے اسم کی قسمیں

جنس کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں: مذکر۔ مونث۔ مشترک

۱۔ مذکر وہ اسم ہے جو نر کے لیے بولا جاتا ہے۔ جیسے: پدر۔ برادر۔ خادم اسپ۔

۲۔ مونث وہ اسم ہے جو مادہ کے لیے بولا جاتا ہے۔ جیسے: مادر۔ خواہر۔ خادمہ۔ مادیاں۔

۳۔ مشترک وہ اسم ہے جو نر اور مادہ دونوں کیلئے استعمال ہوتے ہیں جیسے بچہ۔ دوست۔ دشمن۔ کودک۔ زاغ۔ مار۔ زغن۔

نوٹ:۔ بے جان چیزوں کی تذکیر و تانیث فارسی زبان میں نہیں ہوتی۔ صرف جانداروں یعنی انسان اور حیوان ہی مذکر اور مونث ہوتے ہیں۔

تذکیر و تانیث کے قاعدے

۱۔ جانداروں کی تذکیر و تانیث کے لیے الگ الگ الفاظ مثلاً:۔

مذکر	مونث	مذکر	مونث
پدر	مادر	داماد	عروس
پسر	دختر	خسر	خوش دامن
برادر	خواہر	نواب۔ بیگ	بیگم
شوہر	زن	مرد	زن
بندہ	کنیز	اسپ	مادیان
خواجہ	خاتون	خروس	ماکیان
کدخدا	کدبانو	بادشاہ	ملکہ
دیو۔ جن	پری	باب	ام

۲۔ جو لفظ اسم مشترک ہیں یعنی مذکر اور مونث دونوں کے لیے بولے جاتے ہیں۔ ان کے ساتھ لفظ نر اور مادہ لگا کر مذکر اور مونث میں تمیز کی جاتی ہے جیسے:۔

شیر نر	شیر مادہ	شتر نر	شتر مادہ
گاؤ نر	گاؤ مادہ	کنجشک نر	کنجشک مادہ
خوک نر	خوک مادہ	گرگ نر	گرگ مادہ

مذکر	مونث	مذکر	مونث
زاغ نر	زاغ مادہ	طاؤس نر	طاؤس مادہ
نرزند نرینہ	فرزند مادہ		

۳۔ فارسی زبان میں عربی الفاظ بھی استعمال ہوتے ہیں۔ مونث کی صورت میں ہ مذکر کے بعد بڑھا دیتے ہیں۔

والد	والدہ	جدّ	جدّہ
عم	عمہ	حاکم	حاکمہ
ملک	ملکہ	مالک	مالکہ
صاحب	صاحبہ	حسین	حسینہ
مکرم	مکرمہ	شکیل	شکیلہ
معظم	معظمہ	عاقل	عاقلہ
خادم	خادمہ	شاعر	شاعرہ
بالغ	بالغہ	خال	خالہ
رفیق	رفیقہ	صاحب	صاحبہ
رقاص	رقاصہ	قاتل	قاتلہ
جمیل	جمیلہ	ملازم	ملازمہ
مرحوم	مرحومہ	محبوب	محبوبہ
فدوی	فدویہ	سلطان	سلطانہ

عابد	عابدہ	عزیز	عزیزہ
ساحر	ساحرہ	زاہد	زاہدہ
حاضر	حاضرہ	مسمّٰی	مسمّاۃ
نادر	نادرہ	زوج	زوجہ
وارث	وارثہ		

۴۔ بعض ترکی الفاظ بھی فارسی میں مستعمل ہوتے ہیں۔ ان کی تانیث کے لیے مذکر کے بعد "م" بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے:۔
خان سے خانم۔ بیگ سے بیگم۔

تعداد کی رو سے اسم کی قسمیں

تعداد کے لحاظ سے اسم کی دو قسمیں ہیں: واحد اور جمع۔

واحد:۔ وہ اسم ہے جس سے صرف ایک چیز مراد ہو۔ جیسے:۔ اسپ۔ درویش مرد۔ شاخ۔ صندلی۔ گدا۔ قلم

جمع:۔ وہ اسم ہے جو ایک سے زیادہ چیزوں کی گنتی کو ظاہر کرے۔ جیسے۔ اسپاں۔ درویشاں۔ مرداں۔ شاخ ہا۔ صندلی ہا۔ گدایاں۔ قلم ہا۔

فارسی میں جمع بنانے کے قاعدے

۱۔ جاندار اسموں کی جمع بنانے کے لیے اسم کے آخر میں الف نون زیادہ کرتے ہیں جیسے :۔ طفل سے طفلاں۔ مرد سے مرداں۔ سگ سے سگاں۔ جوان سے جواناں۔

اگر جاندار اسم کے آخر میں الف یا واؤ ہو تو جمع کے لیے "یاں" زیادہ کرتے ہیں جیسے گدا سے گدایاں۔ دانا سے دانایاں۔ گلرو سے گلرویاں۔

اگر جاندار اسم کے آخر میں ہائے مختفی "ہ" ہو تو اسے گ سے بدل کر پھر "ان" بڑھاتے ہیں۔ جیسے :۔

بندہ سے بندگان۔ بچہ سے بچگان۔ دیوانہ سے دیوانگان۔ گرسنہ سے گرسنگاں۔ آزادہ سے آزادگان۔ رفتہ سے رفتگان۔ گذشتہ سے گذشتگان۔ بیگانہ سے بیگانگاں۔ ستم زدہ سے ستم زدگان۔

۲۔ بیجان اسموں کی جمع بنانے کے لیے اسم کے آخر میں "ہا" زیادہ کرتے ہیں جیسے قلم سے قلم ہا۔ صندلی سے صندلی ہا۔ سال سے سالہا۔ شب سے شب ہا۔ بازار سے بازارہا۔ وغیرہ۔

اگر بے جان اسم کے آخر میں ہائے مختفی ہو تو اُسے گرا دیتے ہیں: جیسے نامہ سے نامہا۔ خامہ سے خامہا۔ کبھی کبھی ہائے مختفی کو نہیں گراتے جیسے :۔ بچہ سے بچہ ہا۔ افسانہ سے افسانہ ہا۔ دریچہ سے دریچہ ہا۔

بعض اوقات ہائے مختفی کو "ج" سے بدل کر "ات" زیادہ کرتے

ہیں۔ جیسے: نقشہ سے نقشہ جات۔ قلعہ سے قلعہ جات۔ فیصلہ سے فیصلہ جات۔

۳۔ عربی الفاظ اکثر فارسی زبان میں استعمال ہوتے ہیں۔ ان کی وحدت وکثرت عربی زبان کے قواعد کے مطابق ہوتی ہے واحد کے بعد "ات" کا کا اضافہ (بے جان کی صورت میں)

مقام	سے	مقامات	تسلیم	سے	تسلیمات
بخار	"	بخارات	نبات	"	نباتات
حال	"	حالات	تعلیم	"	تعلیمات
خیال	"	خیالات	تصویر	"	تصویرات
بیان	"	بیانات	تحریر	"	تحریرات
احسان	"	احسانات	ممکن	"	ممکنات
انتظام	"	انتظامات	جماد	"	جمادات
تصرف	"	تصرفات	مستور	"	مستورات
حساب	"	حسابات			

اگر واحد کے آخر میں "ت" یا "ہ" ہو تو اسے گرا دیتے ہیں اور پھر "ات" بڑھاتے ہیں۔ جیسے:۔

عورت	عورات	حرکت	حرکات
روایت	روایات	حاجت	حاجات
حکایت	حکایات	برکت	برکات

لغت	لغات	آیہ	آیات
صفت	صفات	عنایت	عنایات
معاملہ	معاملات	طبقہ	طبقات
قطعہ	قطعات	مشاہدہ	مشاہدات
جذبہ	جذبات	ذرّہ	ذرّات
جملہ	جملات	کلمہ	کلمات
فقرہ	فقرات	اشارہ	اشارات
واقعہ	واقعات	حادثہ	حادثات
مطالبہ	مطالبات	نظریہ	نظریات

عربی واحد سے جمع

افعال وزن پر

طرف	اطراف	فعل	افعال
قول	اقوال	فکر	افکار
خبر	اخبار	ذکر	اذکار
شعر	اشعار	شے	اشیاء
روح	ارواح	فلک	افلاک

ورق	اوراق	جدّ	اجداد
سبق	اسباق	عدد	اعداد
عمل	اعمال	جنس	اجناس
قسم	اقسام	لقب	القاب
خُلق	اخلاق	سبب	اسباب
شکل	اشکال	قوم	اقوام
وصف	اوصاف	فوج	افواج
طور	اطوار	جسم	اجسام
لفظ	الفاظ	یوم	ایّام
بیت	ابیات	عدو	اعدا
مِلک	املاک		

مَفاعِل کے وزن پر

اکبر	اکابر	عجیب	عجائب
جوہر	جواہر	رسالہ	رسائل
جزیرہ	جزائر	دفتر	دفاتر
جرم	جرائم	فائدہ	فوائد
قبیلہ	قبائل	قاعدہ	قواعد

مجلس	مجالس	مرتبہ	مراتب
نصیحت	نصایح	مسجد	مساجد
مصیبت	مصائب	خزینہ	خزائن
قصیدہ	قصائد	وسیلہ	وسائل
دفینہ	دفائن	ظلم	مظالم
مدرسہ	مدارس	مذہب	مذاہب
خلق	خلائق	مَلِک مُلک	ملائکہ، ممالک

فعُول کے وزن پر

اصل	اصول	طائر	طیور
سطر	سطور	رسم	رسوم
حد	حدود	خط	خطوط
برج	بروج	نقل	نقول
مِلک	ملوک	نفس	نفوس
قید	قیود	عقل	عقول
حق	حقوق	بحر	بحور
امر	امور	نقش	نقوش
وجہ	وجوہ	عیب	عیوب
فن	فنون	علم	علوم

فن	فنون

اَفعِلہ کے وزن پر

دوا	ادویہ	لباس	البسہ
غذا	اغذیہ	مثال	امثلہ
زمان	ازمنہ	شراب	اشربہ

مَفاعیل کے وزن پر

مضمون	مضامین	تصنیف	تصانیف
تکلیف	تکالیف	ترکیب	تراکیب
تدبیر	تدابیر	مشہور	مشاہیر
تقریر	تقاریر	تصویر	تصاویر
شیطان	شیاطین	فرمان	فرامین
سلطان	سلاطین	تاریخ	تواریخ
تفصیل	تفاصیل	قانون	قوانین
خاتون	خواتین	خاقان	خواقین

فعلار کے وزن پر

امیر	امرار	شاعر	شعرار

وکیل	وکلاء	رفیق	رفقاء
سفیر	سفراء	حکیم	حکماء
فاضل	فضلاء	وزیر	وزراء
فقیر	فقراء	شریف	شرفاء
عاقل	عقلاء	خلیفہ	خلفاء
قدیم	قدماء	عالم	علماء

فِعَل کے وزن پر

حصّہ	حِصَص	حکمت	حِکَم
قصّہ	قِصَص	فتنہ	فِتَن
علّت	عِلَل	حیلہ	حِیَل
ملّت	مِلَل	نعمت	نِعَم

فُعّال کے وزن پر

حاکم سے	حُکّام	تاجر سے	تُجّار
جاہل	جُہّال	کافر	کُفّار
حاج	حُجّاج		

فِعال کے وزن پر

جبل	جبال	صفت	صفات
خیمہ	خِیام	رجل	رجال
بلد	بِلاد	نکتہ	نِکات
صغیر	صِغار	نقطہ	نِقاط
کبیر	کِبار	جہت	جہات

فُعَل یا فُعُل کے وزن پر

دولت	دُوَل	کتاب	کُتُب
امت	اُمَم	طریق	طُرُق
صورت	صُوَر	رسول	رُسُل

جمع الجمع

بعض اوقات جمع کی جمع بھی عبارت میں استعمال ہوتی ہے ایسے الفاظ کو جمع الجمع کہتے ہیں۔ مثلاً وجہ کی جمع وجوہ ہے اور وجوہ کی جمع وجوہات۔

جوہر	جواہر	جواہرات	رسم	رسوم	رسومات
وجہ	وجوہ	وجوہات	حادثہ	حوادث	حوادثات
خبر	اخبار	اخبارات	لازم	لوازم	لوازمات

امر	امور	امورات	فتح	فتوح	فتوحات
دوا	ادویہ	ادویات			

اسم جمع

بعض اوقات لفظ تو واحد ہے لیکن وہ جمع کے معنی دیتا ہے۔ یعنی ایک سے زیادہ کی گنتی کو ظاہر کرتا ہے۔ ایسے لفظ کو اسم جمع کہتے ہیں۔ جیسے:۔
جماعت۔ قوم۔ لشکر۔ قافلہ۔ کارواں۔ انجمن۔ طائفہ۔ انبوہ۔ خلق (لوگ) سپاہ

سوالات

۱۔ اسم نکرہ کی قسمیں بیان کرو۔
۲۔ اسم تصغیر کی تعریف کرو اور مثالیں دو۔
۳۔ اسم تصغیر بنانے کے قاعدے لکھو۔
۴۔ اسم مکبّر سے کیا مراد ہے۔ مثالوں سے واضح کرو۔ اسم مکبّر کیسے بنایا جاتا ہے۔
۵۔ اسم ظرف اور اسم صوت کی تعریف کرو۔ مثالیں بھی دو۔
۶۔ جنس کے لحاظ سے اسم کی کتنی قسمیں ہیں۔
۷۔ تذکیر و تانیث سے تم کیا سمجھتے ہو۔ مندرجہ ذیل کی تذکیر لکھو۔
۸۔ والدہ۔ بیگم۔ خوشدامن۔ ملکہ۔ مادیاں۔ ماکیاں۔ قاتلہ۔

۸۔ مندرجہ ذیل کے مونث لکھو:۔

پدر۔ برادر۔ خادم۔ بندہ۔ داماد۔ شوہر۔ پسر۔ خواجہ۔ دیو۔ باب۔ عم۔ خان۔

۹۔ فارسی میں جمع بنانے کے کون کون سے قاعدے ہیں؟

۱۰۔ مندرجہ ذیل الفاظ میں واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھو:۔

کتب۔ مدارس۔ فرائض۔ صحیفہ۔ اجسام۔ نفس۔ تقریر۔ یوم۔ جوانب۔ مُلک۔ امیر۔ عساکر۔ سلطان۔ اسان۔ لباس۔ گلرو۔ دانا۔ پسر۔ نقشہ۔

۱۱۔ اسم جمع سے کیا مراد ہے؟ چند مثالیں لکھو۔

۱۲۔ مندرجہ ذیل اسموں کی جمع الجمع لکھو:۔

جوہر۔ وجہ۔ خبر۔ فتح۔ لازم۔

۱۳۔ مندرجہ ذیل الفاظ کی جمع کیا ہے۔

درندہ۔ بندہ۔ خواجہ۔ سطر۔ کتاب۔ نسخہ۔ نکتہ۔ عورت۔ ہدایت۔ تسلیم عمل۔ مَلِک۔ مُلک۔ حُکم۔ حکمت۔ حکیم۔ حاکم۔ مُلک۔ مِلک۔

۱۴۔ جمع اور اسم جمع میں جو فرق ہے۔ اچھی طرح مثالوں کے ساتھ واضح کرو۔

اسم صفت کا بیان

اسم صفت :۔ وہ اسم ہے جس سے کسی شخص یا چیز کی کیفیت ظاہر ہو۔ اور جس شخص یا چیز کی کیفیت بیان کی جائے وہ موصوف کہلاتا ہے۔ جیسے :۔

مردِ نیک۔ اس میں "نیک" صفت ہے اور "مرد" موصوف ہے

آبِ سرد۔ اس میں "سرد" صفت ہے اور "آب" موصوف ہے۔

پہلی مثال میں "مرد کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ کیسا آدمی ہے دوسری مثال میں پانی کی کیفیت بیان کی گئی ہے۔

اسم صفت کا بیان

اسم صفت کی چار قسمیں ہیں :۔

صفت ذاتی۔ صفت عددی۔ صفت نسبتی۔ صفت اشاری۔

۱۔ صفت ذاتی :۔ وہ صفت ہے جس سے کسی چیز یا شخص کی ذاتی حالت معلوم ہو۔ جیسے :۔

انار شیریں۔ مرد پیر۔ اسپ تیز گام۔ باد تند وغیرہ۔

صفت ذاتی کے درجے

صفت ذاتی کے تین درجے ہیں:

۱۔ تفضیل نفسی :۔ وہ صفت ہے جس کا تعلق صرف موصوف سے ہو۔ یعنی صرف موصوف کی ذاتی کیفیت بیان کی گئی ہو۔ جیسے : مردِ پیر۔ لباس چرکیں ان میں صرف مرد اور لباس کی کیفیت بیان کی گئی ہے۔ کسی دوسرے کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

۲۔ تفضیل بعض :۔ صفت کا وہ درجہ ہے جس سے دو چیزوں یا شخصوں کی حالت کا مقابلہ ظاہر ہو۔ جیسے :۔

ایں مرد نیک تر است۔ آں خروس از خروس شما بزرگ تر است

نیک تر اور بزرگ تر سے ظاہر ہے کہ ایک آدمی دوسرے سے زیادہ نیک ہے اور ایک مُرغ دوسرے سے بڑا ہے۔ اس میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی جاتی ہے۔

۳۔ تفضیل کُل :۔ جب دو سے زیادہ چیزوں یا شخصوں میں کسی صفت کی بنا پر مقابلہ ہو تو ایسی ایسی صفت تفضیل کُل کہتے ہیں۔ جیسے : شیر تند ترین حیوانات است۔ اس میں شیر کو تمام حیوانات پر بلحاظ تندی فضیلت دی گئی ہے اس میں ایک کو باقی سب پر فضیلت دی جاتی ہے۔

تفضیل بعض بنانے کے لیے تفضیل نفسی کے بعد "تر" لگاتے ہیں جیسے: نیک سے نیک تر۔ بد سے بد تر۔ دراز سے دراز تر وغیرہ۔

تفضیل کل بنانے کے لیے تفضیل نفسی کے بعد "ترین" کا اضافہ کرتے ہیں جیسے: نیک سے نیک ترین۔ کوچک سے کوچک ترین وغیرہ۔

صفات کے درجے

تفضیل نفسی	تفضیل بعض	تفضیل کل
بلند	بلند تر	بلند ترین
کم	کم تر	کم ترین
بیش	بیشتر	بیشترین
مہہ	مہتر	مہترین
کہ	کہتر	کہترین
کامل	کامل تر	کامل ترین
بد	بد تر	بد ترین
خوب	خوب تر	خوب ترین
خوش	خوش تر	خوش ترین
بزرگ	بزرگ تر	بزرگ ترین

بعض اوقات خیلے۔ بسیار۔ پُر۔ بغایت۔ عجب وغیرہ لگانے سے

تفضیل بنا لیتے ہیں جیسے :- ایں مقام خیلے سرد ست۔ بسیار خوش گفتی۔ آب وہوائے سندھ بسیار گرم است۔

صفت عددی

صفت عددی وہ صفت ہے جس سے کسی چیز یا شخص کی گنتی ظاہر ہو جیسے: یک صندلی۔ اس میں "یک" صفت عددی ہے اور "صندلی" معدود ہے۔ اسی طرح پنج کتاب میں پنج عدد ہے اور کتاب معدود۔

صفت نسبتی

صفت نسبتی وہ صفت ہے جو کسی دوسری چیز کی نسبت سے پیدا ہو جیسے عربی (عرب سے نسبت رکھنے والا) ایرانی (ایران سے نسبت رکھنے والا) سپاہِ ہندی۔ کلاہِ پشاوری۔ تفنگ انگلیشی۔ ان میں ہندی۔ پشاوری اور انگلیشی صفات نسبتی ہیں کیونکہ سپاہ کی نسبت ہند کے ساتھ۔ کلاہ کی نسبت پشاور کے ساتھ اور تفنگ کی نسبت انگلینڈ کے ساتھ ہے۔

صفت نسبتی بنانے کے قاعدے

۱۔ اسم کے آخر میں یائے معروف زیادہ کی جاتی ہے جیسے: کانپور سے کانپوری۔ ہندوستان سے ہندوستانی۔ افغان سے افغانی۔

اگر اسم کے آخر میں ہائے مختفی ہو تو اُسے گرا کر یائے معروف زیادہ کی جاتی ہے جیسے بصرہ سے بصری۔ مکہ سے مکی۔ بعض اوقات یائے معروف سے پہلے واؤ لگاتے ہیں۔ جیسے لدھیانہ سے لدھیانوی۔ انبالہ سے انبالوی
۲۔ بعض اوقات یائے معروف سے پہلے ہمزہ بڑھاتے ہیں۔ جیسے: مسیحا سے مسیحائی۔ بینا سے بینائی۔ عیسیٰ سے عیسائی وغیرہ۔

صفت اشاری

صفت اشاری وہ صفت ہے جو اپنے موصوف کی طرف اشارہ کرے۔
جیسے: آں قلم۔ ایں مرد۔ اینک ببیں ترن رسیدہ است۔
ان میں آن۔ ایں اور اینک صفت اشاری ہیں۔
جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اُسے مشارٌ الیہ کہتے ہیں اوپر کی مثالوں میں قلم۔ مرد اور ترن مشارٌ الیہ ہیں۔

سوالات

۱۔ اسم صفت کی تعریف کرو۔ موصوف سے کیا مراد ہے۔ مثالوں سے واضح کرو۔
۲۔ صفت کے کتنے درجے ہیں؟ ہر ایک کی وضاحت کرو۔

۳۔ مندرجہ ذیل میں سے تفضیل نفسی۔ تفضیل بعض اور تفضیل کل چنو۔
بدتر۔ نیک۔ خوب ترین۔ مہتر۔ کہترین۔ بزرگ۔
۴۔ صفت کی کتنی قسمیں ہیں۔ مثالوں سے واضح کرو۔؟
۵۔ صفت عددی اور صفت ذاتی سے کیا مراد ہے؟
۶۔ صفت اشاری اور صفت نسبتی کی تعریف کرو اور مثالیں دو۔

فعل کا بیان

فعل :- وہ کلمہ ہے جس میں تعلق زمانہ کیساتھ کام کا کرنا، ہونا یا سہنا پایا جائے جیسے :- احمد بمدرسہ رفت۔ من طعام مے خورم۔ او امروز خواہد آمد۔

ان جملات میں رفت۔ مے خورم اور خواہد آمد تینوں فعل ہیں۔ ان سے جانے۔ کھانے اور آنے کا کام اور وقت (ماضی۔ حال۔ مستقبل) ظاہر ہے۔

زمانے کے لحاظ سے فعل کی قسمیں

زمانے کے لحاظ سے فعل کی تین قسمیں ہیں :- ماضی۔ حال۔ مستقبل۔

فعل ماضی :- وہ فعل ہے جس سے کام کا گذرے ہوئے زمانے میں ہونا یا کرنا ظاہر ہو۔ جیسے :-

او مرا دشنام داد (اس نے مجھے گالی دی) "داد" یعنی "دی" سے ظاہر ہے کہ گالی گذشتہ زمانے میں دی گئی۔

فعل حال :- وہ فعل ہے جس سے کام کا موجودہ زمانے میں ہونا یا کرنا ظاہر ہو جیسے : اشرف کتاب مے خواند (اشرف کتاب پڑھتا ہے، پڑھنے

کا کام موجودہ زمانے میں ہو رہا ہے۔

فعل مستقبل:۔ وہ فعل ہے جس سے کام کا آیندہ زمانے میں ہونا یا کرنا ظاہر ہو جیسے محمد صادق فردا خواہد آمد (محمد صادق کل آئے گا) "خواہد آمد" سے ظاہر ہے کہ کام آنے والے زمانے میں ہوگا۔

فعل کے صیغے

فعل کے چھ صیغے ہوتے ہیں۔

۱۔ صیغہ واحد غائب:۔ او۔ موہن وغیرہ (او آمد۔ موہن رفت) یعنی فاعل "او" یا "موہن" غائب ہے۔ موجود نہیں۔

۲۔ صیغہ جمع غائب: ایشاں۔ احمد و فاروق وغیرہ (ایشاں خندیدند۔ احمد و فاروق گریستند) فاعل غائب اور جمع کی صورت میں ہے۔

۳۔ صیغہ واحد حاضر: تو (تو کے رفتی؟) یعنی فاعل موجود ہے اور اس سے بات کی جا رہی ہے۔

۴۔ صیغہ جمع حاضر: شما (شما چہ می کردید) فاعل موجود ہے اور جمع کی صورت میں ہے۔

۵۔ صیغہ واحد متکلم: من (من بہ ایراں رفتم) جب فاعل خود بات کرنیوالا ہو۔

۶۔ صیغہ جمع متکلم: ما (ما در مدرس خواندیم) فاعل متکلم یعنی خود بات کرنے والا اور جمع کی صورت میں ہے۔

صیغوں کی علامت

۱۔ واحد غائب :۔ ت۔ د۔ (مصدر کا "ن" دور کرنے کے بعد صیغہ واحد غائب ماضی مطلق بن جاتا ہے۔ جیسے :۔
آمد۔ رفت)

" ہ است (ماضی قریب میں فعل کے آخر میں ہ است ہوتا ہے۔
آمدہ است۔ رفتہ است)

" ہ بود (ماضی بعید میں فعل کے آخر میں ہ بود ہوتا ہے۔ آمدہ بود، رفتہ بود)
ماضی استمراری و فعل مستقبل میں بھی فعل کے آخر میں "د" یا "ت" ہوتی ہے، جیسے می آمد، مے رفت، خواہد آمد وغیرہ فعل مستقبل میں تبدیلی صرف "خواہد" میں ہوگی۔

" ہ باشد (ماضی شکیہ میں فعل کے آخر میں "ہ باشد" ہوتا ہے جیسے آمدہ باشد۔ رفتہ باشد)
فعل حال میں بھی فعل کے آخر میں "د" ہوتی ہے جیسے می آید۔ می رود۔
فعل مضارع میں بھی فعل کے آخر میں "د" ہوتی ہے جیسے آید۔ رود)

۲ صیغہ جمع غائب : ند۔ اند۔ بودند۔ باشند (جیسے آمدند۔ آمدہ اند۔ آمدہ بودند۔ آمدہ باشند۔ آیند۔ می آیند۔ خواہند آمد)

۳۔ صیغہ واحد حاضر : ی۔ ای۔ بودی۔ باشی۔ ئی خواہی۔ (آمدی۔ آمدہ ای۔

آمدہ بودی۔ آمدہ باشی۔ آئی۔ می آئی۔ خواہی آمد

۴۔ صیغہ جمع حاضر: اید۔ ید (آمدید۔ آمدہ اید۔ آمدہ باشید۔ خواہید آمد۔ مے آمدید۔ آئید۔ مے آئید)

۵۔ صیغہ واحد متکلم: م۔ ام۔ (آمدم۔ آمدہ ام۔ آمدہ باشم۔ خواہم آمد۔ مے آئم۔ آئم۔

۶۔ صیغہ جمع متکلم: یم۔ ایم۔ (آمدیم۔ آمدہ ایم۔ آمدہ باشیم۔ خواہیم آمد۔ می آئیم۔ آئیم۔

فعل کے اقسام

فعل کے چھ اقسام ہیں۔ فعل ماضی۔ فعل حال۔ فعل مضارع۔ فعل مستقبل۔ فعل امر۔ فعل نہی۔

فعل ماضی: وہ فعل ہے جس کا تعلق گذرے ہوئے زمانے سے ہو۔ جیسے: آمد۔ رفت۔ خندیدم۔

فعل حال: — وہ فعل ہے جس کا تعلق موجودہ زمانے سے ہو جیسے: می آید۔ می رود۔

فعل مضارع: وہ فعل ہے جس میں حال اور مستقبل دونوں زمانوں میں کام کا ہونا یا کرنا پایا جائے: جیسے: آید (وہ آئے) رود (وہ جائے) یعنی وہ اب آئے یا آیندہ آئے۔ وہ اب جائے یا آیندہ جائے۔

فعل مستقبل: وہ فعل ہے جس کا تعلق آنیوالے زمانے کیساتھ ہو۔ جیسے:۔
خواہد آمد (وہ آئے گا)

فعل امر:۔ وہ فعل ہے جس میں کسی کام کے کرنیکا حکم یا ہدایت ہو۔ جیسے: کُن
کُن: کر۔ اینجا بیا (یہاں آ) آنجا برو (وہاں جا)

فعل نہی:۔ وہ فعل ہے جس میں کسی کام سے منع کیا جانا پایا جائے۔ جیسے:
مرو (نہ جا) مکن (نہ کر)

فعل ماضی کی قسمیں

فعل ماضی کی چھ قسمیں ہیں۔ ماضی مطلق۔ ماضی قریب۔ ماضی بعید۔ ماضی
شکیہ۔ ماضی استمراری۔ ماضی شرطیہ یا تمنائی۔

ماضی مطلق:۔ وہ فعل ماضی ہے جس سے گذرا ہوا زمانہ تو ظاہر ہو لیکن یہ
معلوم نہ ہو کہ تھوڑا زمانہ گذرا ہے یا زیادہ جیسے آمد، رفت۔ دویدم، افتادند وغیرہ۔

ماضی مطلق کی گردان (معروف)

(آمدن۔ رفتن۔ خفتن۔ نوشتن۔ پرسیدن مصادر سے)

صیغہ۔ واحد غائب۔ جمع غائب۔ واحد حاضر۔ جمع حاضر۔ واحد متکلم۔ جمع متکلم

آمد	آمدند	آمدی	آمدید	آمدم	آمدیم
رفت	رفتند	رفتی	رفتید	رفتم	رفتیم

خفت خفتند خفتی خفتید خفتم خفتیم
نوشت نوشتند نوشتی نوشتید نوشتم نوشتیم
پرسید پرسیدند پرسیدی پرسیدید پرسیدم پرسیدیم

ماضی مطلق بنانے کے قاعدے :۔ مصدر کی "ن" گرا کر آخری حرف کو ساکن کریں تو ماضی مطلق کا صیغہ واحد غائب بن جائے گا۔ جیسے رفتن سے رفت۔ آمدن سے آمد۔ اس کے بعد ماضی مطلق کے باقی صیغے مندرجہ ذیل علامات لگانے سے بن جاتے ہیں۔ ند۔ ی۔ ید۔ م۔ یم۔ جیسے:

آمد۔ آمدند۔ آمدی۔ آمدید۔ آمدم۔ آمدیم۔

ہدایت: بعض اوقات ماضی مطلق سے پہلے ایک زاید "ب" لگا دیتے ہیں۔ جیسے برفت۔ بخفت۔ بگفت۔

اگر ماضی مطلق کا پہلا حرف الف مقصورہ ہو تو اُسے گرا کر اس کی جگہ "ی" رکھ لیتے ہیں جیسے: افشرد سے بیفشرد۔ اندوخت سے بیندوخت۔ انداخت سے بینداخت وغیرہ۔

اگر ماضی مطلق کا پہلا حرف الف ممدودہ ہو تو "ب" کے ساتھ ایک "ی" بھی بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے آمد سے بیامد۔ آموخت سے بیاموخت۔

کبھی کبھی خاص طور پر نظم میں ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے آخر میں ایک "الف" زاید کر دیتے ہیں جیسے بگفتا۔

ماضی قریب

ماضی قریب :- وہ فعل ماضی ہے جس سے نزدیک کے گذرے ہوئے زمانے میں کام کا کرنا یا ہونا ظاہر ہو۔ جیسے :

رشید آمدہ است۔ رشید کو آئے ہوئے تھوڑی دیر ہوئی ہے۔

ماضی قریب بنانے کا قاعدہ :- ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے بعد ہائے مختفی "ہ" لگا دو۔ پھر مندرجہ ذیل علامات کا اضافہ کرو۔ است۔ اند۔ ای۔ ام۔ ایم۔ جیسے :-

آمدہ است۔ آمدہ اند۔ آمدہ ای۔ آمدہ اید۔ آمدہ ام۔ آمدہ ایم

(وہ آیا ہے) (وہ آئے ہیں) (تو آیا ہے) (تم آئے ہو) (میں آیا ہوں) (ہم آئے ہیں)

ماضی قریب کی گردان (معروف)

(گذشتن۔ خواندن۔ دویدن۔ گزیدن۔ افتادن مصادر سے)

صیغہ واحد غائب۔ جمع غائب۔ واحد حاضر جمع حاضر۔ واحد متکلم۔ جمع متکلم

گذشتہ است۔ گذشتہ اند۔ گذشتہ ای۔ گذشتہ اید۔ گذشتہ ام۔ گذشتہ ایم

خواندہ است۔ خواندہ اند۔ خواندہ ای۔ خواندہ اید۔ خواندہ ام۔ خواندہ ایم

دویدہ است۔ دویدہ اند۔ دویدہ ای۔ دویدہ اید۔ دویدہ ام۔ دویدہ ایم

گزیدہ است۔ گزیدہ اند۔ گزیدہ ای۔ گزیدہ اید۔ گزیدہ ام۔ گزیدہ ایم

افتادہ است ۔ افتادہ اند ۔ افتادہ ای ۔ افتادہ اید ۔ افتادہ ام ۔ افتادہ ایم

ماضی بعید

ماضی بعید: وہ فعل ماضی ہے جس میں دُور کے گذرے ہوئے زمانے میں کسی کام کا ہونا یا کرنا پایا جائے۔ جیسے:

شیر میش را کشتہ بود یعنی بھیڑ کو مارے کافی زمانہ گذر چکا ہے۔

ماضی بعید بنانے کا طریقہ:۔ ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے بعد ہائے مختفی "ہ" لگاؤ اور پھر مندرجہ ذیل علامات بڑھاؤ۔

بود بودند بودی بودید بودم بودیم

جیسے آمد سے آمدہ بود۔ آمدہ بودند۔ آمدہ بودی ۔ آمدہ بودید

(وہ آیا تھا) (وہ آئے تھے) (تو آیا تھا) (تم آئے تھے)

آمدہ بودم ۔ آمدہ بودیم

(میں آیا تھا) (ہم آئے تھے)

ماضی بعید کی گردان (معروف)

(دریدن ۔ داشتن ۔ خوردن ۔ نوشیدن مصادر سے)

صیغہ واحد غائب ۔ جمع غائب ۔ واحد حاضر ۔ جمع حاضر ۔ واحد متکلم ۔ جمع متکلم

دریدہ بود ۔ دریدہ بودند ۔ دریدہ بودی ۔ دریدہ بودید ۔ دریدہ بودم ۔ دریدہ بودیم

داشتہ بود۔ داشتہ بودند۔ داشتہ بودی۔ داشتہ بودید۔ داشتہ بودم۔ داشتہ بودیم
خوردہ بود۔ خوردہ بودند۔ خوردہ بودی۔ خوردہ بودید۔ خوردہ بودم۔ خوردہ بودیم
نوشیدہ بود۔ نوشیدہ بودند۔ نوشیدہ بودی۔ نوشیدہ بودید۔ نوشیدہ بودم۔ نوشیدہ بودیم

ماضی شکیہ یا احتمالی

ماضی شکیہ :۔ وہ فعل ماضی ہے جس میں گذرے ہوئے زمانے میں کام کا ہونا یا کرنا شک اور احتمال کے ساتھ پایا جائے جیسے: حمیدہ طعام خوردہ باشد (کھانا کھایا ہوگا)

ماضی شکیہ بنانے کا قاعدہ :۔ ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے آخر میں ہائے مختفی "ہ" لگانے کے بعد ذیل کی علامات بڑھاؤ۔

باشد۔ باشند۔ باشی۔ باشید۔ باشم۔ باشیم۔ جیسے :۔

کردہ باشد۔ کردہ باشند۔ کردہ باشی۔ کردہ باشید
(اسنے کیا ہوگا) (انہوں نے کیا ہوگا) (تونے کیا ہوگا) (تم نے کیا ہوگا)
کردہ باشم۔ کردہ باشیم۔
(میں نے کیا ہوگا) (ہم نے کیا ہوگا)

ماضی شکیہ یا احتمالی کی گردان (معروف)

(شکستن۔ فرستادن۔ غنودن۔ شناختن۔ بردن مصادر سے)

صیغہ واحد غائب۔ جمع غائب۔ واحد حاضر۔ جمع حاضر۔ واحد متکلم۔ جمع متکلم
شکستہ باشد۔ شکستہ باشند۔ شکستہ باشی۔ شکستہ باشید۔ شکستہ باشم۔ شکستہ باشیم
فرستادہ باشد۔ فرستادہ باشند۔ فرستادہ باشی۔ فرستادہ باشید۔ فرستادہ باشم۔ فرستادہ باشیم
غنودہ باشد۔ غنودہ باشند۔ غنودہ باشی۔ غنودہ باشید۔ غنودہ باشم۔ غنودہ باشیم
شناختہ باشد۔ شناختہ باشند۔ شناختہ باشی۔ شناختہ باشید۔ شناختہ باشم۔ شناختہ باشیم
بردہ باشد۔ بردہ باشند۔ بردہ باشی۔ بردہ باشید۔ بردہ باشم۔ بردہ باشیم

ماضی استمراری

ماضی استمراری :۔ وہ فعل ہے جس میں گذرے ہوئے زمانے میں کام کا ہونا یا کرنا ہمیشگی یا تکرار کیساتھ پایا جائے جیسے می گفت (وہ کہتا تھا یا کہا کرتا تھا)

ماضی استمراری بنانے کا قاعدہ : ماضی مطلق کے صیغوں سے پہلے می یا ہمی لگاتے ہیں۔ جیسے : می کرد (وہ کرتا تھا) ہمی کرد (وہ کر رہا تھا) می کردی (تو کرتا یا کیا کرتا تھا۔

ماضی استمراری کی گردان (معروف)

(شنیدن۔ نہادن۔ وزیدن۔ یافتن۔ گستردن مصادر سے)

صیغہ واحد غائب۔ جمع غائب۔ واحد حاضر۔ جمع حاضر۔ واحد متکلم۔ جمع متکلم

می شنید۔ می شنیدند۔ می شنیدی۔ می شنیدید۔ می شنیدم۔ می شنیدیم

می نہاد۔ می نہادند۔ می نہادی۔ می نہادید۔ می نہادم۔ می نہادیم

می وزید۔ می وزیدند۔ می وزیدی۔ می وزیدید۔ می وزیدم۔ می وزیدیم

می یافت۔ می یافتند۔ می یافتی۔ می یافتید۔ می یافتم۔ می یافتیم

می گسترد۔ می گستردند۔ می گستردی۔ می گستردید۔ می گستردم۔ می گستردیم

ماضی شرطی یا تمنائی

ماضی شرطی یا تمنائی:۔ وہ فعل ماضی ہے جس میں گذرے ہوئے زمانے میں کام کا کرنا یا ہونا تمنا یا شرط کے ساتھ پایا جائے۔ جیسے کاش کہ او زندہ بودے (کاش کہ وہ زندہ ہوتا) اگر ایشاں ایں کار کردندے (اگر وہ یہ کام کرتے) وغیرہ

ماضی شرطی یا تمنائی بنانے کا قاعدہ:۔ صیغہ واحد غائب۔ جمع غائب اور واحد متکلم بنانے کے لیے ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب۔ جمع غائب اور واحد متکلم کے بعد یائے مجہول "ے" لگاتے ہیں۔ جیسے:

آمدے (وہ آتا ہے) آمدندے (وہ آتے) آمدمے (میں آتا) باقی تین

صیغے یعنی واحد حاضر۔ جمع حاضر اور جمع متکلم ماضی استمراری کی طرح ہی بناتے ہیں۔ جیسے: می آمدی (تو آتا) مے آمدید (تم آتے) مے آمدیم (ہم آتے)

ماضی شرطی کی گردان (معروف)

(راندن۔ رسیدن۔ زدن۔ زادن اور سوختن مصادر سے)

صیغہ واحد غائب۔ جمع غائب۔ واحد حاضر۔ جمع حاضر۔ واحد متکلم۔ جمع متکلم

راندے۔ راندندے۔ می راندی۔ می راندید۔ راندمے۔ می راندیم

رسیدے۔ رسیدندے۔ می رسیدی۔ می رسیدید۔ رسیدمے۔ می رسیدیم

زدے۔ زدندے۔ می زدی۔ مے زدید۔ زدمے۔ مے زدیم

زادے۔ زادندے۔ می زادی۔ می زادید۔ زادمے۔ مے زادیم

سوختے۔ سوختندے۔ می سوختی۔ می سوختید سوختمے۔ مے سوختیم

فعل حال

فعل حال: وہ فعل ہے جس میں کام کا ہونا یا کرنا موجودہ زمانے میں پایا جائے جیسے:۔ می آید (وہ آتا ہے) ہمے رود (وہ جا رہا ہے)

فعل حال بنانے کا قاعدہ: پہلے مصدر سے مضارع بناتے ہیں اس کے بعد مضارع سے پہلے "مے" یا "ہمے" لگاتے ہیں جس سے فعل حال کا صیغہ واحد غائب بن جاتا ہے جیسے:۔ گفتن مصدر سے مضارع "گوید" ہے۔ گوید

گوید سے می گوید فعل حال صیغہ واحد غائب ہے۔ مضارع کی "د" گرا کر مندرجہ ذیل علامات لگانے سے باقی صیغے بن جاتے ہیں: د۔ند۔ی۔ید۔م۔یم۔ مثلاً

خوردن مصدر سے "خورد" مضارع ہے "خورد" کی دال گرائی تو باقی "خور" رہ گیا اس کے بعد علامات لگانے سے فعل حال کے صیغے بن جائیں گے۔

می خورد۔ می خورند۔ می خوری۔ می خورید۔ می خورم۔ می خوریم

(وہ کھاتا ہے) (وہ کھاتے ہیں) (تو کھاتا ہے) (تم کھاتے ہو) (میں کھاتا ہوں) (ہم کھاتے ہیں)

فعل حال کی گردان (معروف)

(ترسیدن۔ چشیدن۔ چیدن۔ تاختن اور دادن مصادر سے)

صیغہ واحد غائب۔	جمع غائب۔	واحد حاضر۔	جمع حاضر۔	واحد متکلم۔	جمع متکلم
می ترسد۔	می ترسند۔	می ترسی۔	می ترسید۔	می ترسم۔	می ترسیم
می چشد۔	می چشند۔	می چشی۔	می چشید۔	می چشم۔	می چشیم
می چیند۔	می چینند۔	می چینی۔	می چینید۔	می چینم۔	می چینیم
می تازد۔	می تازند۔	می تازی۔	می تازید۔	می تازم۔	می تازیم
می دہد۔	می دہند۔	می دہی۔	می دہید۔	می دہم۔	می دہیم

فعل مستقبل

فعل مستقبل:۔ وہ فعل ہے جس میں کام کا ہونا یا کرنا آنے والے زمانے میں پایا

پایا جائے۔ جیسے: خواہد پرید (وہ اُڑیگا) خواہند نوشید (وہ پئیں گے)

فعل مستقبل بنانے کا قاعدہ: ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب سے پہلے ذیل کی علامات کا اضافہ کرتے ہیں: خواہد۔ خواہند۔ خواہی۔ خواہید۔ خواہم۔ خواہیم

جیسے: خواہد گرفت۔ خواہند گرفت۔ خواہی گرفت۔ خواہید گرفت۔

(وہ پکڑے گا) (وہ پکڑیں گے) (تو پکڑے گا) (تم پکڑو گے)

خواہم گرفت۔ خواہیم گرفت

(میں پکڑونگا) (ہم پکڑیں گے)

فعل مستقبل کی گردان (معروف)

(بافتن۔ برداشتن۔ بیختن۔ پختن اور فروختن مصادر سے)

صیغہ واحد غائب۔ جمع غائب۔ واحد حاضر۔ جمع حاضر۔ واحد متکلم۔ جمع متکلم

خواہد بافت۔ خواہند بافت۔ خواہی بافت۔ خواہید بافت۔ خواہم بافت۔ خواہیم بافت

خواہد برداشت۔ خواہند برداشت۔ خواہی برداشت۔ خواہید برداشت۔ خواہم برداشت۔ خواہیم برداشت

خواہد بیخت۔ خواہند بیخت۔ خواہی بیخت۔ خواہید بیخت۔ خواہم بیخت۔ خواہیم بیخت

خواہد پخت۔ خواہند پخت۔ خواہی پخت۔ خواہید پخت۔ خواہم پخت۔ خواہیم پخت

خواہد فروخت۔ خواہند فروخت۔ خواہی فروخت۔ خواہید فروخت۔ خواہم فروخت۔ خواہیم فروخت

فعل مضارع

فعل مضارع: وہ فعل ہے جس میں کام کے موجودہ اور آئندہ دونوں زمانوں میں

ہونے یا کرنے کا احتمال ہوتا ہے۔ جیسے:

او برود (وہ چلا جائے) اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اب جائے یا آیندہ جائے دونوں مفہوم اس میں ممکن ہیں۔

البتہ ایک بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ مضارع کے آخر میں ہمیشہ دال ہوتی ہے۔ فعل مضارع کے بنانے کا کوئی خاص طریقہ نہیں ہے۔ مصدروں کی فہرست میں مضارع بھی دیئے ہوئے ہیں ان کو یاد کر لینا ضروری ہے۔ مصادر کے ساتھ جو مضارع دیئے گئے ہیں وہ صیغہ واحد غائب کی صورت میں ہیں۔ "د" دور کرنے کے بعد مندرجہ ذیل علامات لگانے سے باقی صیغے بن جاتے ہیں۔ ند۔ ی۔ ید۔ م۔ یم۔ مثلاً رفتن مصدر سے مضارع یہ ہیں: رود۔ روند۔ روی۔ روید۔ روم۔ رویم

فعل مضارع کی گردان (معروف)

(شستن۔ فرمودن۔ فرسودن۔ کشادن۔ کندن مصادر سے)

صیغہ واحد غائب۔ جمع غائب۔ واحد حاضر۔ جمع حاضر۔ واحد متکلم۔ جمع متکلم۔

شوید ۔ شویند ۔ شوئی ۔ شوئید ۔ شوئم ۔ شوئیم

فرماید ۔ فرمایند ۔ فرمائی ۔ فرمائید ۔ فرمائم ۔ فرمائیم

فرساید ۔ فرسایند ۔ فرسائی ۔ فرسائید ۔ فرسائم ۔ فرسائیم

کشاید ۔ کشایند ۔ کشائی ۔ کشائید ۔ کشائم ۔ کشائیم

کندد ۔ کندند ۔ کندی ۔ کندید ۔ کندم ۔ کندیم

فعل دعائیہ: اگر مضارع کی دال سے پہلے الف زیادہ کریں تو فعل دعائیہ ہو جاتا ہے۔ مثلاً:۔

کند سے کناد۔ رساند سے رساناد۔ بود سے بواد یا باد۔ ماند سے ماناد

فقرات:۔ عمرت دراز باد۔ خدا بر تربتِ تو رحمت رساناد۔ دشمن شما زندہ ناناد وغیرہ

فعل امر

فعل امر وہ فعل ہے جس میں ہدایت یا حکم کے معنی پائے جائیں۔ جیسے: ایں جا بنشیں۔ استاد را احترام واجب دار۔ با برادر سلوک زیبا کن۔ ان فقرات میں بنشیں۔ دار اور کن فعل امر ہیں ان میں حکم یا ہدایت دی گئی ہے کہ بیٹھ جاؤ۔ عزت کرو۔ سلوک کرو۔

اس فعل کے صرف دو صیغے ہوتے ہیں یعنی واحد حاضر اور جمع حاضر۔ کیونکہ حکم یا ہدایت صرف مخاطب سے کی جاتی ہے جو سامنے ہوتا ہے۔

فعل امر بنانے کا قاعدہ: مضارع کی دال دور کرنے سے باقی فعل امر صیغہ واحد حاضر رہ جاتا ہے البتہ دال سے پہلے حرف پر جو حرکت ہوتی ہے اسے سکون میں بدل دیا جاتا ہے۔ صیغہ واحد حاضر کے بعد "ید" لگانے سے صیغہ جمع حاضر بن جاتا ہے۔

فعل امر کی گردان (معروف)

(خوردن ۔ دیدن ۔ ساختن ۔ زیستن اور نواختن مصادر سے)

صیغہ واحد حاضر	صیغہ جمع حاضر
خور	خورید
بیں	بینید
ساز	سازید
زی	زیئید
نواز	نوازید

فعل نہی

فعل نہی وہ فعل ہے جس میں کسی کام سے منع کرنے کے معنی پائے جاتے ہیں:

مثلاً: شور مکن ۔ تیز مرد ۔ مار را مگیرید ۔ کتاب را اینجا نہ نہید ۔ ان فقرات میں مکن ۔ مرد ۔ مگیرید ۔ نہ نہید افعال نہی ہیں کیونکہ ان سب میں کسی نہ کسی کام سے روکا گیا ہے۔

فعل نہی بنانے کا قاعدہ :۔ فعل امر سے پہلے "م" یا "ن" لگاتے ہیں۔ جیسے کن سے مکن ۔ بردار سے نہ بردار ۔ خور سے نخور وغیرہ۔

فعل امر کی طرح اس کے بھی دو ہی صیغے یعنی واحد حاضر اور جمع حاضر ہیں

فعل نہی کی گردان (معروف)

(برخاستن۔ باریدن۔ پیوستن۔ لغزیدن اور گفتن مصادر سے)

صیغہ واحد حاضر	صیغہ جمع حاضر
مبرخیز	مبرخیزید
نبار	نبارید
پیوند	پیوندید
نہ لغز	نہ لغزید
مگو	مگوئید

سوالات

۱۔ فعل کے کتنے زمانے ہوتے ہیں۔ مثالوں سے واضح کرو۔

۲۔ صیغہ جمع متکلم۔ صیغہ واحد غائب اور جمع حاضر سے کیا مراد ہے؟

۳۔ صیغہ واحد حاضر۔ صیغہ واحد متکلم اور جمع غائب کے کیا معنی ہیں؟

۴۔ فعل ماضی کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں ہر ایک کی ایک مثال پیش کرو۔

۵۔ ماضی مطلق اور ماضی استمراری اور ماضی شکیہ کیسے بناتے ہیں؟

۶۔ ماضی قریب۔ ماضی بعید اور ماضی شرطی سے کیا مراد ہے ؟

۷۔ مندرجہ ذیل مصادر سے ماضی مطلق۔ ماضی بعید اور ماضی شکیہ کی گردان لکھو:۔ رفتن۔ خوردن آمدن۔ رسیدن۔

۸۔ مندرجہ ذیل مصادر سے ماضی قریب۔ ماضی استمراری اور ماضی شرطی کی گردان کرو:۔ خفتن۔ پرسیدن۔ خاستن۔ دویدن۔

۹۔ مندرجہ ذیل مصادر سے ماضی استمراری صیغہ جمع حاضر اور ماضی بعید صیغہ واحد متکلم بناؤ۔ ساختن۔ خواستن۔ دریدن۔ آسودن۔

۱۰۔ فعل حال کی تعریف کرو اور مثالیں دو

۱۱۔ فعل مضارع سے کیا مُراد ہے ؟ دو مثالیں لکھو۔

۱۲۔ فعل حال کیسے بنایا جاتا ہے اور فعل مستقبل کیسے بناؤ گے ؟۔

۱۳۔ فعل امر اور نہی کے کیا معنی ہیں ؟ مثالوں سے واضح کرو انکے بنانیکا قاعدہ لکھو۔

۱۴۔ مندرجہ ذیل مصادر سے فعلِ حال اور فعل مستقبل کی گردان کرو۔
رسیدن۔ آموختن۔ آلودن۔ رنجیدن۔

۱۵۔ مندرجہ ذیل مصادر سے فعل امر اور فعل نہی بناؤ:۔
آزمودن۔ فرسودن۔ نوشیدن۔ خندیدن۔

فعل کے اقسام (فعل لازم۔ فعل متعدی)

فعل لازم وہ فعل ہے جو صرف فاعل کو چاہتا ہو۔ مثلاً:۔

سگ در بازار می دوید۔ احمد از بام افتاد۔ رشید بر صندلی نشست
ان جملات میں مے دوید۔ افتاد۔ نشست تمام فعل لازم ہیں۔ ان فقرات میں
کوئی مفعول نہیں ہے صرف فاعل ہی کے ساتھ مطلب پوری طرح ادا ہو جاتا ہے۔
فعل متعدی :۔ وہ فعل ہے جس میں فاعل کے علاوہ مفعول کی ضرورت بھی پڑتی ہے۔
مثلاً :۔ حمیدہ نان خورد۔ من کتابے خریدم۔ اشرف درس خود بخواند۔ ان
فقروں میں خورد۔ خریدم اور بخواند ایسے افعال ہیں جن کے ساتھ مفعول
کا آنا ضروری ہے۔ مفعول کے بغیر فقرے کا مطلب پورا نہیں ہوتا۔ پہلے فقرے
میں جب تک "نان" مفعول نہ لایا جائے۔ فقرہ مکمل نہیں ہوتا۔ اسی طرح
کتاب اور درس بھی مفعول ہیں جن کے بغیر فقروں کا مفہوم پوری طرح ادا نہیں ہوتا

فعل معروف، فعل مجہول

فعل معروف وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم ہو۔ مثلاً :۔
احمد بہ دہلی رفت۔ صدیق دروغ بگفت۔ موہن بر سر زینہ استاد
ان فقرات میں احمد۔ صدیق اور موہن فاعل ہیں جنہوں نے مختلف کام
کیے ہیں۔ اس لیے رفت۔ بگفت اور استاد افعال معروف ہیں۔
فعل مجہول وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم نہ ہو مثلاً :۔
گل دیدہ شد۔ شیر کشتہ شدہ بود۔ ایں نان زود خوردہ خواہد شد۔
ان جملات میں دیدہ شد۔ کشتہ شدہ بود اور خوردہ خواہد شد ایسے فعل ہیں

جن کے فاعل معلوم نہیں۔ پہلے فقرے میں یہ معلوم نہیں کہ پھول کو کس نے دیکھا۔ دوسرے میں شیر کو مارنے والا نہیں معلوم۔ تیسرے فقرے میں یہ نہیں معلوم کہ نان یا روٹی کو کھانے والا کون ہوگا اس لیے یہ افعال مجہول ہیں۔

فعل مجہول کے استعمال کا طریقہ: اصلی فعل کے ماضی مطلق صیغہ واحد غائب کے آخر میں ہائے مختفی لگاؤ۔ اس کے بعد شدن مصدر سے مطلوبہ فعل کا صیغہ بناؤ۔ مثلاً "روٹی کھائی گئی" اس میں "کھائی گئی" ماضی مطلق مجہول صیغہ واحد غائب ہے۔ اس لیے کھانا یعنی خوردن سے ماضی مطلق واحد غائب کے آخر میں ہائے مختفی لگاؤ۔ اس سے "خوردہ" بنا۔ اس کے بعد شدن مصدر سے ماضی مطلق صیغہ واحد غائب "شد" لگادو۔ چنانچہ خوردہ شد" ماضی مطلق مجہول صیغہ واحد غائب بنا۔ اسی طرح ماضی مطلق مجہول صیغہ جمع غائب "خوردہ شدند" بن گیا۔ اب ماضی استمراری کی مثال لو۔ "روٹی کھائی جاتی تھی" پہلے خوردن سے "خوردہ" بنایا۔ اس کے بعد شدن مصدر سے ماضی استمراری کا صیغہ بنایا یعنی "مے شد" چنانچہ ماضی استمراری مجہول صیغہ واحد غائب (خوردن سے) خوردہ مے شد بنا۔

ماضی مطلق مجہول کی گردان

(کردن۔ خواندن۔ پرسیدن سے)

صیغہ واحد غائب۔ جمع غائب۔ واحد حاضر۔ جمع حاضر۔ واحد متکلم۔ جمع متکلم

کردہ شد۔ کردہ شدند۔ کردہ شدی۔ کردہ شدید۔ کردہ شدم۔ کردہ شدیم

خوانده شد۔ خوانده شدند۔ خوانده شدی۔ خواندید۔ خوانده شدم۔ خوانده شدیم
پرسیده شد۔ پرسیده شدند۔ پرسیده شدی۔ پرسیده شدید۔ پرسیده شدم۔ پرسیده شدیم

ماضی قریب مجہول کی گردان

(گرفتن۔ کشتن۔ طلبیدن سے)

صیغہ واحد غائب۔ جمع غائب۔ واحد حاضر۔ جمع حاضر۔ واحد متکلم۔ جمع متکلم
گرفتہ شدہ است۔ گرفتہ شدہ اند۔ گرفتہ شدہ ای۔ گرفتہ شدہ اید۔ گرفتہ شدہ ام۔ گرفتہ شدہ ایم
کشتہ شدہ است۔ کشتہ شدہ اند۔ کشتہ شدہ ای۔ کشتہ شدہ اید۔ کشتہ شدہ ام۔ کشتہ شدہ ایم
طلبیدہ شدہ است۔ طلبیدہ شدہ اند۔ طلبیدہ شدہ ای۔ طلبیدہ شدہ اید۔ طلبیدہ شدہ ام۔ طلبیدہ شدہ ایم

ماضی بعید مجہول کی گردان

(راندن اور زدن مصادر سے)

صیغہ واحد غائب۔ جمع غائب۔ واحد حاضر۔ جمع حاضر۔ واحد متکلم۔ جمع متکلم
راندہ شدہ بود۔ راندہ شدہ بودند۔ راندہ شدہ بودی۔ راندہ شدہ بودید۔ راندہ شدہ بودم۔ راندہ شدہ بودیم
زدہ شدہ بود۔ زدہ شدہ بودند۔ زدہ شدہ بودی۔ زدہ شدہ بودید۔ زدہ شدہ بودم۔ زدہ شدہ بودیم

ماضی استمراری مجہول کی گردان

(نوشیدن۔ چشیدن مصادر سے)

صیغہ واحد غائب۔ جمع غائب۔ واحد حاضر۔ جمع حاضر۔ واحد متکلم۔ جمع متکلم
نوشیدہ می شد۔ نوشیدہ می شدند۔ نوشیدہ می شدی۔ نوشیدہ می شدید۔ نوشیدہ می شدم۔ نوشیدہ می شدیم
چشیدہ می شد۔ چشیدہ می شدند۔ چشیدہ می شدی۔ چشیدہ می شدید۔ چشیدہ می شدم۔ چشیدہ می شدیم

ماضی شکیہ یا احتمالی مجہول کی گردان

(بردن اور ربودن سے)

بردہ شدہ باشد۔ بردہ شدہ باشند۔ بردہ شدہ باشی۔ بردہ شدہ باشید۔ بردہ شدہ باشم۔ بردہ شدہ باشیم
ربودہ شدہ باشد۔ ربودہ شدہ باشند۔ ربودہ شدہ باشی۔ ربودہ شدہ باشید۔ ربودہ شدہ باشم۔ ربودہ شدہ باشیم

ماضی شرطی یا تمنائی مجہول کی گردان

(گزیدن اور تراشیدن مصادر سے)

گزیدہ شدے۔ گزیدہ شدندے۔ گزیدہ مے شدی۔ گزیدہ مے شدید۔ گزیدہ شدمے۔ گزیدہ مے شدیم
تراشیدہ شدے۔ تراشیدہ شدندے۔ تراشیدہ مے شدی۔ تراشیدہ می شدید۔ تراشیدہ شدمے۔ تراشیدہ مے شدیم

فعل مضارع مجہول کی گردان

(افشردن اور ترسانیدن مصادر سے)

افشردہ شود۔ افشردہ شوند۔ افشردہ شوی۔ افشردہ شوید۔ افشردہ شوم۔ افشردہ شویم
ترسانیدہ شود۔ ترسانیدہ شوند۔ ترسانیدہ شوی۔ ترسانیدہ شوید۔ ترسانیدہ شوم۔ ترسانیدہ شویم

فعل حال مجہول کی گردان

(افروختن اور ساختن مصادر سے)

صیغہ واحد غائب۔ جمع غائب۔ واحد حاضر۔ جمع حاضر۔ واحد متکلم۔ جمع متکلم
افروختہ می شود۔ افروختہ می شوند۔ افروختہ می شوی۔ افروختہ می شوید۔ افروختہ می شوم۔ افروختہ می شویم
ساختہ می شود۔ ساختہ می شوند۔ ساختہ می شوی۔ ساختہ می شوید۔ ساختہ می شوم۔ ساختہ می شویم

فعل امر مجہول کی گردان

(باریدن اور پاشیدن سے)

صیغہ واحد حاضر	صیغہ جمع حاضر
باریدہ شو	باریدہ شوید
پاشیدہ شو	پاشیدہ شوید

فعل نہی مجہول کی گردان

(برداشتن اور نہفتن مصادر سے)

صیغہ واحد حاضر	صیغہ جمع حاضر
برداشتہ مشو	برداشتہ مشوید
نہفتہ نشو	نہفتہ نشوید

ہدایت :۔ فعل مجہول صرف فعل متعدی سے بن سکتا ہے۔ فعل لازم سے فعل مجہول نہیں بن سکتا۔

فعل معاون یا تائیدی

فعل معاون یا تائیدی وہ فعل ہے جو کسی دوسرے فعل کی تائید کرتا ہے اور اس کا معاون ہوتا ہے۔ مثلاً :۔

رشید ایں کار نتوانست کرد (رشید یہ کام نہ کر سکا)

احمد ایں کار نمے تواند کرد (احمد یہ کام نہیں کر سکتا)

موہن امروز آمدہ است (موہن فردا خواہد رفت۔

ممتاز آنجا رسیدہ باشد۔ چہ کردہ بودی! او کشتہ شد۔ ان افعال میں نتوانست۔ نمی تواند۔ است۔ خواہد۔ باشد۔ بودی۔ شد۔ افعال معاون ہیں یہ افعال کرد۔ آمدہ۔ رفت۔ رسیدہ اور کردہ۔ کشتہ کے معاون ہیں۔

باید۔ بائست۔ یارد۔ شاید وغیرہ بھی افعال معاون ہیں۔ جیسے :۔

باید رفت۔ بائست خواند۔ نیارد کہ آنجا رود۔ بدنیا کارے بد نشاید کرد۔

فعل تاکیدی

بعض اہل زبان اور قواعد دان "باید اور شاید" کو افعال تاکیدی قرار دیتے ہیں اور باید کہ حکم بزرگان بجا آورد۔ در حضور بزرگاں کودکاں

را زیادہ حرف نشاید زد۔ "باید اور شاید" میں تاکید پائی جاتی ہے اس لیے انہیں افعال تاکیدی کہتے ہیں۔

فعل تام۔ فعل ناقص

فعل تام وہ فعل ہے جس سے کام کا کرنا ظاہر ہو۔ اس کے ساتھ فاعل ہوتا ہے کبھی فاعل مجہول یا محذوف ہوتا ہے۔ مگر ہر حالت میں کام کرنے کا تعلق ضرور اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسے:

کریم آمد۔ احمد نان خورد۔ جراب دریدہ خواہد شد۔ ان جملوں میں آمد خورد۔ دریدہ خواہد شد افعال تام ہیں کیونکہ ہر حالت میں کوئی نہ کوئی کام کیا گیا ہے۔ پہلے جملے میں کام آنے کا۔ دوسرے میں کھانے کا اور تیسرے میں پھاڑنے کا کیا گیا ہے۔ ایسے افعال کو تام کہتے ہیں۔

فعل ناقص:۔ وہ فعل ہے جس سے کسی کام کے کرنے کا پتہ نہ لگے بلکہ کام کے ہونے کی خبر لگے یعنی فعل ناقص صرف کسی چیز یا شخص کی حالت کو ظاہر کرتا ہے کسی کام کو ظاہر نہیں کرتا۔ مثلاً:۔

محمود ہوشیار است۔ رشید حاضر نہ بود۔ او بدنام گشت۔ احمد ہوشیار شد وغیرہ۔ ان جملوں میں است۔ بود۔ گشت اور شد افعال ناقص ہیں ان سے کسی کام کا کرنا یا ہونا ظاہر نہیں بلکہ صرف کسی کی حالت کا پتہ چلتا ہے۔ ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ محمود ہوشیار ہے۔ رشید حاضر ہے۔ وہ بدنام تھا۔

احمد بیمار ہو گیا۔

است۔ ہست۔ ای۔ ی۔ اند۔ اید۔ ید۔ م۔ ایم۔ ام۔ ایم افعال ناقص کا کام دیتے ہیں۔ باشیدن۔ بودن۔ شدن۔ گشتن۔ گردیدن وغیرہ سے نکلے ہوئے افعال بھی ناقص ہیں بشرطیکہ وہ افعال معاون نہ ہوں۔

فعل معطوف

فعل معطوف وہ فعل ہے جو علاوہ فعل کے معنی کے دو جملوں کو بھی حرف عطف (واؤ) کی طرح ملاتا ہے مثلاً:۔

رشید آمدہ بر صندلی نشست۔ او نامہ بردہ بپوست خانہ خواہد رفت۔ غلام محمد کتاب را وزدیدہ بخانہ خود بردہ باشد۔

ان جملوں میں آمدہ۔ بردہ اور وزدیدہ افعال معطوف ہیں۔ پہلے جملے کا مطلب یہ ہے کہ رشید آکر کرسی پر بیٹھ گیا۔ دوسرے لفظوں میں اس کا مطلب یہ ہے کہ رشید آیا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔ یعنی آمدہ: آمد و گویا "آمدہ" دو جملوں کو ملاتا ہے اور عطف کا کام کرتا ہے اس لیے اسے فعل معطوف کہتے ہیں۔

فعل معطوف بنانے کا قاعدہ:۔ فعل ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے آخر میں ہائے مختفی (ہ) زیادہ کرتے ہیں۔ اس کی گردان نہیں ہوتی ہر فعل اور فاعل کے ساتھ اسی صورت میں استعمال ہوتا ہے۔ درحقیقت فعل معطوف کا صیغہ اور زمانہ وہی ہوتا ہے جو اس کے

بعد آنیوالے اصلی فعل کا ہو۔ پہلے جملے میں "آمدہ" کا صیغہ اور زمانہ "نشست" کے ساتھ وابستہ ہے اسی طرح "بردہ" کا صیغہ اور زمانہ وہی ہے جو خواہد رفت" کا "وزیدہ" کا تعلق "بردہ باشد" کے ساتھ ہے۔

سوالات

۱۔ فعل معروف اور مجہول میں کیا فرق ہے؟ مثالوں سے واضح کرو۔

۲۔ مندرجہ ذیل مصادر سے فعل ماضی قریب مجہول۔ ماضی شکیہ مجہول اور استمراری مجہول کی گردان کرو۔

خوردن۔ نوشتن۔ خواندن۔

۳۔ فعل مضارع مجہول کی مندرجہ ذیل مصادر سے گردان کرو۔

کشتن۔ راندن۔ بردن۔

۴۔ فعل حال مجہول کی گردان مندرجہ ذیل مصادر سے کرو:۔

ربودن۔ شکستن۔ افراختن۔

۵۔ فعل امر اور فعل نہی کی تعریف کرو۔ مثالیں دو۔

۶۔ فعل معاون اور فعل ناقص سے کیا مراد ہے۔ مثالوں کے ساتھ واضح کرو۔

۷۔ فعل تام اور فعل ناقص میں کیا فرق ہے۔

۸۔ فعل معطوف کی تعریف کرو اور وضاحت کے لیے دو جملے لکھو۔

حروف کا بیان

حروف جار

حرف جار وہ حرف ہے جو اسم سے پہلے آکر اس کے معنی کو فعل کیساتھ ملاتا ہے۔ مثلاً :۔ من در بازار ہمے رفتم۔ استاد ما بر صندلی نشستہ بود۔ احمد از اسپ فرود آمد۔ ان جملات میں در۔ بر۔ از حروف جار ہیں۔ یہ اسموں یعنی بازار۔ صندلی اور اسپ سے پہلے آکر ان کے معنی کو فعلوں کے ساتھ ملاتے ہیں جو اسم حرف جار کے بعد آتا ہے وہ مجرور کہلاتا ہے۔ چنانچہ بازار۔ صندلی اور اسپ مجرور ہیں۔

عام استعمال ہونے والے حرف جار یہ ہیں :۔

از۔ بر۔ تا۔ در۔ برائے۔ ب۔ بہ۔ اندر۔ اندروں۔ بیروں۔ پیش۔ را۔ دروں۔ پس۔ بہر۔ جانب۔ از برائے۔ از بہر وغیرہ۔

حروف عطف

حرف عطف - وہ حرف ہے جو دو اسموں یا جملوں کو ملائے۔ مثلاً:-

اول طعام خوردم و آنگاہ بمدرسہ رفتم۔ قدرے آرام کردم پس بہ بازار رفتم۔ دزد از دیدار سربازنرسید و بگریخت۔ احمد و رشید برادر اند۔

ان جملوں میں واؤ (و)۔ پس اور واؤ حروف عطف ہیں۔ پہلے جملے میں حرف عطف واؤ دو جملوں کو ملاتا ہے۔ دوسرے میں "پس" حرف عطف ہے جو دو جملوں کو ملاتا ہے۔ تیسرے میں بھی حرف عطف واؤ دو فقرات کو ملاتا ہے آخری جملہ میں حرف عطف واؤ احمد اور رشید دو اسموں کو ملاتا ہے یہ حروف عطف ہیں۔

حرف عطف سے پہلے اسم یا جملہ کو معطوف علیہ کہتے ہیں اور حرف عطف کے بعد آنیوالے اسم یا جملے کو معطوف کہتے ہیں۔

عام حروف عطف یہ ہیں: و۔ باز۔ پس۔ ہم۔ سپس۔ نیز۔ چہ۔

حروف استثنار

حرف استثنار وہ حرف ہے جو ایک لفظ یا جملے کو دوسرے لفظوں یا جملوں سے الگ کرتا ہے۔ مثلاً:-

سوائے من چندیں گناہگارے نیست۔ ہمہ طفلاں آمدند بجز زید۔ ہمہ طلبار درس مے خواندند الا محمود۔ ماسوائے حمید ہمہ بہ بازار رفتند۔

ان جملوں میں سوائے۔ بجز۔ الّا۔ ماسوا۔ حروف استثنار ہیں۔ یہ سبھی ایک چیز یا شخص کو دوسرے سے الگ کرتے ہیں۔ جس چیز کو وہ الگ کرتے ہیں اُسے مستثنیٰ کہتے ہیں اور جن چیزوں سے الگ کرتے ہیں انہیں مستثنیٰ منہ کہا جاتا ہے۔ اوپر کی مثالوں میں من۔ زید محمود اور حمید مستثنیٰ ہیں اور گناہگار۔ طفلاں، طلبار اور ہمہ مستثنیٰ منہ ہیں اور سوائے۔ بجز۔ الّا اور ماسوائے حروف استثنار ہیں۔ عام حروف استثناریہ ہیں۔

الّا۔ مگر۔ سوا۔ ماسوا۔ جز۔ بجز۔ غیر۔ بغیر۔ بدون۔ ماورا وغیرہ۔

حروف ندا

حرف ندا وہ حرف ہے جو کسی کو پکارنے کے لیے بولا جائے مثلاً:۔

بارب۔ ایں دعائے من قبول کن۔ اے پدر۔ کجا رفتہ بودی؟ کریما بخشائے برحال ما۔

ان جملوں میں یا۔ اے۔ الف حروف ندا ہیں۔ یہ رب پدر اور کریم (خدا) کو پکارنے کے لیے استعمال کئے گئے ہیں۔

جس کو پکارا جائے اسے منادےٰ کہتے ہیں۔ ان مثالوں میں رب۔ پدر اور کریم منادےٰ ہیں۔ عام حروف ندا یہ ہیں۔ یا۔ اے۔ الف۔ اے۔ آنکہ وغیرہ۔

حروف علّت

حرف علّت وہ حرف ہے جو کسی بات کا سبب ظاہر کرے۔ مثلاً

این طعام نخوردم زیراکہ بے مزہ بود۔ برادرم امروز بمدرسہ نرفت چراکہ بیمار بود۔ جامہ ہا چگونہ خرم کہ پولے ندارم۔

ان جملوں میں زیراکہ۔ چراکہ۔ کہ حروف علّت ہیں کیونکہ یہ سبب کو ظاہر کرتے ہیں۔ پہلے فقرے میں کھانا نہ کھانے کا سبب یہ تھا کہ وہ بے مزہ تھا۔ دوسرے میں سبب "بیماری" تھی۔ تیسرے میں پول یعنی روپیہ پیسہ کا نہ ہونا سبب ہے حروف علت سے پہلا جملہ معلول ہوتا ہے اور حرف علت کے بعد آنے والا جملہ علّت کہلاتا ہے۔ عام حروف علّت یہ ہیں:

زیراکہ۔ چراکہ۔ کہ۔ چونکہ۔ چوں۔ ازیں۔ بنابریں وغیرہ۔

حروف شرط

حرف شرط وہ حرف ہے جو شرط کو ظاہر کرے۔ مثلاً:۔

اگر زحمت کشی کامیاب شوی۔ چوں بعد مدتِ دراز آمدی شب اینجا بہ گذار۔ تا مرد سخن نگفتہ باشد۔ عیب و ہنرش نہفتہ باشد۔

ان جملات میں اگر۔ چوں۔ تا شرط کو ظاہر کرتے ہیں اس لیے حروف شرط ہیں۔

حرف شرط کے بعد جو عبارت آتی ہے اُسے جواب شرط کہتے ہیں۔

پہلے جملے میں "زحمت کشی" جواب شرط ہے۔ جواب شرط کے بعد کی عبارت جزا کہلاتی ہے۔ اس لیے پہلے جملے میں "کامیاب شوی" جزا ہے۔

عام حروف شرط یہ ہیں:۔

گر۔ اگر۔ چوں۔ تا۔ ار۔ چو۔ وغیرہ۔

حروف بیان

حرف بیان وہ حرف ہے جو کسی چیز کو بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
مثلاً:۔ آوردہ اند کہ سپاہ دشمن بے قیاس بود۔ ملک زادہ را شنیدم کہ کوتاہ قد و حقیر بود۔ ان مثالوں میں "کہ" حرفِ بیان ہے۔

حروف قسم

حرف قسم وہ ہے جو قسم کے معنی ظاہر کرے۔ مثلاً:۔

بخدا من ایں حرف نگفتم ؎

حقّا کہ باعقوبتِ دوزخ برابر است
رفتن بہ پائکوبیٔ ہمسایہ در بہشت

واللہ۔ اورا دشنامے ندادم۔

ان جملات میں الف (حقّا میں)۔ ب (بخدا میں) اور واللہ حروف قسم ہیں۔
"بخدا" کا مطلب ہے خدا کی قسم۔ "حقّا" کا مطلب بھی "خدا کی قسم"۔ "واللہ" کے معنی بھی "خدا کی قسم" ہیں۔ جس کی قسم کھائی جاتی ہے اُسے "مقسم بہ" کہتے ہیں۔ قسم کھا کر جو بات کہی جائے اُسے جواب قسم کہا جاتا ہے۔

پہلے جملے میں خدا۔ دوسرے میں حق۔ تیسرے میں اللہ مقسم بہ ہیں "پائکوبی

ہمسایہ در بہشت رفتن با عقوبتِ دوزخ برابر است "، "اورا دشنامے ندادم۔" اور "من ایں حرف نگفتم"، جواب قسم ہیں۔

حروف انبساط

حرف انبساط وہ حرف ہے جو خوشی کے موقعہ پر بولا جائے مثلاً:۔
پہ پہ چہ خوش رنگ قوس قزح است۔ خوشا نظارۂ دلکش خوشا تصویر میخانہ! سبحان اللہ چہ دل کشا باغے است۔ ان مثالوں میں پہ پہ۔ خوشا اور سبحان اللہ خوشی کے مقام پر بولے گئے ہیں۔ اس لیے یہ حروف انبساط ہیں۔

حروف تاسّف

حرف تاسّف وہ حرف ہے جو افسوس کے موقعہ پر بولا جائے۔ مثلاً:۔
وائے برحال ما ہندیان!۔ حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد۔ ہیہات! قدرِ تو نشناختم۔
ان جملات میں وائے۔ حیف۔ ہیہات حروف تاسّف ہیں کیونکہ یہ افسوس کے اظہار کے لیے استعمال کئے گئے ہیں۔
عام حروف تاسّف یہ ہیں:۔
وائے۔ اے وائے۔ حیف۔ ہیہات۔ آہ۔ آوخ۔ دریغا۔ وغیرہ۔

حروف ندبہ

حرف ندبہ وہ حرف ہے جو ماتم اور اظہار ماتم کے موقعہ پر بولا جاتا ہے۔
مثلاً:۔ واحسرتا۔ یار عزیزم از دیار فانی بعالم جاودانی رحلت نمود۔
واویلا۔ ایں چہ مرگِ دردانگیز است۔

درحقیقت حروف ندبہ حرف تاسف ہی میں شامل کئے جا سکتے ہیں۔
دریغا۔ ہیہات۔ وامصیبتا وغیرہ بھی حروف ندبہ ہیں۔ البتہ واحسرتا۔
واویلا۔ ہائے۔ وامصیبتا خاص حروف ندبہ ہیں باقی دونوں میں مشترک ہیں۔
جس کا ماتم کیا جائے یا جس کا رونا رویا جائے اُسے مندوب کہتے
ہیں۔ پہلے جملے میں یار عزیز مندوب ہے۔

حروف تمنّا

حرف تمنا وہ حرف ہے جو آرزو کے اظہار کے لیے بولا جاتا ہے۔
مثلاً: کاش من، اور ایک بار زندہ دیدمے۔ اے کاش در امتحان
کامیاب شدمے۔ ان مثالوں میں کاش۔ اے کاش حروف تمنا ہیں۔

حروف تعجّب

حرف تعجّب وہ حرف ہے جو تعجّب یا حیرانی کے اظہار کیلئے بولا جائے۔

مثلاً: سبحان اللہ۔ ایں عالمِ دیگر است! اللہ اللہ۔ چہ دلِ روشن داری!
بارک اللہ۔ چہ دل کش کلامے است!

ان مثالوں میں سبحان اللہ۔ اللہ اللہ اور بارک اللہ حروف تعجب ہیں۔
دیگر حروف تعجب یہ ہیں۔ تعال اللہ ماشا اللہ۔ وہ وہ۔

حروف تحسین

حرف تحسین وہ حرف ہے جو کسی کی تعریف کیلئے بولا جاتا ہے۔ مثلاً:۔
آفریں باد بریں ہمتِ مردانۂ تو۔ مرحبا صد مرحبا بر عقل دور اندیش تو۔ ہزار شاباش بر خیال مبارک شما۔

ان مثالوں میں آفرین۔ مرحبا۔ شاباش تعریف کے لیے بولے گئے ہیں اس لیے یہ حروف، حروف تحسین یا آفرین ہیں۔
دیگر حروف تحسین یہ ہیں! حبّذا۔ زہے۔ زہ زہ۔ واہ واہ۔

حروف ایجاب

حرف ایجاب وہ حرف ہے جو کسی بات کے قبول کرنے یا جواب دینے کے لیے بولا جائے۔ مثلاً: بلے آقا۔ من پارسی می دانم ؎

خلق مے گوید کہ خسرو بت پرستی میکند
آرے آرے میکنم با خلق عالم کار نیست

گفتمش اینجا میا گفتا بہ چشم۔

ان مثالوں میں بلے۔ آرے آرے۔ بہ چشم حروف ایجاب ہیں۔

حروف یقین

حرف یقین وہ حرف ہے جو یقین دلانے کے لیے بولا جائے مثلاً:۔

البتہ ایں کار خواہم کرد۔ ہر آئینہ من فردا خواہم آمد۔ ہمانا دلش سنگ خارا است۔ ان مثالوں میں البتہ۔ ہر آئینہ۔ ہمانا یقین دلانے کے لیے آئے ہیں۔ عام حروف یقین یہ ہیں:

بے شک۔ لاکلام۔ بے گمان۔ بے شبہ۔ لاریب۔ البتہ۔ ہر آئینہ۔ ہمانا۔

حروف شک

حرف شک وہ حرف ہے جو شک کے اظہار کے لیے بولا جائے۔ مثلاً:

باشد کہ باز بینم آں یار آشنا را

۲۔ مگر در خاک می جویند گم کردہ جوانی را

ان مثالوں میں باشد اور مگر بمعنی شاید شک کے لیے استعمال ہوئے ہیں۔

حروف استدراک

حرف استدراک وہ حرف ہے جو کسی بات یا چیز کی تاثیر اور شک۔

کو رد کرے اور اس کے برعکس صورت کا اظہار کرے۔ مثلاً:۔

بارہا فہمائش کردم امّا بر او ہیچ اثر نہ شد

"بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری"

ان مثالوں میں امّا۔ لیکن حروف استدراک ہیں: ولے۔ ولیک ولیکن۔ لیک۔ الا بمعنی لیکن بھی حروف استدراک ہیں۔

حروف استفہام

حرف استفہام وہ حرف ہے جو کچھ پوچھنے کے کے موقعہ پر بولا جائے۔ مثلاً: کے آمدی؟ کجا رفتی؟ درخانہ کیست؟ درنامہ چیست؟ کدام کس آمدہ بود؟ چرا نمی خوانی؟

ان مثالوں میں کے۔ کجا۔ کہ۔ چہ۔ کدام۔ چرا سوال یا پوچھنے کے لیے استعمال ہوئے ہیں۔ اس لیے حروف استفہام ہیں:

حروف استفہام کی قسمیں: استفہام استخباری استفہام اقراری استفہام انکاری۔

۱۔ استفہام استخباری: ایسا استفہام جو صرف خبر پوچھنے کے لیے ہو جیسے از کجا آمدی؟ ایں کیست؟ ایں چیست؟ حالت چگونہ است۔

۲۔ استفہام اقراری: ایسا استفہام جس سے اقرار مطلوب ہو جیسے اگر ایں حرف تو نگفتی پس کدام کس گفت؟ مگر من نگفتم کہ او دروغ گو است۔

پہلے جملہ کا مطلب یہ ہے کہ یہ بات تو نے ہی کہی ہے دوسرے کا مطلب یہ

ہے کہ وہ واقعی دروغ گو ہے۔

۳۔ استفہام انکاری: ایسا استفہام جس سے انکار مقصود ہو۔ جیسے من کے گفتہ بودم کہ ایں جا میا یعنی میں نے نہیں کہا تھا۔

حروف تشبیہ

حرف تشبیہ وہ حرف ہے جس سے کسی چیز کا وصف دوسری چیز کے وصف کی طرح ظاہر کیا جائے وہ وصف دونوں میں مشترک ہوتا ہے۔

مثلاً: ہمچو ما دیگرے نیست۔ رُخِ او چوں ماہ است او مردے فرشتہ وش است۔ زلفش مثلِ مار است۔

ان مثالوں میں ہمچو۔ چوں۔ وش۔ مثل حروف تشبیہ ہیں۔

دیگر حروف تشبیہ یہ ہیں: مانند۔ مثال۔ وار۔ آسا۔ ساں۔

حروف تردید

حرف تردید وہ حرف ہے جو دو چیزوں میں سے ایک کی نفی کرتا ہے یا کسی بات کو ردّ کرتا ہے۔ مثلاً:۔

ایں طوطی است یا زاغ۔ خواہ ایں را بگیر خواہ آں را بگیر۔ یا من راست می گویم یا تو۔

ان مثالوں میں یا اور خواہ حروف تردید ہیں۔

سوالات

۱۔ مندرجہ ذیل حروف کی تعریف کرو اور مثالیں دو:۔
حرف جار۔ حرف شرط۔ حرف عطف۔ حرف بیان۔ حرف ندا۔ حرف استثناء۔

۲۔ مندرجہ ذیل حروف کون کون سی قسم کے ہیں:۔
زیرا کہ۔ "بخدا" کی 'ب'۔ خوشا۔ حیف۔ دریغا۔ کاش۔ سبحان اللہ۔ مرحبا۔ بلے۔ البتہ۔ شاید۔ کے۔ مانند۔ یا۔

۳۔ مقسم بہ۔ جواب ندا۔ معلول اور معطوف کی مثالیں لکھو۔

۴۔ حرف استفہام کی قسمیں لکھو۔ ہر ایک کی مثال بھی دو۔

۵۔ ذیل کی عبارت میں سے اسم۔ فعل اور حرف الگ الگ کرو:۔

بلبلے برگِ گُل خوش رنگ در منقار داشت
واندراں برگ و نوا خوش نالہ ہائے زار داشت

علم نحو کا بیان

علم نحو وہ علم ہے جس میں کلمات کے باہمی تعلق و ترتیب پر بحث ہوتی ہے اور اس کا مقصد صحیح کلام ہے۔

مرکّبات ناقص

مرکّب ناقص۔ دو یا دو سے زیادہ لفظوں کا وہ مرکب ہے جس سے پوری بات سمجھ میں نہ آئے مثلاً:

دستارِ اشرف۔ چہار کس۔ ایں کتاب۔ اسپ سفید و سیاہ وغیرہ۔ دستار اشرف یعنی "اشرف کی پگڑی" سے ہمیں کچھ پتہ نہیں چلتا کہ پگڑی کا کیا بنا یا پگڑی کہاں ہے اسی طرح باقی مرکبات بھی مطلب ادا نہیں کرتے۔ ایسے مرکبات ناقص یا غیر مفید ہیں۔ اِسے کلام ناقص بھی کہتے ہیں۔ اس کے برعکس ذیل کے فقرات پورا مطلب ادا کرتے ہیں:۔

دستارِ اشرف کہنہ است۔ چہار کس اینجا آمدند۔ اسپ سفید و سیاہ در مرغزار مے چرید۔ ان مرکبات کو مرکبات تام یا کلامِ تام کہتے ہیں۔

مرکب ناقص کی قسمیں

مرکب ناقص کئی قسم کے ہیں چونکہ ان سے پوری بات سمجھ میں نہیں آتی۔ اس لیئے وہ مرکب تام یا کلام تام یا جملہ کا ایک جزو ہوتے ہیں ان قسموں کے نام یہ ہیں:۔

مرکب اضافی۔ مرکب توصیفی۔ مرکب عددی۔ مرکب امتزاجی۔ مرکب موصولی مرکب عطفی۔ مرکب جاری۔ مرکب اشاری۔ مرکب تاکیدی۔ مرکب تمیزی۔ مرکب استثنائی۔ مرکب حالی۔ مرکب بدلی۔ مرکب تفسیری۔ مرکب بیانی۔

۱۔ مرکّب اضافی

دستارِ محمود۔ ظرفِ آہن۔ آب جو۔ گوشِ ہوش۔ مارِ زلف۔ ان مرکبات ناقص میں ہم دیکھتے ہیں کہ دستار کا تعلق محمود کیساتھ۔ ظرف کا تعلق آہن کے ساتھ۔ پانی کا تعلق جُو کے ساتھ۔ گوش کا لگاؤ ہوش کے ساتھ اور مار کا لگاؤ زلف کیساتھ ہے۔ اس لگاؤ کو اضافت کہتے ہیں اور یہ کسرہ یا ہمزہ یا یائے کیساتھ ظاہر کیا جاتا ہے۔ جس چیز کا تعلق ظاہر کیا جاتا ہے اُسے مضاف کہتے ہیں اور جس چیز کے ساتھ لگاؤ ہوتا ہے اُسے مضاف الیہ کہتے ہیں۔

مضاف پہلے آتا ہے اور مضاف الیہ بعد میں۔ اضافت کی کسرہ یا زیر

مضاف کے آخری حرف کے نیچے آتی ہے۔

مندرجہ بالا مثالوں میں دستار۔ ظرف۔ آب۔ گوش۔ بار مضاف ہیں۔ اور محمود۔ آہن۔ جو۔ ہوش۔ زلف مضاف الیہ ہیں۔

مضاف اور مضاف الیہ سے جو مرکّب بنتا ہے اُسے مرکّب اضافی کہتے ہیں۔

اضافت کی کئی قسمیں

اضافت تملیکی: وہ اضافت ہے جس میں مضاف الیہ مالک اور مضاف مملوک ہو۔ جیسے: کتابِ رشید۔ شترِ حسین۔ دستار محمود۔ گربۂ خادم۔ ان تمام مرکباتِ اضافی میں مضاف الیہ مالک ہیں اور مضاف مملوک۔ کتاب کا مالک رشید ہے۔ اونٹ کا مالک حسین ہے۔ پگڑی کا مالک محمود اور بلّی کا مالک رشید۔ ایسی اضافت کو اضافت تملیکی کہتے ہیں۔

اضافت توضیحی: جب مضاف الیہ مضاف کی وضاحت کرے یعنی مضاف الیہ ان افراد میں سے ایک ہوتا ہے جس کی نمایندگی مضاف کرتا ہے یعنی مضاف ایک جماعت ہے اور مضاف الیہ ایک فرد جماعت میں سے۔ ایسی اضافت کو اضافت توضیحی کہتے ہیں۔ مثلاً:

درختِ انار۔ شہرِ دہلی۔ دریائے چناب۔ ملکِ ایران۔ ان مثالوں میں "درخت" تمام قسم کے درختوں کے لیے بولا جاتا ہے۔ لیکن جب انار کے ساتھ اس کا تعلق ہوا تو اس کی وضاحت ہو گئی۔ اسی طرح اسم شہر

تمام شہروں کی نمائندگی کرتا ہے یعنی اس کا اطلاق ہر شہر پر ہوتا ہے۔ لیکن دہلی کے ساتھ اس کا تعلق ہونے سے یہ صرف ایک شہر رہ گیا۔

اضافت تخصیصی: ایسی اضافت کو جس سے مضاف، مضاف الیہ سے مل کر خصوصیت حاصل کرے۔ اضافت تخصیصی کہتے ہیں۔ اضافت توضیحی میں مضاف اور مضاف الیہ کی جنس ایک ہوتی ہے۔ اضافت تخصیصی میں مضاف، مضاف الیہ کی جنس سے نہیں ہوتا۔ مثلاً:

برگِ درخت۔ دخترِ استاد۔ رخسارِ احمد۔

ان مثالوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ مضاف اور مضاف الیہ کا تعلق نوکر اور مالک کا تعلق نہیں ہے بلکہ درخت کے ساتھ وابستہ ہو کر برگ کو ایک خصوصیت حاصل ہو گئی۔ اسی طرح دختر اور اُستاد میں اضافت تملیکی نہیں ہے بلکہ اُستاد کے ساتھ مل کر دختر کو خصوصیت حاصل ہو گئی ہے۔

اضافت ظرفی: جب مرکب اضافی میں مضاف ظرف ہو اور مضاف الیہ مظروف ہو یا مضاف مظروف ہو اور مضاف الیہ ظرف ہو تو اس کی اضافت کو اضافت ظرفی کہتے ہیں:۔

مثلاً: آبِ دریا۔ جامِ شراب۔ ریگِ صحرا۔ گلہائے باغ وغیرہ۔ ان مثالوں میں آب مظروف ہے اور دریا ظرف۔ جام ظرف ہے اور شراب مظروف ریگ مظروف ہے اور صحرا ظرف۔ گلہا مظروف اور باغ ظرف ہے۔

اضافت ابنی: جب کسی مرکب اضافی میں مضاف بیٹا ہو اور مضاف الیہ

باپ یا ماں ہو تو اس اضافت کو اضافت ابنی کہتے ہیں۔ مثلاً:

رستمِ زال۔ عیسیٰ مریم۔ موسیٰ عمران

ان مثالوں میں رستمِ زال کا بیٹا۔ عیسیٰ مریم کا بیٹا اور موسیٰ عمران کا بیٹا ہے۔

اضافت تشبیہی: جس مرکب اضافی میں مرکب اور مضاف الیہ میں مشابہت کا تعلق ہو یعنی وہ ایک دوسرے کے مانند ہوں تو اس اضافت کو اضافتِ تشبیہی کہتے ہیں۔ مثلاً:

کمان ابرو۔ نرگسِ چشم۔ مار زلف۔ تیر مژگان۔

ان مثالوں میں ابرو کو کمان کے ساتھ۔ چشم کو نرگس کے پھول کے ساتھ۔ زلف کو مار یعنی سانپ کے ساتھ اور مژگان (پلک کے بال) کو تیر کے ساتھ مشابہت ہے۔ شکل و شباہت میں وہ ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں اس لیئے ان مرکبات میں جو اضافت ہے وہ اضافت تشبیہی ہے۔

اضافت استعارہ: جب مرکب اضافی میں مضاف الیہ کوئی کیفیت یا صفت ہو جسے انسان فرض کر لیا جائے یعنی شخصا لیا جائے اور مضاف اس کے لوازمات میں سے ہو تو ایسی اضافت کو اضافت استعارہ کہتے ہیں۔

مثلاً:۔ ناخنِ تدبیر۔ دستِ حسرت۔ روئے ندامت گوش ہوش۔ پائے خیال۔

ان مثالوں میں تدبیر۔ حسرت۔ ندامت۔ ہوش اور خیال کو شخصا کر ان کے لوازمات ناخن۔ دست۔ روئے۔ گوش اور پائے کا ذکر کیا گیا

ہے۔ "تدبیر کا ناخن" کا در حقیقت مطلب ہے تدبیر کرنے والے کا ناخن "دست حسرت" سے مراد ہے حسرت زدہ انسان کا ہاتھ وغیرہ۔

اضافت تشبیہی اور اضافت استعارہ میں یہ فرق ہے کہ اضافت تشبیہی میں مضاف اور مضاف الیہ میں ایک گونہ مشابہت ہوتی ہے مگر اضافتِ استعارہ میں باہمی مشابہت نہیں ہوتی۔

اضافت بہ ادنیٰ تعلق: جس اضافت سے مضاف اور مضاف الیہ میں معمولی سا تعلق ظاہر ہو اُسے اضافت بہ ادنیٰ تعلق کہتے ہیں۔

مثلاً: شہرِ ما۔ محلۂ انصاریان۔ کوچۂ یار۔ ملکِ من۔

ان مرکبات میں ہم دیکھتے ہیں کہ "شہرِ ما" میں ہمارا تعلق شہر کے ساتھ تھوڑا سا ہے۔ ہم شہر کے مالک نہیں ہیں۔ اِسی طرح محلۂ انصاریان میں اضافت مالک اور ملکیت کا تعلق ظاہر نہیں کرتی بلکہ عام معمولی تعلق کو بیان کرتی ہے۔

اضافت بیانی: جب مرکب اضافی میں مضاف، مضاف الیہ سے بنا ہو تو ایسی اضافت کو اضافت بیانی کہتے ہیں۔

مثلاً: انگشتریٔ زر۔ قمیضِ دیبا۔ ساعتِ نقرہ۔ دیوارِ سنگ۔ ان مثالوں سے ظاہر ہے کہ انگوٹھی سونے سے۔ قمیض دیبا (بردکیڈ ریشمی کپڑا) سے۔ گھڑی چاندی سے اور دیوار پتھر سے بنی ہے۔

۲۔ مرکب توصیفی

مرکب توصیفی: وہ مرکّب ناقص ہے جب دو اسموں میں صفت اور موصوف کا تعلّق ہو۔

مثلاً: برادرِ کلاں۔ اسپِ سُرخ۔ دیوارِ بلند۔ حاکمِ ظالم۔

ان مثالوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ کلاں۔ سُرخ۔ بُلند۔ ظالم۔ صفت ہیں اور برادر۔ اسپ۔ دیوار۔ حاکم **موصوف** ہیں جن کی صفت بیان کی گئی ہے۔ مرکّب توصیفی میں موصوف پہلے آتا ہے اور صفت بعد میں۔

مرکب توصیفی اور مرکب اضافی میں فرق: مرکّب توصیفی کا ترجمہ اُردو میں کیا جائے تو کا۔ کے۔ کی۔ کی ضرورت نہیں پڑتی۔

مثلاً: برادرِ کلاں۔ بڑا بھائی۔ مگر مرکّب اضافی میں کا۔ کے کی آتی ہیں۔ جیسے برادرِ موہن۔ موہن کا بھائی۔ تیرِ نظر۔ نظر کا تیر۔

۳۔ مرکب عددی

مرکّب عددی: وہ مرکب ناقص ہے جب دو اسموں میں عدد یا گنتی کا تعلّق ہو۔ یعنی ایک عدد اور دوسرا معدود (جس کی گنتی کی جائے)

مثلاً: پنج کتاب۔ ہفت اقلیم۔ چہار سیب۔ نہ فلک۔

اِن مثالوں میں پنج۔ ہفت۔ چہار۔ نہ عدد ہیں اور کتاب۔ اقلیم۔ سیب

فلک معدود ہیں۔

ہدایت: مرکب عددی میں معدود جمع کی صورت میں نہیں آتا خواہ عدد ایک سے زیادہ ہی کیوں نہ ہو جیسے: شش شاگرد۔ چھ شاگرد۔ شش شاگرداں غلط ہے۔

۴۔ مرکب امتزاجی

مرکب امتزاجی: جب کسی مرکب ناقص میں ایسے اجزا مل جائیں جن کا آپس میں کوئی تعلق نہیں ہوتا لیکن باہم مل کر کسی شخص۔ چیز۔ جگہ کا نام بن جائیں تو ایسے مرکب کو مرکب امتزاجی کہتے ہیں۔

مثلاً: الہ آباد۔ رام لال۔ عدم آباد۔ تاج محل، ان مثالوں میں الہ اور آباد دو اسم ہیں اور ایک مرکب کے جزو ہیں۔ ان کا آپس میں کوئی تعلق نہیں لیکن دونوں مل کر ایک شہر کا نام بناتے ہیں۔ اسی طرح رام لال۔ عدم آباد۔ تاج محل مرکب امتزاجی ہیں۔

۵۔ مرکب عطفی

مرکب عطفی: وہ مرکب ناقص ہے جو ان دو اسموں سے ترتیب پاتا ہے جو واؤ عاطفہ سے ملے ہوتے ہیں۔

مثلاً: شب و روز۔ ایاز و محمود۔ قلم و دوات۔

ان مثالوں میں شب و روز وغیرہ واؤ عطف سے ملے ہوئے ہیں۔

پہلے اسم کو معطوف علیہ اور دوسرے کو معطوف کہتے ہیں۔ پس مرکّب عطفی معطوف علیہ، معطوف اور واوِ عطف سے ترتیب پاتا ہے۔

۶۔ مرکب جاری

مرکب جاری: وہ مرکب ناقص ہے جو حرفِ جار اور اسم مجرور سے ترتیب پاتا ہے۔

مثلاً: در خانہ۔ بر آسماں۔ از دہلی۔ تا شملہ۔

ان مثالوں میں در۔ بر۔ از۔ تا حروف جار ہیں اور اسم خانہ۔ آسمان دہلی اور شملہ مجرور ہیں۔

۷۔ مرکب اشاری

مرکب اشاری: وہ مرکّب ناقص ہے جس میں اشارہ اور مشارٌ الیہ پائے جائیں۔

مثلاً: ایں میز۔ آں صندلی۔

ان مثالوں میں "ایں" اور "آں" اسم اشارہ ہیں اور "میز" اور "صندلی" مشارٌ الیہ ہیں کیونکہ ان کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

ہدایت: مشارٌ الیہ اگر جمع بھی ہو تو بھی اسم اشارہ واحد کی صورت ہی میں آئے گا۔

مثلاً: ایں طفلاں۔ آں مرداں۔

۸۔ مرکب موصولی

مرکب موصولی وہ مرکب ناقص ہے جو صلہ اور موصول سے ترتیب پاتا ہے۔
مثلاً: ہر کہ آمد عمارتِ نو ساخت۔ آناں کہ غنی تراند محتاج تراند ہر چہ داری بمن دہ۔ ان مثالوں میں ہر کہ آمد، آنانکہ غنی تراند۔ ہر چہ داری مرکب موصولی ہیں۔ ان میں ہر کہ۔ آنانکہ۔ ہر چہ اسم موصول ہیں۔ ان میں غنی تراند۔ داری صلہ ہیں۔ موصول اور صلہ مل کر مرکب موصولی بن گیا ہے۔ پہلے دو مرکب موصولی فاعل ہیں باقی عبارت کے یعنی عمارتِ نو ساخت اور محتاج تراند کے فاعل ہیں۔ تیسری مثال میں مرکب موصولی مفعول ہے۔
"بمن دہ" کا "دہ" فعل "با" فاعل ہے۔

۹۔ مرکب تاکیدی

مرکب تاکیدی وہ مرکب ناقص ہے جو تاکید اور مؤکد سے ترتیب پاتا ہے۔
مثلاً: من خود رفتہ بودم۔ ایشاں ہمگناں آمدہ بودند۔ حرف شما سراپا لغو است۔ احمد و محمود ہر دو حاضر بودند۔

ان مثالوں میں خود۔ ہمگناں۔ سراپا۔ ہر دو حروف تاکید ہیں جو، من۔ ایشاں حرف شما۔ احمد و محمود کی تاکید کیلئے آئے ہیں جس کی تاکید کیجائے اسے مؤکد کہتے ہیں اس لیے من خود۔ ایشاں ہمگناں۔ حرف شما سراپا۔ احمد و محمود ہر دو مرکبات تاکیدی

ہیں۔ عام حروف تاکیدی یہ ہیں:۔

سراسر۔ ہمہ۔ تمام۔ سرتاپا۔ سراپا۔ سربسر۔ یکسر۔ ہردو۔ ہرچہار۔ ہمگناں خود۔ خودتاں، البتہ وغیرہ:

۱۰۔ مرکّب تمیزی

مرکّب تمیزی: وہ مرکب ناقص ہے جو تمیز اور ممیز سے ترتیب پاتا ہے۔

مثلاً: دوسیر آرد۔ چہار زنجیر فیل۔ دو راس اسپ۔ شش جلد شاہنامہ۔ دو من گندم۔ سہ نفر سرباز۔

ان مثالوں میں دوسیر۔ چہار زنجیر۔ دو راس۔ شش جلد۔ دو من۔ سہ نفر صرف تعداد یا مقدار کو ظاہر کرتے ہیں مگر یہ پتہ نہیں چلتا کہ تعداد یا مقدار کس چیز کی ہے پس جو الفاظ صرف تعداد یا مقدار کو ظاہر کریں وہ ممیز ہیں اور جس چیز کی تعداد یا مقدار ظاہر کریں وہ تمیز کہلاتی ہے دونوں کا مجموعہ مرکب تمیزی ہوگا۔

اوپر کی مثالوں میں آرد۔ فیل۔ اسپ۔ شاہنامہ۔ گندم۔ سرباز تمیز ہیں اور ان سے پہلے آنے والے الفاظ ممیز ہیں۔

مرکب عددی اور مرکب تمیزی میں فرق یہ ہے مرکب عددی میں صفت عددی کیساتھ کوئی لفظ معدود سے پہلے نہیں ہوتا مگر مرکب تمیزی میں عدد اور معدود کے درمیان ایک اور لفظ ہوتا ہے، اگر "چہار فیل" کہا جائے تو یہ مرکب عددی ہوگا اگر "چہار زنجیر فیل" کہا جائے تو یہ مرکب تمیزی ہے۔

۱۱۔ مرکّب استثنائی

مرکّب استثنائی: وہ مرکب ناقص ہے جو مستثنیٰ، حرف استثنا اور مستثنیٰ منہ سے مل کر بنتا ہے۔

مثلاً: ہمہ طفلاں بجز احمد درس بخواندند۔ ہمہ حاضر بودند الّا رشید۔ ان جملوں میں بجز اور الّا حروف استثنا ہیں۔ "بجز" احمد کو باقی لڑکوں سے الگ کرتا ہے الّا بھی رشید کو باقی سب سے جدا کرتا ہے۔

جس کو جدا کیا جائے وہ مستثنیٰ ہے اور جس سے جدا کیا جائے اُسے مستثنیٰ منہ کہتے ہیں گویا اوپر کے جملوں میں احمد اور رشید مستثنیٰ ہیں اور ہمہ طفلاں اور ہمہ مستثنیٰ منہ ہیں اس لیے "ہمہ طفلاں بجز احمد" اور "ہمہ الّا رشید" مرکبات استثنائی ہیں۔

۱۲۔ مرکّب حالی

مرکب حالی: وہ مرکب ناقص ہے جو حال اور ذوالحال سے مل کر بنتا ہے۔

مثلاً: محمود را گریاں دیدم۔ روباہ افتاں وخیزاں می رفت۔ ان جملوں میں "گریاں" محمود کی حالت بیان کرتا ہے اور "افتاں وخیزاں" روباہ کی حالت کو ظاہر کرتا ہے اس لیے "گریاں" حال ہے اور محمود "ذوالحال" یعنی وہ اسم ہے جس کی حالت بیان کی جائے، اسی طرح "افتاں وخیزاں" حال ہے اور روباہ ذوالحال

ہے۔ لہذا حال اور ذوالحال مل کر مرکب حالی بناتے ہیں۔ چنانچہ "محمود گریاں" اور "روباہ افتاں وخیزاں" دونوں مرکب حالی ہیں اور جملے کا جزو ہیں۔ پہلا مرکّب "دیدم" کا مفعول ہے اور دوسرا مرکب "مے رفت" کا فاعل ہے۔

۱۳۔ مرکب بدلی

مرکّب بدلی: وہ مرکب ناقص ہے جو بدل اور مبدل منہ سے ملکر ترتیب پاتا ہے۔ مثلاً رشید برادر شما امروز بنیاد عباس صفوی شاہ ایران ہمعصر اکبر بود۔

ان جملوں میں "رشید" اور "عباس صفوی" مبدّل منہ ہیں اور "برادر شما" اور "شاہ ایران" بدل ہیں۔ دونوں ایک ہی شخص کیلئے استعمال ہوئے ہیں۔ رشید اور برادر شما سے ایک ہی شخص مراد ہے۔ مگر "برادر شما" سے رشید کی وضاحت ہوگئی ہے۔ اسی طرح شاہ ایران سے واضح ہوگیا ہے کہ کون سا عباس صفوی ہے۔ گویا دو لفظ ایک ہی شخص کے لیے استعمال کیے گئے اور ان میں ایک دوسرے کی وضاحت کرتا ہے پس "رشید برادر شما" اور "عباس صفوی شاہ ایران" مرکب بدلی ہیں۔

۱۴۔ مرکب تفسیری

مرکّب تفسیری: وہ مرکب ناقص ہے جو تفسیر اور مفسر سے ترتیب پاتا ہے مثلاً: ایں کتاب یعنی گلستان سعدی ہنوز نخواندہ ام۔

اس جملے میں گلستاں میں سعدی کے الفاظ کتاب کی تفسیر کے لیے آئے ہیں۔ جس چیز کی تفسیر کی جائے اُسے مفسّر کہتے ہیں۔ تفسیر اور مفسر ملکر مرکب تفسیری بناتے ہیں اوپر کی مثال میں "این کتاب" مفسر ہے اور "گلستانِ سعدی" تفسیر ہے اور یہ مرکّب تفسیری مفعول ہے۔ "بخواندہ ام" کا۔

مرکب بدلی میں بھی "بدل" وضاحت کے لیے آتا ہے اور مرکب تفسیری میں بھی تفسیر وضاحت کے لیے آتی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ "یعنی" حرف تفسیر اگر وضاحت کے الفاظ سے پہلے آئے تو مرکّب تفسیری بن جاتا ہے۔ اگر حرف تفسیر نہ ہو تو مرکب بدلی ہوگا۔

۱۵۔ مرکّب بیانی

کبھی ایک شخص کے دو نام ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں پچھلا نام پہلے کی وضاحت کرتا ہے۔ مثلاً:

ناظم الدین خاں ناظم یار جنگ۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ۔ ڈاکٹر محمد اقبال اقبال۔ اسد اللہ خاں غالب۔

ناظم الدین خاں کہنے سے پتہ نہیں چلتا کہ وہ صاحب کون ہیں کیونکہ اس نام کے کئی اور بھی ہیں مگر "ناظم یار جنگ" نے اس کی پوری پوری وضاحت کردی۔ اسی طرح خلیل اللہ نے حضرت ابراہیم کی وضاحت کردی اور اقبال نے محمد اقبال کی اور غالب نے اسد اللہ خاں کی۔

ایسے کلمات جو کسی اسم کی وضاحت کریں یعنی خطاب تخلص وغیرہ ان کو عطف بیان کہتے ہیں اور جن ناموں کی وضاحت کی جائے انہیں مبیّن کہتے ہیں۔ عطف بیان اور مبیّن مل کر مرکّب بیانی بناتے ہیں۔ ناظم الدین خاں۔ محمد اقبال۔ حضرت ابراہیم۔ اسد اللہ خاں تمام مبیّن ہیں اور ناظم یار جنگ۔ اقبال خلیل اللہ اور غالب عطف بیان ہیں۔ ناظم الدین خاں ناظم یار جنگ۔ ڈاکٹر محمد اقبال اقبال۔ ابراہیم خلیل اللہ اور اسد اللہ خاں غالب تمام مرکبات بیانی ہیں۔

سوالات

۱۔ مرکّب ناقص اور مرکب تام میں کیا فرق ہے۔ مثالوں سے واضح کرو۔

۲۔ الفاظ ذیل کے ساتھ اور لفظ ملا کر مرکب اضافی اور مرکب توصیفی بناؤ۔
اسپ۔ کتاب۔ زر۔ شاہ۔ گردن

۳۔ مرکّب توصیفی اور مرکّب اضافی میں کیا فرق ہے۔

۴۔ مندرجہ ذیل مرکّبات کس قسم کے ہیں۔
حسین آباد۔ عالم تاب۔ دور اس گاؤ۔ ہمہ طفلان بجز رشید۔ کتاب من۔ چہار طفل۔ شہر ما۔ آب جو دست جیرت۔ احمد برادر شما۔ منشی تلوک چند محروم۔ من خود۔ ایں کتاب۔ در خانہ سوہن و موہن۔ شتر تند۔

۵۔ مرکب عددی اور مرکب تمیزی میں کیا فرق ہے۔

۶۔ مرکّب موصولی۔ مرکّب اشاری۔ مرکّب بیانی۔ مرکب بدلی اور مرکّب حالی کی مثالیں لکھو۔

۷۔ مندرجہ ذیل مرکباتِ ناقص کن کن اجزا سے مرکّب ہیں؟
مرکّب اضافی۔ مرکّب جاری۔ مرکّب عطفی۔ مرکّب تاکیدی۔ مرکّب اشاری۔ مرکّب موصولی۔

۸۔ صلہ۔ ممیّز۔ موکّد۔ مبدل منہ۔ موصوف اور معدود کی مثالیں لکھو۔

۹۔ مرکّب تفسیری اور مرکّب بدلی میں کیا فرق ہے؟ مثالوں سے واضح کرو۔

۱۰۔ حال اور ذوالحال سے کیا مراد ہے؟ ان کی ترکیب سے کون سا مرکّب بنتا ہے؟ مثال سے واضح کرو۔

۱۱۔ اضافت تخصیصی اور اضافت توضیحی میں کیا فرق ہے؟

۱۲۔ اضافتِ استعارہ اور اضافت تشبیہ میں فرق کو واضح کرو۔

۱۳۔ اضافت ظرفی اور اضافت بیانی کی تعریف کرو۔ مثالیں بھی دو۔

مرکّب تام یا جملہ

الفاظ کا وہ مجموعہ جس سے پورا پورا مطلب ادا ہو جملہ کہلاتا ہے۔ جیسے:
رشید بخانۂ خود رفت۔ احمد برادرِ من است۔

جملہ اسمیہ: جملہ اسمیہ وہ جملہ ہے جس میں فعل ناقص ہوتا ہے یعنی کام کا کرنا یا ہونا نہیں پایا جاتا بلکہ صرف کسی کی حالت یا کیفیت کا بیان ہوتا ہے۔ جیسے:
احمد ہوشیار است۔ اس میں احمد کے بارے میں کچھ بتایا گیا ہے یعنی وہ ہوشیار ہے اس سے ہمیں صرف یہ خبر ملتی ہے کہ احمد کیسا شخص ہے۔ احمد نے کوئی کام نہیں کیا۔ جملہ اسمیہ میں جو کچھ کسی کے بارے میں کہا جاتا ہے اُسے خبر کہتے ہیں اور جس کے بارے میں کہا جاتا ہے اُسے مبتدا کہا جاتا ہے اور فعل ناقص کو حرف ربط بھی کہتے ہیں اگر خبر کے ساتھ کسی اور لفظ کا تعلق ہو تو اُسے متعلق خبر کہتے ہیں اس جملے میں احمد "مبتدا" ہے۔ ہوشیار "خبر" ہے اور است "فعل ناقص"، احمد بسیار ہوشیار است۔ اس میں بسیار متعلق خبر ہے۔

افعال ناقص یہ ہیں جو ذیل کے مصدروں سے نکلتے ہیں۔
شدن۔ گشتن (بمعنی شدن)۔ گردیدن۔ بودن۔ ماندن۔ باشیدن۔ بودن سے بود۔ بودی وغیرہ نکلتے ہیں۔ ہستن سے ہست۔ ہستی وغیرہ اور است۔ اند۔ ای۔ اید۔ ام۔ ایم بھی نکلتے ہیں۔

جملہ فعلیہ: وہ جملہ ہے جسمیں فعل تام ہوتا ہے یعنی کام کا کرنا ہونا یا سہنا پایا جاتا ہے

جیسے: رشید بخانہ خود رفت۔ سوہن اینجا بیامد

پہلے جملے میں رشید نے "جانے" کا کام کیا۔ دوسرے جملے میں سوہن نے "آنے" کا کام کیا۔ کام کرنیوالے کو فاعل کہتے ہیں جس پر کوئی کام واقع ہو اُسے مفعول کہتے ہیں۔ کام کو فعل کہتے ہیں۔ کام کے بارے میں جو کچھ کہا جائے یعنی کام کہاں ہوا۔ کیسے ہوا۔ اس کو متعلق فعل کہتے ہیں۔

مثلاً: احمد در خانہ نان بخورد

احمد فاعل ہے۔ نان مفعول ہے۔ بخورد فعل ہے اور در خانہ متعلق فعل ہے۔

جملہ خبریہ: اگر جملے میں صرف کسی چیز کی خبر پائی جائے تو اُسے جملہ خبریہ کہتے ہیں۔ مثلاً:

من بمدرسہ رفتم۔ ایشاں دروغ گواند۔ ثمر از شجر بر زمین افتاد۔

جملہ انشائیہ: اگر جملے میں خبر نہ ہو بلکہ تعجب۔ تمنا۔ دعا۔ حکم۔ ممانعت۔ شرط وغیرہ کا مفہوم ہو تو ایسے جملے کو جملہ انشائیہ کہتے ہیں

مثلاً: کاش او زندہ بودے۔ عمرت دراز باد! اگر زحمت کشی کامیاب شوی۔ ایں کار مکن۔ بزرگاں را حکم بجا آور۔

ترکیب نحوی

ترکیب نحوی سے مراد یہ ہے کہ جملے کے اجزا کو الگ الگ کر کے بتایا جائے کہ قواعد کی رُو سے وہ کیا ہیں اور ان کا آپس میں کیا تعلق ہے اور وہ جملے میں کس غرض اور کام سے استعمال ہوئے ہیں اور جملہ کس قسم کا ہے۔

ہدایات: (۱) ترکیب نحوی سے پہلے جو الفاظ (خاص کر نظم میں) ترتیب کے خلاف یعنی آگے پیچھے ہیں۔ انہیں با ترتیب کر لینا چاہیئے مثلاً:

ہمہ آہوان صحرا سر خود نہادہ برکف۔

یہاں برکف بے ترتیب ہے۔ اس مصرعہ کو پہلے نثر میں یوں لکھنا چاہیئے:

"ہمہ آہوان صحرا سر خود برکف نہادہ"

۲۔ عبارت میں جو لفظ محذوف ہوں ترکیب نحوی سے پہلے انہیں موقع مناسب پر عبارت میں شامل کر لو مثلاً:

تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است۔

اس مصرعہ میں معتقد کے بعد "ہستی" محذوف ہے یعنی تو معتقد ہستی۔

۳۔ ترکیب نحوی میں فعل کے متعلق یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ فعل کس قسم کا ہے اور کون سا صیغہ ہے۔ فعل کو صرف فعل لکھ دینا کافی ہے۔

۴۔ اگر فعل کیساتھ ضمیر متصل فاعلی ہو اور فاعل مذکور نہ ہو تو ایسے فعل کو "فعل با فاعل" لکھ دو۔ مثلاً امروز از دہلی آمدہ ام۔ یہاں ضمیر فاعلی "من" محذوف ہے یہ "آمدہ ام" میں شامل ہے۔ آمدہ ام کا مطلب ہے "من آمدہ ام"

۵۔ اگر جملہ فعلیہ ہے تو پہلے فعل بتاؤ پھر فاعل پھر مفعول اور پھر متعلقات فعل۔

۶۔ اگر جملہ اسمیہ ہو تو پہلے فعل ناقص بتاؤ پھر مبتدا پھر خبر اور پھر متعلقات خبر (اگر ہوں)

۷۔ اگر جملے کا کوئی لفظ مرکب ناقص ہے تو اس کے اجزا کے نام بتاؤ۔ پھر یہ بتاؤ کہ مرکب ناقص کے اجزا مل کر فاعل ہیں یا مفعول یا متعلق فعل۔ جملہ اسمیہ کی صورت میں اگر مرکب ناقص ہو تو اس کے اجزا کا نام لکھو اور بتاؤ کہ یہ مل کر مبتدا ہیں یا خبر یا متعلق خبر۔ مثلاً: برادرانِ محمود دستار سبز خریدند۔ اس کی ترکیب نحوی کرتے وقت "برادرنِ محمود" کو صرف فاعل لکھنا کافی نہیں بلکہ یوں لکھنا چاہیئے:

برادران . . . . مضاف

محمود . . . . مضاف الیہ۔ دونوں مل کر فاعل۔

اسی طرح دستار سبز کو صرف مفعول لکھ دینا کافی نہیں بلکہ اس کے اجزا الگ کر کے یوں لکھو:

دستار . . . . . موصوف

سبز . . . . . صفت۔ دونوں مل کر مفعول۔

۸۔ صفت کی قسم لکھنا ضروری نہیں۔ اگر اضافت ہو تو اس کی قسم بھی بتانا ضروری نہیں۔ صرف مرکبات ناقص کے اجزا کو ہی لکھنا پڑتا ہے۔

۹۔ اگر مفعول ایک سے زیادہ ہوں تو دوسرے کو مفعول ثانی اور تیسرے کو مفعول ثالث لکھو۔

جملہ اسمیہ کی ترکیب نحوی

۱۔ محمود غیر حاضر است

- است ..... فعل ناقص
- محمود ..... مبتدا
- غیر حاضر ..... خبر

جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

۲۔ برادر محمود حاضر نہ بود

- نہ بود ..... فعل ناقص
- برادر ... مضاف
- محمود ... مضاف الیہ
- (برادر محمود) مبتدا
- حاضر ..... خبر

جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

۳۔ دیوانہ بکار خویش ہوشیار

نثر: دیوانہ بہ کار خویش ہوشیار باشد

- باشد (محذوف) ... فعل ناقص
- دیوانہ ..... مبتدا
- ہوشیار ..... خبر
- بہ ..... حرف جار
- کار ... مضاف
- خویش ... مضاف الیہ
- (کار خویش) مجرور
- (بہ کار خویش) متعلق خبر

جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

۴۔ درویش و غنی بندۂ ایں خاک درند۔

- جملہ اسمیہ خبریہ
  - اند ... فعل ناقص
  - مبتدا
    - درویش ... معطوف علیہ
    - و ... حرف عطف
    - غنی ... معطوف
  - خبر
    - بندہ ... مضاف
    - مضاف الیہ
      - ایں ... حرف اشارہ
      - مضاف الیہ
        - خاک ... مضاف
        - در ... مضاف الیہ

۵۔ راستی موجب رضائے خدا است۔

- جملہ اسمیہ خبریہ
  - است ... فعل ناقص
  - راستی ... مبتدا
  - خبر
    - موجب ... مضاف
    - مضاف الیہ
      - رضا ... مضاف
      - خدا ... مضاف الیہ

۶۔ عمرت دراز باد۔

- جملہ اسمیہ انشائیہ
  - باد ... فعل ناقص
  - مبتدا
    - عمر ... مضاف
    - ت ... مضاف الیہ
  - دراز ... خبر

۷۔ این ثمر خام بسیار تلخ است۔

جملہ اسمیہ خبریہ
- است ... فعل ناقص
- مبتدا
  - این ... اشارہ
  - ثمر ... موصوف } مشارٌ الیہ
  - خام ... صفت
- تلخ ... خبر
- بسیار ... متعلق خبر

۸۔ کاشکے مادرم زندہ بودے۔

جملہ اسمیہ انشائیہ
- بودے ... فعل ناقص
- مبتدا
  - مادر ... مضاف
  - م ... مضاف الیہ
- زندہ ... خبر
- کاشکے (حرف تمنّا) ... متعلق خبر

جملہ فعلیہ کی ترکیب نحوی

۱۔ امروز برادرِ اسلم بیرون شہر رفتہ است۔

جملہ فعلیہ خبریہ
- رفتہ است ... فعل
- فاعل
  - برادر ... مضاف
  - اسلم ... مضاف الیہ
- امروز ... متعلق فعل

بیرون ..... حرف جار } متعلق فعل
شہر ..... مجرور

۲۔ خواہر بزرگ رشید از دہلی نیامدہ است۔

نیامدہ است ..... فعل
خواہر ..... موصوف } مضاف } فاعل
بزرگ ..... صفت
رشید ..... مضاف الیہ
از ..... حرف جار } متعلق فعل
دہلی ..... مجرور
جملہ فعلیہ خبریہ

۳۔ اشرف ہمیشہ انگشتری طلا در انگشت خود مے اندازد

مے اندازد ..... فعل
اشرف ..... فاعل
انگشتری ..... مضاف } مفعول
طلا ..... مضاف الیہ
ہمیشہ ..... متعلق فعل
در ..... حرف جار } متعلق فعل
انگشت ..... مضاف } مجرور
خود ..... مضاف الیہ
جملہ فعلیہ خبریہ

۴۔ ع یکے قطرہ باراں ز ابرے چکید

جملہ فعلیہ خبریہ:
- چکید .. .. فعل
- فاعل:
  - یکے .. .. عدد
  - معدود:
    - قطرہ ..... مضاف
    - باراں ... مضاف الیہ
- متعلق فعل:
  - ز ..... جرف جار
  - ابرے .. .. مجرور

۵۔ از بازار شیر گرم بیار

جملہ فعلیہ انشائیہ:
- بیار .... فعل با فاعل
- مفعول:
  - شیر .. .. .. موصوف
  - گرم .. .. .. صفت
- متعلق فعل:
  - از .. .. .. حرف جار
  - بازار .. .. مجرور

۶۔ مرا اے کاشکے مادر نہ زادے۔

نثر: اے کاشکے مادر مرا نہ زادے۔

جملہ فعلیہ انشائیہ:
- نہ زادے .. .. .. فعل
- مادر .. .. فاعل
- مرا .. .. مفعول
- اے کاشکے (حرف تمنا) .. .. متعلق فعل

۷۔ کار امروز بہ فردا مفگن

جملہ فعلیہ انشائیہ
- فعل با فاعل: مفگن
- مفعول
  - مضاف: کار
  - مضاف الیہ: امروز
- متعلق فعل
  - حرف جار: بہ
  - مجرور: فردا

۸۔ کریما بہ بخشائے بر حال ما

جملہ فعلیہ انشائیہ
- فعل با فاعل: بہ بخشائے
- متعلق فعل
  - حرف جار: بر
  - مجرور
    - مضاف: حال
    - مضاف الیہ: ما
- متعلق فعل
  - حرف ندا: ا (اے)
  - منادا: کریم

۹۔ دریں جنگ برادرانِ محمود کشتہ شدند

جملہ فعلیہ خبریہ
- فعل مجہول: کشتہ شدند
- مفعول قائمقام فاعل
  - مضاف: برادران
  - مضاف الیہ: محمود
- متعلق فعل
  - حرف جار: در
  - مجرور
    - حرف اشارہ: ایں
    - مشار الیہ: جنگ

۱۰۔ یک من آرد از بازار آوردہ شد۔

جملہ فعلیہ خبریہ
- آوردہ شد ... فعل مجہول
- مفعول قائمقام فاعل
  - یک ..... عدد
  - من ..... معدود } ممیز
  - آرد ..... تمیز
- متعلق فعل
  - از ..... حرف جار
  - بازار ..... مجرور

۱۱۔ از کلکتہ کے آمدی۔

جملہ فعلیہ انشائیہ
- آمدی ... فعل با فاعل
- متعلق فعل
  - از ... حرف جار
  - کلکتہ ... مجرور
- کے (حرف استفہام) ..... متعلق فعل

عام فارسی ضرب الامثال

ا

۱۔ آسمان کا تھوکا منہ پر۔	از ماست کہ بر ماست۔
۲۔ آم کے آم گٹھلیوں کے دام	ہم خرما و ہم ثواب
۳۔ اندھا بانٹے شیرینی مڑ مڑ اپنوں کو دے	اوّل خویش بعد درویش

۴۔ آنکھ سکھ کلیجے ٹھنڈ	چشم ما روشن دل ما شاد
۵۔ آنا اپنے بس جانا پرائے بس	آمدن با ارادت رفتن با اجازت۔
۶۔ آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل	از دیدہ دور از دل دور
۷۔ آج کا کام کل پر نہ ڈال	کار امروز بفردا مگذار
۸۔ آپ موئے جگ پرلو جان ہے تو جہان ہے۔	خود مُرد جہاں مُرد
۹۔ اوکھلی میں دیا سر۔ دھمکیوں کا کیا ڈر۔	ہر چہ باد باد ما کشتی در آب انداختیم
۱۰۔ اپنا کیا اپنے آگے۔ جیسی کرنی ویسی بھرنی	کردنی خویش آمدنی پیش۔
۱۱۔ اپنی کرتوت کا کیا علاج	خود کردہ را علاج نیست
۱۲۔ ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے	کند ہم جنس با ہم جنس پرواز
۱۳۔ اپنا اپنا پرایا پرایا	جگر جگر است دگر دگر است
۱۴۔ ایک دن مہمان دو دن مہمان تیسرے دن بلائے جان	مہمان عزیز است اما تا سہ روز
۱۵۔ ایک چپ سو سکھ	ہزار جواب یک خاموشی
۱۶۔ آزمائے کو آزمانا حماقت ہے	آزمودن را آزمودن جہل است

ب

۱۔ بھاگتے چور کی لنگوٹی سہی	از خرس موئے بس است

۲۔ بلّی کو چھیچھڑوں کے خواب	تشنہ در خواب مے بیند آب
۳۔ بُرا بیٹا اور کھوٹا پیسہ وقت پر کام آتا ہے۔	داشتہ آید بہ کار گرچہ باشد زہر مار۔
۴۔ عقلمند کے لیئے اشارہ کافی ہے	عاقل را اشارہ کافی است
۵۔ بندہ جوڑے پلی پلی رام لنڈھاوے کپّا۔	تدبیر کند بندہ تقدیر زند خندہ

پ

۱۔ پوچھتے پوچھتے دلی پہنچ جاتے ہیں	جوینده یابنده
۲۔ پاپی کا مال پراپت جائے۔ ڈنڈ پڑے یا چور لے جائے۔	مال حرام بود بجائے حرام رفت
۳۔ پیٹ نہ پڑی روٹی۔ ہر بات کھوٹی۔	اوّل طعام بعد کلام

ت

۱۔ تدبیر کے پر جلتے ہیں تقدیر کے آگے	تدبیر کنده بنده تقدیر زند خنده
۲۔ تم سمجھو یا ہم سمجھیں	حساب دوستان در دل
۳۔ تھوتھا چنا باجے گھنا	از طبل تہی بانگ بلند مے آید
۴۔ توبہ ہی بھلی	پناہ بخدا باید جست

ج

۱۔ جس ہانڈی میں کھانا اسی میں چھید کرنا	نمک خوردن و نمک دان شکستن
۲۔ جتنی چادر دیکھو اتنے ہی پاؤں پسارو	جامہ بہ اندازۂ تن باید دوخت
۳۔ جیسا دیس ویسا بھیس	ہر ملکے و ہر رسمے
۴۔ جھوٹ کے پیر کہاں	دروغ گورا حافظہ نہ باشد۔
۵۔ جو دوسروں کے لیئے گڑھا کھودتا ہے خود اس میں جا گرتا ہے۔	چاہ کن را چاہ در پیش
۶۔ جس کی لاٹھی اس کی بھینس	دست زور بالا
۷۔ جس کا کام اُسی کو ساجے	ہر مردے و ہر کارے۔
۸۔ غرور کا سر نیچا	تکبر عزازیل را خوار کرد۔
۹۔ جہاں پھول وہاں کانٹا	ہر گلے را خار باشد ہمنشیں
۱۰۔ جھوٹ پروان نہیں چڑھتا	دروغ را فروغ نہ باشد

چ ح خ

۱۔ چراغ تلے اندھیرا	خود میاں فضیحت دیگراں را نصیحت۔
۲۔ چوروں کے کپڑے لاٹھیوں کے گز۔	مالِ مفت دلِ بے رحم
۳۔ چار دن کی چاندنی پھر اندھیری رات	ہر کمالے را زوالے

۴۔ خدا شکر خورے کو شکر دیتا ہے	ہر درد را درمانے
۵۔ تقدیر کا لکھا کون مٹائے	مرضی مولےٰ از ہمہ اولےٰ
۶۔ خلقت کی زبان خدا کا نقارہ	زبان خلق نقارۂ خدا۔
۷۔ خدا گنجے کو ناخن نہ دے	خر را خدا شاخ ندہد

ر و ط

۱۔ دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا	ازیں جا درماندہ و ازاں جا راندہ
۲۔ دور کے ڈھول سہانے	آواز دہل از دور خوش است۔
۳۔ دیوار کے بھی کان ہوتے ہیں	دیوار ہم گوش دارد
۴۔ دل کو دل سے راہ ہے	دل را بدل راہ است
۵۔ دوست وہ جو وقت پر کام آئے۔	دوست آں باشد کہ گیرد دست دوست۔ در پریشان حالی و در ماندگی
۶۔ دودھ کا جلا چھاچھ کو پھونک پھونک کر پیتا ہے۔	مار گزیدہ از ریسماں مے ترسد
۷۔ دیکھنے اور سننے میں فرق ہے۔	شنیدہ کے بود مانند دیدہ

ر

۱۔ رسی جل گئی پر بل نہ گیا	ریسماں سوخت ولے کجی نرفت
۲۔ روپے کی ڈھال ٹال دے وبال	واکن کیسۂ بخو ہریہ

س۔ش۔ص۔ط

۱۔ سانپ کا کاٹا رسی سے ڈرتا ہے	مار گزیدہ از ریسماں مے ترسد
۲۔ سانپ کا بچہ سپولیا	نباشد مار را بچہ بجز مار
۳۔ سانچ کو آنچ نہیں	راستی موجب رضائے خدا است
۴۔ سب کے ساتھ دکھ بھی سکھ ہوتا ہے	مرگ انبوہ جشنے دارد
۵۔ شکل مومناں کرتوت کافراں	شیخ صورت۔ شیطان سیرت
۶۔ صبر کرنا داناؤں کا کام ہوتا ہے	ہر کرا صبر نیست حکمت نیست
۷۔ طویلے کی بلا بندر کے سر	بلائے طویلہ بسر میموں

ع۔ تاگ

۱۔ عقل کا اندھا گانٹھ کا پورا	دیوانہ بکار خویش ہوشیار
۲۔ قضا کے آگے پیش نہیں جاتی	چوں قضا آید طبیب ابلہ شود۔
۳۔ کہاں راجہ بھوج کہاں گنگو تیلی	چہ نسبت خاک را با عالم پاک
۴۔ ہنسائے کا نام نہیں رلائے کا نام	نیکی برباد گناہ لازم
۵۔ کھری مزدوری چوکھا کام	کہ مزدور خوش دل کند کار بیش
۶۔ کچھ دال میں کالا ہے	سلام روستائی بے غرض نیست
۷۔ کوؤں کے کوسے ڈھور نہیں مرتے	آواز سگاں کم نکند رزق گدا را۔

۸۔ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں	وقت از دست رفتہ باز نیاید
۹۔ منہ سے نکلی بات پرائی	تیر از کمان جستہ باز نیامد

ل م

۱۔ لڑائی میں مٹھائی نہیں بٹتی	در جنگ حلوائے نخشند
۲۔ موت سے پہلے دہائی	قبل از مرگ واویلا
۳۔ مفلسی میں آٹا گیلا	داغ بالائے دوغ
۴۔ میٹھا بول موتی رول	زبان شیریں ملک گیری

ن

۱۔ ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا	خوئے بد را بہانہ بسیار
۲۔ نادان کی دوستی جی کا جنجال	دشمن دانا بہ از دوست ناداں
۳۔ ناشکرے آدمی سے شکر گذار کتا اچھا۔	سگ حق شناس بہ از مردم ناسپاس۔

و ہ

۱۔ ولی کو ولی پہچانتا ہے۔	ولی را ولی مے شناسد
۲۔ ہانڈی میں سے ایک چاول دیکھتے ہیں۔	مشتے نمونہ از خروارے۔
۳۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا	عیاں را چہ بیاں

۴۔ ہر روز حلوا کھانے کو نہیں ملتا
۵۔ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات
۶۔ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور۔

ہر روز عید نیست کہ حلوا خورد کسے
سالے کہ نکوست از بہارش پیداست
گندم نمودن و جو فروختن

ی

۱۔ یار کی یاری سے غرض اس کے عیبوں سے کیا واسطہ
۲۔ یہ منہ اور مسور کی دال
۳۔ یہاں کا باوا آدم ہی نرالا ہے

دیدۂ دوست عیب بیں نہ بود
حلوا خوردن را روئے باید
ایں زمیں را آسمانے دیگر است

عام فارسی محاورات

ا

۱۔ آب آب شدن ۔ شرمندہ ہونا
۲۔ آب بدہاں آمدن ۔ منہ میں پانی بھر آنا
۳۔ آواز نشستن ۔ گلا بیٹھ جانا
۴۔ از خاطر بردن ۔ بھول جانا
۵۔ از چشم افتادن ۔ نظر سے گرنا۔ عزت کھونا
۶۔ ابرو کشیدن ۔ تیوری چڑھانا
۷۔ از قول برگشتن ۔ زبان سے پھر جانا

ب

۱۔ بکار خوردن ۔ کام آنا
۲۔ برباد نہادن ۔ تباہ کرنا
۳۔ بہ مرافعہ کشیدن ۔ نالش کرنا

پ

۱۔ پشت دادن ۔ مدد کرنا
۲۔ پشت دست خائیدن ۔ افسوس کرنا
۳۔ پہلو زدن ۔ برابری کرنا

ت

۱۔ تن در دادن ۔ راضی ہونا
۲۔ تماشہ کردن ۔ دیکھنا
۳۔ تنگ در بر گرفتن ۔ خوب بغل میں دبانا

ج

۱۔ جگر داشتن ۔ تاب وطاقت رکھنا
۲۔ جامہ عوض کردن ۔ لباس بدلنا
۳۔ جامہ در نیل کشیدن ۔ ماتمی لباس پہننا

چ

۱۔ چشم رسیدن ۔ نظر لگنا
۲۔ چشم براہ شدن ۔ انتظار کرنا
۳۔ چشمک زدن ۔ آنکھ مارنا

خ

۱۔ خیال بستن ۔ منصوبے باندھنا
۲۔ خودداری کردن ۔ ضبط کرنا
۳۔ خوں گریستن ۔ زار زار رونا
۴۔ خوش آمدن ۔ پسند آنا ۔ اچھا لگنا

د

۱۔ دامن فشاندن ۔ غرور کرنا
۲۔ دامن چیدن ۔ کنارہ کرنا
۳۔ دست دادن ۔ میسّر ہونا
۴۔ دم بستن ۔ چپ ہونا
۵۔ دود بر آوردن ۔ خراب وبرباد کرنا
۶۔ دریغ داشتن ۔ دینے سے جھجکنا
۷۔ دوست داشتن ۔ عزیز جاننا ۔ محبت کرنا

ر

۱۔ رخت بستن ۔ سفر کرنا
۲۔ رم کردن ۔ بھاگ جانا
۳۔ روباہی کردن ۔ دھوکا دینا

۴۔ رگ خفتن ۔ سست و کاہل ہونا

ز

۱۔ زانو زدن ۔ ادب سے بیٹھنا
۲۔ زہرہ باختن ۔ دل چھوڑنا ہمت ہارنا
۳۔ زن گرفتن ۔ شادی کرنا
۴۔ زبان دادن ۔ وعدہ کرنا
۵۔ زحمت کشیدن ۔ تکلیف اٹھانا

س

۱۔ سکندری خوردن ۔ ٹھوکر کھانا
۲۔ سپر انداختن ۔ ہتھیار ڈالدینا
۳۔ سپری شدن ۔ تمام ہونا
۴۔ سر آمدن ۔ ختم ہونا
۵۔ سر زدن ۔ ظاہر ہونا

ش

۱۔ شیشہ بر سر بازار شکستن ۔ راز فاش ہونا
۲۔ شلیک کردن ۔ توپ داغنا
۳۔ شلوق پلوق بودن کار ۔ کام کا بگڑنا

ص

۱۔ صحبت کردن ۔ بات چیت کرنا
۲۔ صاحب فراش بودن ۔ بیماری کے سبب چارپائی سے نہ اٹھنا۔

ط

۱۔ طرف شدن ۔ مقابل ہونا
۲۔ طرف گرفتن ۔ حمایت کرنا
۳۔ طشت از بام ۔ راز فاش ہونا افتادن
۴۔ طرح انداختن ۔ بنیاد رکھنا

ع

۱۔ عازم شدن ۔ روانہ سفر ہونا
۲۔ عذر آوردن ۔ بہانہ گھڑنا معافی چاہنا
۳۔ عنان دادن ۔ دوڑانا
۴۔ عکس انداختن ۔ فوٹو لینا

غ

۱۔ غرچہ کردن ۔ دانت پیسنا
۲۔ غوطہ زدن ۔ ڈبکی لگانا
۳۔ غش کردن ۔ غش کھانا

ف

۱۔ فرد کش شدن ۔ اترنا۔ ٹھہرنا
۲۔ فراہم نمودن ۔ جمع کرنا۔ حاصل کرنا

ق

۱۔ قافیہ تنگ شدن ۔ عاجز و مجبور ہونا
۲۔ قمار باختن ۔ جوا کھیلنا
۳۔ قلم دادن ۔ ظاہر کرنا
۴۔ قلم در کشیدن ۔ کاٹ دینا
۵۔ قیمت شکستن قیمت کا گر جانا

ک

۱۔ کار بستن ۔ عمل کرنا
۲۔ کلاہ گوشہ شکستن ۔ فخر کرنا
۳۔ کمر بستن ۔ آمادہ ہونا
۴۔ کمر کشادن ۔ ترک کرنا

گ

۱۔ گرفتن خاطر ۔ رنجیدہ ہونا
۲۔ گرد بر آوردن ۔ پائمال کرنا۔ برباد کرنا
۳۔ گوش دادن ۔ سننا
۴۔ گردن زدن ۔ گردن اڑا دینا
۵۔ گول زدن ۔ دھوکا دینا
۶۔ گردن کشیدن ۔ اطاعت سے منہ موڑنا
۷۔ گلولہ انداختن ۔ گولی چلانا
۸۔ گوئے بردن ۔ سبقت لے جانا

ل

۱۔ لنگر انداختن ۔ قیام کرنا
۲۔ لابہ گری کردن ۔ خوشامد کرنا
۳۔ لخت کردن ۔ لوٹنا

م

۱۔ معلق زدن ۔ قلابازی لگانا
۲۔ متغیر شدن ۔ خفا ہونا
۳۔ میل داشتن ۔ خواہش رکھنا

۴۔ میل در چشم کشیدن ۔ اندھا کرنا

۲۔ وام گرفتن ۔ اُدھار لینا

ن

۱۔ نزول کردن ۔ اُترنا
۲۔ نشر کردن ۔ شایع کرنا
۳۔ ناخوش بودن ۔ بیمار ہونا
۴۔ نعل در آتش بودن ۔ بیقرار ہونا
۵۔ نقل کردن ۔ مقام تبدیل کرنا
۶۔ نشان دادن ۔ پتہ دینا ۔ ظاہر کرنا

ہ

۱۔ ہبہ کردن ۔ بخش دینا
۲۔ ہم چشمی کردن ۔ برابری کرنا
۳۔ ہجوم کردن ۔ لوگوں کا ٹوٹ پڑنا

و

۱۔ وانمودن ۔ ظاہر کرنا

ی

۱۔ یاد دادن ۔ سکھانا

لغات عامہ

جانور

الو ۔ بوم ۔ چغد
بطخ ۔ بط
بگلا ۔ بوتیمار
بلبل ۔ عندلیب
چڑیا ۔ گنجشک
مرغی کا بچہ ۔ چوزہ

چمگادڑ ۔ شپرہ
چونچ ۔ منقار
چکور ۔ کبک
چیل ۔ زغن
طوطا ۔ طوطی
مرغ ۔ خروس
مرغی ۔ ماکیاں

فاختہ ۔ قمری
کبوتر ۔ حمام
کوا ۔ زاغ ۔ کلاغ
کونج ۔ کلنگ
گدھ ۔ کرگس
مور ۔ طاؤس
مینا ۔ شارک

چوپائے درندے وغیرہ

اونٹ	شتر	بلّی	گربہ	بچھڑا	گوسالہ
اونٹنی	ناقہ	بندر	بوزنہ۔ میموں	بھیڑ	میش
بکری	بز۔ گوسفند	بارہ سنگا	گوزن	بھیڑ کا بچہ	برّہ
بکری کا بچہ	بزغالہ	ٹٹو	یابو۔ الاغ	ریچھ	خرس
بھینس	گاومیش	چیتا	پلنگ	سور	خنزیر۔ خوک
بھیڑیا	گرگ	خچر	استر	سینگ	شاخ
کتا	سگ	کھر	سم	گدھا	خر
گھوڑا	اسپ	گیدڑ	شغال	گینڈا	کرگدن
گھوڑی	مادیان	لومڑی	روباہ	ہاتھی	فیل
سونڈ	خرطوم	ہرن	آہو	لنگور	میموں

آبی جانور و حشرات الارض

بھڑ	زنبور	ٹڈی	ملخ	چھپکلی	چلپا
بچھو	عقرب	جگنو	کرمک شب تاب	چیونٹی	مور
پسو	کیک	چھچھوندر	کورموش	ریشم کا کیڑا	پیلہ
سانپ	مار	کچھوا	سنگ پشت	کالا سانپ	افعی
کھٹمل	ساس	کنکھجورا	ہزارپا	کیکڑا	خرچنگ
گلہری	موشک	چوہا	موش	کیڑے مکوڑے	حشرات الارض
مچھلی	ماہی	مکڑی	عنکبوت	گرگٹ	حربا
مینڈک	خوک	مکھی	مگس	مگرمچھ	نہنگ
				مچھر	پشہ

اناج۔ درخت وغیرہ

السی ـــــ کتان	بیج ـــــ تخم	جڑ ـــــ بُن۔ بیخ	
آم ـــــ انبہ	پتا ـــــ برگ	جوار ـــــ زرت	
آک ـــــ مدار	پودا ـــــ نہال	چاول ـــــ برنج	
باجرا ـــــ جاورس	پھل ـــــ ثمر۔ بار	چنا ـــــ نخود	
بانس ـــــ نے	تل ـــــ کنجد	چندن ـــــ صندل	
دھان ـــــ شالی	رائی ـــــ خردل	چینا ـــــ ارزن	
سن ـــــ کتان	کیکر ـــــ مغیلاں	کیلا ـــــ موز	
کپاس ـــــ پنبہ	گنا ـــــ نیشکر	کھجور ـــــ نخل خرما	
گیہوں ـــــ گندم	مکی ـــــ زرت کلاں	مسور ـــــ عدس	
مہندی ـــــ حنا	ناریل ـــــ نارجیل	دیار ـــــ دیودار	

سبزیات، میوہ جات وغیرہ

آم ـــــ انبہ	آلو ـــــ سیب زمینی	بیر ـــــ کنار
آڑو ـــــ شفتالو	انگور ـــــ رز۔ عنب	بینگن ـــــ بادنجاں
اخروٹ ـــــ جوز	انگوری بیل ـــــ تاک	پالک ـــــ اسفاناخ
املی ـــــ تمر ہندی	کھجور ـــــ خرما	کھٹا ـــــ ترنج
نارنگی ـــــ نارنج	میتھی ـــــ شنبلہ	گاجر ـــــ گزر
نیبو ـــــ لیموں۔ ترنج	ترکھیرا ـــــ خیار	مولی ـــــ ترب
		پھانک ـــــ قاش

اعضائے جسمانی و متعلقات

آنکھ ـــــ چشم
آنکھ کی پلک ـــــ مژہ
آنکھ کی پتلی ـــــ مردمک چشم
آنسو ـــــ اشک
پسلی ـــــ استخوان پہلو
پسینہ ـــــ عرق۔ خوئے
پیشاب ـــــ قارورہ۔ شاشہ
تالو ـــــ کام
ٹخنہ ـــــ شتالنگ۔ کعب
چوتڑ ـــــ سرین
کان ـــــ گوش
کنپٹی ـــــ شقیقہ
کہنی ـــــ آرنج
کلائی ـــــ ساعد
نارڑی ـــــ نبض
ہاتھ ـــــ دست

انگلی ـــــ انگشت
انگوٹھا ـــــ انگشت سر
انگوٹھے کیساتھ کی انگلی۔ انگشت شہادت
انتڑی ـــــ روده
پٹھے ـــــ اعصاب
پاؤں ـــــ پا
پاخانہ ـــــ براز۔ فضلہ
تل ـــــ خال
ٹھوڑی ـــــ زنخداں
ڈاڑھی ـــــ ریش۔ محاسن
کان کی لو یا نرمہ۔ بناگوش
کھوپری ـــــ کاسۂ سر۔ کلۂ سر
کھال ـــــ پوست
گال ـــــ رخسار۔ عارض
مونچھ ـــــ بروت۔ سبیل
ہڈی ـــــ استخواں

ایڑی ـــــ پاشنہ
بال ـــــ مو
بغل ـــــ بر۔ کنار
بھویں ـــــ ابرو
بھیجا ـــــ دماغ۔ مغز
پنڈلی ـــــ ساق
پھیپھڑا ـــــ شش۔ ریہ
تھوک ـــــ تف۔ لعاب
جبڑا ـــــ چانہ
دانت ـــــ دنداں
کندھا ـــــ دوش
گود ـــــ آغوش۔ کنار
گھٹنا ـــــ زانو
لات ـــــ لگد
منہ ـــــ دہن
ہونٹ ـــــ لب

پارچات، زیورات و متعلقات

اٹنا ـــــ غازہ۔ گلگونہ
انگوٹھی ـــــ انگشتری۔ خاتم

بٹن ـــــ تکمہ
بنڈی ـــــ صدری

پائنچہ ـــــ آستین
پگڑی ـــــ عمامہ۔ دستار

اون ـــــ پشم	بوٹ ـــــ چکمہ	پگڑی کا شملہ ـــ طرہ	
انگرکھا ـــــ چغہ۔ قبا	بالی ـــــ آویزہ	پہیٹی ـــــ کمربند	
تکیہ یا سرہانہ ـــ بالیں	پھندنا (ٹوپی کا) ـ منگولہ	تلک ـــــ قشقہ	
جھانجھ ـــــ خلخال	ٹوپی ـــــ کلاہ	ٹسر ـــــ کتان	
جراب ـــــ موزہ	جھمکا ـــــ گوشوارہ	جھومر ـــــ گلوبند	
سرمہ ـــــ کحل	کرتا ـــــ پیراہن قمیض	رضائی ـــــ لحاف	
سرمہ دانی ـــــ مکحل	جھاڑن ـــــ دستمال	کنگھی ـــــ شانہ	
سرمچو ـــــ میل سرمہ	کپڑا ـــــ پارچہ	کمبل ـــــ گلیم	
گدڑی ـــــ دلق۔ خرقہ	گدیلہ ـــــ مسند	گھونگھٹ۔ نقاب۔ حجاب	

اشیائے خورد و نوش و متعلقات

انڈا ـ بیضہ	روٹی ـــ نان	چمچہ ـــ قاشق	انڈوں کا سالن ـــ خاگینہ
بالائی ـــ سرشیر	چھاچھ ـ دوغ	پیالی ـ فنجان	بھنا ہوا گوشت ـ گوشت بریاں
دسترخوان ـ سفرہ	ٹکیا ـــ قرص	چپڑی ہوئی روٹی۔ نان پز	دودھ ـ شیر
سوڈا واٹر ـ آبجوش	شہد ـــ انگبیں	دہی ـ ماست	ناشتا ـــ نہار
کھانا ـــ طعام	کھیر ـــ شیر برنج	مٹھائی ـ شیرینی	مصری ـــ نبات
مکھن ـــ مسکہ	گھی ـــ روغن زرد		

قرابت و تعلقات وغیرہ

باپ ـ پدر	بیوی ـ زوجہ۔ اہلیہ	دولہا ـ نوشا	بہن ـ خواہر
دولہن۔ عروس	بھائی ـ برادر	چچا ـ عم	ساس۔ خوشدامن
چچی ـ عمہ	عورت ـ زن	بھتیجا ـ برادرزادہ	دادا ـ جدّ
بیٹا ـ پسر	دادی ـ جدّہ	لڑکا ـ طفل	بیٹی ـ دختر
لڑکی ـ دختر	ماسی ـ خالہ	ماموں ـ خال	لونڈی ـ کنیز
نانا ـ نیا	نواسا ـ نبیرہ		

پوتا ـ نبیرہ
بھانجا ـ خواہرزادہ
کنواری ـ دوشیزہ
دایہ ـ انگہ ـ دایہ
ماسٹر ـ خالو